روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	05:41
طلوع آفتاب	06:02
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:07

آج کی حدیث

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی ہے اور ان کلمات میں جو کہ میں نے یا مجھ سے پہلے کے نبیوں نے (بطور دعا) پڑھے ہیں۔ سب سے بہتر یہ کلمات ہیں: لا الہ اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا و تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ (ترمذی)

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۴۵ ❁ پیر، ۲۵ مئی، ۲۰۲۶، ۷ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸
RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 145, Monday- 25 May, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد کھولی جائے گی آبنائے ہرمز! ٹرمپ نے کیا بڑا دعویٰ

ڈونالڈ ٹرمپ کے مطابق اب بات چیت معاہدے کی شرائط اور تفصیلات پر چل رہی ہے۔ معاہدے کی حتمی تفصیلات اور باریکیوں پر تبادلہ خیال جاری ہے اور جلد ہی اس کا اعلان کیا جائے گا۔

امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ واشنگٹن اور تہران ایک بڑے امن معاہدے کو حتمی شکل دینے کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ اس بات چیت میں مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا کے کئی رہنماؤں کے ساتھ ہوئی ٹیلیفونک گفتگو کے بعد اہم پیشرفت ہوئی۔ ہفتہ کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ٹروتھ سوشل‘ پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ، ایران اور خطے کے کئی ممالک کے درمیان معاہدہ تقریباً طے پا چکا ہے اور اب صرف کچھ آخری باتیں باقی ہیں۔ صدر ٹرمپ نے لکھا کہ ”میں وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں ہوں، جہاں ابھی ہماری سعودی عرب کے شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود، متحدہ عرب امارات کے محمد بن زاید النہیان، قطر کے امیر تمیم بن حمد بن خلیفہ الثانی، وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن بن جاسم بن جابر الثانی، قطر کے وزیر علی بن احمد الثانی، پاکستان کے عاصم منیر احمد شاہ، ترکیہ کے صدر رجب طیب اردگان، مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی، اردن کے شاہ عبداللہ دوئم اور بحرین کے شاہ حمد بن عیسیٰ الخلیفہ کے ساتھ بہت اچھی بات چیت ہوئی۔ یہ بات چیت ایران اور امریکہ-اسرائیل کے درمیان امن کے حوالے سے مفاہمت کی یاد داشت (ایم او یو) پر مرکوز تھی۔“ ٹرمپ نے کہا کہ یہ حالیہ مہینوں میں ایران اور علاقائی سلامتی کے حوالے سے ان کی سب سے بڑی سفارتی پہل ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ امریکہ، ایران اور مذکورہ دوسرے ممالک کے درمیان ہونے والا معاہدہ تقریباً طے ہو چکا ہے، صرف حتمی منظوری باقی ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو سے بھی الگ سے بات کی اور وہ بھی بہت اچھی رہی۔ ٹرمپ کے مطابق اب بات چیت معاہدے کی شرائط اور تفصیلات پر چل رہی ہے۔

معاہدے کی حتمی تفصیلات اور باریکیوں پر تبادلہ خیال جاری ہے اور جلد ہی اس کا اعلان کیا جائے گا۔ ٹرمپ کے بیان کا سب سے اہم حصہ آبنائے ہرمز سے متعلق تھا۔ یہ ایک انتہائی اہم آبی گزرگاہ ہے جہاں سے دنیا کے بڑے حصے کا تیل گزرتا ہے۔ انھوں نے لکھا کہ ”سمجھوتے کے کئی دیگر حصوں کے ساتھ ساتھ آبنائے ہرمز کو بھی کھولا جائے گا۔ ہندوستان میں اس بیان پر گہری نظر رہے گی کیونکہ ہندوستان اپنی ضروریات کے لیے خلیجی ممالک سے بڑے پیمانے پر تیل درآمد کرتا ہے اور آبنائے ہرمز میں کشیدگی کو ہمیشہ تشویش کی نگاہ سے دیکھتا رہا ہے۔ اگر ایران کے ساتھ کشیدگی کم ہوتی ہے تو اس سے تیل کی قیمتوں، جہاز رانی میں خلل اور سپلائی چین سے متعلق خطرات کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ حالانکہ ٹرمپ نے اس مجوزہ مفاہمت کی یادداشت کی مکمل تفصیلات شیئر نہیں کی ہیں اور نہ ہی یہ بتایا کہ اس میں کون سا ملک کیا کردار ادا کرے گا۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے بھی فی الحال کوئی اضافی معلومات جاری نہیں کی گئی ہے۔

پاکستان کے کوئٹہ میں ریلوے ٹریک کے پاس زوردار دھماکہ

تقریباً ۲۳؍ افراد جاں بحق، متعدد زخمی

بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کے مجید بریگیڈ کے ایک خودکش حملہ آور نے اتوار کی صبح پاکستان کے کوئٹہ میں چمن پھاٹک کے پاس کوئٹہ کینٹ سے فوجی اہلکاروں کو لے جانے والی جعفر ایکسپریس ٹرین کو نشانہ بنا کر ایک ہولناک فدائین حملہ کیا۔ ریلوے ٹریک کے نزدیک ہونے والے اس زوردار دھماکے میں کم از کم 23 افراد کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور 50 سے زائد افراد شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ ہندی نیوز پورٹل ’آج تک‘ پر شائع خبر کے مطابق زوردار دھماکے کے باعث مسافر ٹرین کی ایک بوگی پوری طرح جل کر خاک ہوگئی، جبکہ ٹریک کے آس پاس واقع کئی گھروں اور گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگ اور پولیس افسران فوراً جائے وقوعہ پر جمع ہو گئے اور امدادی و ریسکیو کارروائیاں شروع کر دیں۔ سکیورٹی فورسز نے پورے متاثرہ علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے اور زخمیوں کو فوراً قریبی اسپتال پہنچایا گیا ہے، جہاں کئی کی حالت تشویشناک بنی ہوئی ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان نے میڈیا کو بیان جاری کرتے ہوئے اس فدائین حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ بی ایل اے کے ترجمان جیئند بلوچ کے مطابق تنظیم کی خودکش حملہ آور یونٹ ’مجید بریگیڈ‘ نے اس حملے کو انجام دیا ہے۔ یہ ٹرین کوئٹہ کینٹ سے پاکستانی فوج کے جوانوں کو لے کر جارہی تھی، جسے نشانہ بنا کر یہ دھماکہ کیا گیا۔ اس آپریشن سے متعلق تفصیلی معلومات، اور ساتھ ہی حملے کے نتیجے میں دشمن کو ہونے والے نقصانات کے بارے میں جلد ہی میڈیا کو ایک آفیشیل بیان میں معلومات فراہم کی جائے گی۔ کوئٹہ پولیس کے مطابق چمن پھاٹک کے پاس ہونے والا یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ جعفر ایکسپریس کی ایک پوری بوگی آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ کر مکمل طور پر راکھ ہوگئی۔ ریلوے ٹریک کے آس پاس بنے کئی رہائشی مکانات کی دیواریں گر گئیں اور وہاں کھڑی گاڑیاں بھی اس دھماکے کی زد میں آ کر پوری طرح تباہ ہوگئیں۔ دھماکے کے فوراً بعد پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ پولیس کے اعلیٰ افسران اور مقامی رہائشی فوراً موقع پر پہنچ گئے اور ملبے اور جلتی ہوئی بوگی سے متاثرین کو باہر نکال رہے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ اس حادثے میں زخمی ہونے والے 53 افراد کو قریبی اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے، جن میں سے کئی کی حالت انتہائی نازک ہے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق یہ ایک منظم حملہ تھا جسے ٹرین کے گزرنے کے وقت انجام دیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ جانی و مالی نقصان پہنچایا جا سکے۔ ایمرجنسی ریسکیو ٹیمیں اور پولیس فورس موقع پر امدادی کارروائیاں چلانے کے ساتھ ساتھ دھماکے کی صحیح وجوہات اور خودکش حملہ آور کے سراغ تلاش کرنے میں مصروف ہیں۔

جے پور: وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کے قافلے کے دوران مچی افراتفری

تیز رفتار بس نے ۸؍ کاروں کو ماری ٹکر

سیکر روڈ کے ہرماڑہ علاقے میں ٹریفک روکے جانے کے دوران ایک تیز رفتار سلیپر بس کھڑی گاڑیوں کی قطار میں جا گھسی۔ حادثے میں بس نے پیچھے سے ایک کے بعد ایک 8 کاروں کو ٹکر ماردی۔ راجستھان کی راجدھانی جے پور میں وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کے قافلے کے گزرنے سے قبل ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا۔ سیکر روڈ کے ہرماڑہ علاقے میں ٹریفک روکے جانے کے دوران ایک تیز رفتار سلیپر بس کھڑی گاڑیوں کی قطار میں جا گھسی۔ حادثے میں بس نے پیچھے سے ایک کے بعد ایک 8 کاروں کو ٹکر ماردی۔ کئی گاڑیاں بری طرح تباہ ہوگئیں، جبکہ ایک کار ڈیوائیڈر پر چڑھ گئی۔ حادثے کے بعد موقع پر چیخ و پکار اور افراتفری مچ گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سیکر روڈ پر واقع سن سٹی کے پاس شام تقریباً 15:6 بجے وزیر اعلیٰ کے قافلے کو محفوظ طریقے سے گزارنے کے لیے ٹریفک کو روکا گیا تھا۔ سڑک پر گاڑیوں کی لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔ اسی دوران جے پور سے سیکر کی طرف جانے والی ایک نجی کمپنی کی سلیپر بس تیز رفتاری سے پیچھے سے آئی اور کھڑی گاڑیوں سے ٹکرا گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق بس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ٹکر لگتے ہی کئی گاڑیاں آگے تک گھسٹتی چلی گئیں۔ حادثے کے بعد کئی لوگ اپنی کاروں میں پھنس گئے۔ راجستھان پولیس کی ہرماڑہ تھانہ پولیس نے مقامی لوگوں کی مدد سے فوراً ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ تباہ شدہ گاڑیوں میں پھنسے 6 لوگوں کو سخت جدوجہد کے بعد باہر نکالا گیا۔ ایک ٹیکسی کار کا پچھلا حصہ پوری طرح چکنا چور ہوگیا تھا۔ کار میں پھنسی ایک خاتون اور نوجوان کو نکالنے کے لیے پولیس اہلکاروں نے پیچھے کا گیٹ لات مار کر توڑا۔ زخمی نوجوان سیٹوں کے درمیان بری طرح دب گیا تھا اور اس کے سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ پولیس اہلکاروں نے اسے فوراً نجی ہسپتال پہنچایا۔ حادثے میں زخمی سانگانیر کے رام پورہ کے رہائشی امن جین اپنی بیوی پریانشی جین، ساس ریکھا جین اور چچا سسر راجیش کے ساتھ کھاٹو شیام جی کے درشن کے لیے جارہے تھے۔ حادثے کے بعد چاروں کو سی کے ایس اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ریکھا جین اور پریانشی جین کا سٹی اسکین کرایا گیا، جبکہ شدید زخمی امن جین کو بعد میں ایس ایم ایس اسپتال ریفر کر دیا گیا۔

اقتصادی کرائم برانچ کا ۱۲۸؍ کروڑ کے فرضی جی ایس ٹی ریکیٹ پر شکنجہ، ۸؍ گرفتار

تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ملزمین کی جانب سے لوگوں کو روزگار کا جھانسہ دے کر دستاویزات حاصل کئے جاتے تھے

دہلی پولیس کے ای او ڈبلیو یعنی اقتصادی جرائم ونگ (قانون نافذ کرنے والا) نے 128 کروڑ روپے کے فرضی جی ایس ٹی انوائس گھپلے میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے 2 اور ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ اس ہائی پروفائل فراڈ کیس میں اب تک 8 ملزمین کو جیل بھیجا جا چکا ہے۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ لوگوں کو روزگار کا جھانسہ دے کر دستاویزات حاصل کئے جاتے تھے اور ان کے نام پر فرضی کمپنی بنا کر کروڑوں روپے کا جی ایس ٹی فراڈ کیا جارہا تھا۔ ای او کے مطابق یہ پورا کھیل فرضی کمپنیاں بنا کر نقلی جی ایس ٹی بل اور جعلی ٹیکس ریفنڈ کے ذریعے سرکاری خزانے کو دھوکہ دینے کے لیے تھا۔ شکایت کنندہ کے دستاویزات کا غلط استعمال کر کے آر کے انٹرپرائزز نام سے فرضی فرم بنائی گئی تھی۔ تفتیش میں انکشاف ہوا کہ ملزم پنیت نے جو شکایت کنندہ کا جاننے والا ہے، سے پولیس اسٹیشن میں نوکری دلانے کے بہانے اس کے شناختی کارڈ اور مالی دستاویزات حاصل کیے۔ یہ دستاویزات بعد میں بھوپال کے رہائشی ہیمنت ملانی عرف ہنی کو بھیجے گئے۔ انہیں دستاویزات کی بنیاد پر ہیمنت ملانی نے دہلی جی ایس ٹی میں فرضی فرم کا رجسٹریشن کرایا اور اس کے ڈیجیٹل کریڈینشیل دوسرے ملزمین کو فروخت کر دیئے۔ اس کے بدلے میں کافی رقم وصول کی گئی۔ پولیس کے مطابق ملزمین جی ایس ٹی سسٹم کی خامیوں کا فائدہ اٹھا کر جعلی رسیدیں اور جعلی جی ایس ٹی ریٹرن فائل کرتے تھے۔ گرفتار ملزم ہیمنت ملانی بھوپال سے کامرس گریجویٹ ہے اور اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہ جی ایس ٹی ریفنڈ سسٹم اور اس کی تکنیکی خامیوں سے بخوبی واقف تھا۔ اس خامی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے کئی فرضی فرمیں قائم کیں اور ان کے ڈیجیٹل ایکسیس فروخت کرنے لگا۔ وہیں دوسرا ملزم پنیت دہلی کے یمنا وہار میں ٹی وی میکینک کا کام کرتا ہے۔ اپنے کام کے دوران لوگوں کے دستاویزات کی ڈیجیٹل کاپیاں اس کے پاس پہنچتی تھیں جنہیں وہ پیسوں کے لالچ میں گروہ کو فراہم کرتا تھا۔ ای او ڈبلیو کی ٹیم نے اے سی پی وریندر کادیان کی نگرانی میں دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں مسلسل چھاپے ماری کی۔ اس کے بعد ہیمنت ملانی کو 19 مئی اور پنیت کو 21 مئی کو گرفتار کرلیا گیا۔ ای او ڈبلیو اب اس پورے نیٹ ورک سے منسلک دیگر فائدہ اٹھانے والوں، شیل کمپنیوں اور ٹیکس چوری کے بڑے سنڈیکیٹ کی چھان بین کررہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

سی بی آئی کی ۱۱۹؍ کروڑ کے بینک دھوکہ دہی معاملات میں تلاشی مہم

نئی دہلی: مرکزی تحقیقاتی ایجنسی سی بی آئی نے جمعہ کو کہا کہ اس نے حال ہی میں شری ہری ایکسٹروژن پرائیویٹ لمیٹڈ اور جے فارمولیشنز لمیٹڈ کے خلاف درج بینک دھوکہ دہی کے دو الگ الگ معاملات میں سات ٹھکانوں پر تلاشی لی ہے۔ ان دونوں معاملات میں پبلک سیکٹر کے بینکوں کو تقریباً 03.119 کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی اور احمد آباد میں واقع ٹھکانوں پر تلاشی مہم چلائی گئی۔ ممبئی میں واقع سی بی آئی معاملات کے خصوصی جج کے ذریعہ جاری کردہ سرچ وارنٹ کی بنیاد پر شری ہری ایکسٹروژن کمپنی کے ڈائریکٹرز کے رہائشی ٹھکانوں کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران قابل اعتراض دستاویزات ضبط کی گئیں اور تفتیش جاری ہے۔ یہ معاملہ پنجاب نیشنل بینک سے لیے گئے کیش کریڈٹ اور ٹرم لون کے ذریعہ بینک کے ساتھ مبینہ طور پر 98.61 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی سے متعلق ہے۔ سی بی آئی کے مطابق، قرض لینے والوں نے مبینہ طور پر دھوکہ دہی کی اور غیر محفوظ قرض فراہم کر کے، ایسوسی ایٹ کمپنیوں کے ساتھ لین دین کر کے، قرض دینے والے بینک کے ذریعے فروخت کو مائل کرنے میں ناکام رہ کر اور متعلقہ فریقوں کو ادائیگی کر کے قرض کی رقم کا غلط استعمال کیا۔ جے فارمولیشنز لمیٹڈ کے معاملے میں، احمد آباد کی ایک عدالت کی طرف سے جاری کردہ سرچ وارنٹ کی بنیاد پر کمپنی کے ڈائریکٹرز کے رہائشی ٹھکانوں پر تلاشی لی گئی۔

دھلی میں عوامی مقامات پر

قربانی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا انتباہ

نئی دہلی: عیدالاضحیٰ سے قبل دہلی حکومت اور پولیس انتظامیہ نے سکیورٹی اور قانون نافذ کرنے کے انتظامات سخت کرتے ہوئے اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ دہلی حکومت کے وزیر کپل مشرا نے تہوار کے دوران جانوروں کے تحفظ سے متعلق قوانین پر سختی سے عمل درآمد کی ہدایت دی ہے۔ وزیر نے اپنے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر گائے، بچھڑا، اونٹ اور دیگر ممنوعہ جانوروں کی قربانی مکمل طور پر غیر قانونی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایسے معاملات میں ملوث افراد کے خلاف فوجداری مقدمات درج کیے جائیں گے۔ کپل مشرا نے کہا کہ سڑکوں، گلیوں اور دیگر عوامی مقامات پر قربانی کی کسی کو اجازت نہیں ہوگی۔ صرف حکومت کی جانب سے مقرر کردہ قانونی مقامات پر ہی قربانی کی اجازت دی جائے گی۔ انہوں نے غیر قانونی جانوروں کی نقل و حمل، غیر قانونی قربانی اور جانوروں پر ظلم کے معاملات میں خصوصی نگرانی اور سخت کارروائی کی ہدایت دی۔ دہلی حکومت کی جانب سے جاری رہنما خطوط میں کہا گیا ہے کہ محفوظ اور ممنوعہ جانوروں کی خرید و فروخت یا قربانی قانوناً جرم تصور کی جائے گی۔ متعلقہ حکام کو ایسے معاملات میں فوری ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فیول قیمتوں میں اضافہ حکومت میں قیادت کا بحران: کھرگے

نئی دہلی: کانگریس صدر ملک ارجن کھرگے نے 8 دنوں میں تیسری بار پٹرول کی قیمت میں اضافہ پر کہا کہ موجودہ صورتحال میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت میں قیادت کا بحران پیدا ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے بار بار ایندھن کی قیمتیں بڑھائی جا رہی ہیں۔ کھرگے نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں کم رہنے کے دوران حکومت نے عوام کو کوئی راحت نہیں دی، بلکہ پیٹرولیم مصنوعات پر بھاری ٹیکس عائد کر کے عوام پر بوجھ ڈالا۔ اب بحران میں بھی حکومت عوام کو ریلیف دینے کی بجائے مسلسل ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پٹرول اور ڈیزل پر روزانہ تقریباً 1000 کروڑ روپے کا مرکزی ٹیکس وصول کیا گیا، لیکن جب عالمی سطح پر قیمتیں کم تھیں تو اس کا فائدہ عوام تک نہیں پہنچایا گیا۔

بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا سے ۵۰۰؍ سے زائد بچے ہلاک

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں خسرہ کی وبا نے کئی دہائیوں میں وہاں کے سب سے مہلک اضافے میں 500 سے زائد بچوں کی جان لے لی ہے۔ 15 مارچ سے شروع ہونے والے محکمہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق، ہفتے کے روز ہلاکتوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا، صرف گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 13 بچے انتقال کر گئے، جس سے مجموعی تعداد 512 ہوگئی۔ دارالحکومت ڈھاکہ کے اسپتالوں میں، جو کیسوں سے بھرے ہوئے ہیں، نے مخصوص وارڈ قائم کیے ہیں لیکن ان میں انتہائی نگہداشت کے بستروں کی کافی تعداد نہیں ہے۔ خسرہ، جس کا ایک بار پکڑا جانے پر کوئی خاص علاج نہیں ہے، ایک انتہائی متعدی وائرل بیماری ہے جو کھانسی اور چھینکوں سے پھیلتی ہے۔ یہ بیماری بنیادی طور پر بچوں کو متاثر کرتی ہے اور شدید پیچیدگیاں پیدا کر سکتی ہے، بشمول نمونیا، دماغ کی سوزش اور موت، خاص طور پر غذائی قلت کے شکار یا غیر ویکسین والے بچوں میں۔ یہ دنیا بھر میں ویکسین سے بچاؤ کے قابل بچوں کی اموات کی سب سے بڑی وجوہات میں سے ایک ہے۔ 175 ملین افراد پر مشتمل جنوبی ایشیائی ملک نے اس وباء سے نمٹنے کے لیے بڑے پیمانے پر ویکسینیشن مہم شروع کی ہے۔ اقوام متحدہ کے بچوں کے ادارے (یونیسیف) کی کنٹری چیف رانا فلاورز نے اس ہفتے کہا کہ یہ مہم 18 ملین بچوں تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن محکمہ صحت کا کہنا ہے کہ ویکسین کا مکمل اثر محسوس ہونے میں مہینوں لگیں گے۔ یونیسیف نے بدھ کے روز کہا کہ 2024 کے طلباء کی قیادت میں ہونے والی بغاوت کے دوران اور اس کے بعد حفاظتی ٹیکوں میں فرق بڑھ گیا جس نے حکومت کا تختہ الٹ دیا، جس سے بچوں کی بڑی تعداد غیر محفوظ رہی۔ محکمہ صحت کی ہلاکتوں کی تعداد اس وقت سامنے آئی جب حکومت نے کہا کہ وباء پر قابو پالیا گیا ہے، اس سے پہلے کئی سخت متاثرہ علاقوں میں کیسوں میں کمی واقع ہوئی ہے۔

فائرنگ کر کے وائٹ ہاؤس میں کھرام مچانے والا ۲۱؍ سالہ

نصیرے بیسٹ، پہلے بھی دے چکا ہے ٹرمپ کو مارنے کی دھمکی

امریکی صدر کی سرکاری رہائش گاہ اور دفتر ’وائٹ ہاؤس‘ کے باہر سیکریٹ سروس کی چوکی پر فائرنگ کرنے والے مشتبہ شخص کی شناخت نصیرے بیسٹ کے طور پر کی گئی ہے۔ نیویارک پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق حملے کے پیچھے محرکات تاحال واضح نہیں ہیں تاہم رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ بندوق بردار ذہنی مریض تھا۔ اطلاعات کے مطابق مشتبہ شخص سیکریٹ سروس چیک پوائنٹ کے آس پاس اکثر آنے جانے کی وجہ سے افسران سے پہچان ہوگئی تھی۔ تفتیش کاروں کا یہ بھی ماننا ہے کہ وہ شخص خود کو یسوع مسیح کا جدید دور کا اوتار مانتا ہے۔ امریکی خفیہ سروس کے مطابق مشتبہ شخص شام تقریباً 6 بجے سیکیورٹی چیک پوائنٹ کے قریب پہنچا اور اپنے بیگ سے ہتھیار نکال کر وہاں تعینات افسران پر فائرنگ شروع کر دی۔ فاکس نیوز کی رپورٹ کے مطابق اس دوران تقریباً 30 راؤنڈ فائر ہوئی جس سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ نصیرے بیسٹ نے اس سے قبل بھی اپنی ٹک ٹاک ویڈیوز میں صدر ٹرمپ کو قتل کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اس نے یہ دھمکی 9 دسمبر 2025 کو ایک ٹک ٹاک ویڈیو میں پوسٹ کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اگر وہ بٹلر کے قتل واقعہ کا حملہ آور ہوتا تو ٹرمپ مر چکے ہوتے۔ اس سے قبل عدالت نے بیسٹ کے خلاف وائٹ ہاؤس کیمپس سے دور رہنے کا حکم جاری کیا تھا۔ تاہم اطلاعات کے مطابق 21 سالہ بیسٹ نے اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ 24 مئی (ہندوستانی وقت کے مطابق) سیکرٹ سروس کے افسران نے بیسٹ کو 17 ویں اسٹریٹ نارتھ ویسٹ پر عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے گن نکالی اور گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے ایک راہگیر کو شدید زخم آئے۔ سیکریٹ سروس کے افسران نے فوری طور پر جوابی فائرنگ کر کے حملہ آور نصیر بیسٹ کو قابو کرلیا۔ بیسٹ کو زخمی حالت میں اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعے کے بارے میں ایف بی آئی کے ڈائریکٹر کاش پٹیل نے کہا کہ حکام فی الحال معاملے کی تحقیقات کر رہے ہیں اور تمام تفصیلات دستیاب ہوتے ہی عوام کے ساتھ شیئر کریں گے۔ کاش پٹیل نے ’ایکس‘ پر پوسٹ کر کے کہا کہ ایف بی آئی جائے وقوعہ پر موجود ہے اور وائٹ ہاؤس کیمپس کے قریب ہوئی گولی باری کی واردات کے بارے میں سیکریٹ سروس کا تعاون کر رہی ہے۔ جیسے ہی ہمیں معلومات ملیں گی ہم عوام کو اپ ڈیٹ کرتے رہیں گے۔

سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان ملک بھر میں یو پی ایس سی پریلمس ۲۰۲۶؍ کا امتحان جاری

آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے ایک امیدوار نے کہا کہ ”میں تھوڑا گھبرایا ہوا ہوں لیکن میں نے اچھی تیاری کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں امتحان پاس کرلوں گا۔“

یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) اتوار (25 مئی) کو پورے ملک میں سول سروسز کے ابتدائی امتحان (سی ایس ای پریلمس) کا انعقاد کر رہا ہے۔ رواں سال تقریباً 933 عہدوں کے لیے یو پی ایس سی ایس ای 2026 مجموعی طور پر 819372 امیدواروں نے رجسٹریشن کرایا ہے۔ یو پی ایس سی ایس ای کا ابتدائی امتحان آف لائن او ایم آر فارمیٹ میں 2 سیشنز میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ جنرل اسٹڈیز پیپر-1 صبح 30:9 بجے شروع ہوا، جبکہ سول سروسز اپٹی ٹیوڈ ٹیسٹ (سی ایس اے ٹی) پیپر-2 دوپہر کے سیشن میں منعقد کیا جائے گا۔ ایک درست فوٹو آئی ڈی کے ساتھ، امیدواروں کے لیے اپنے مقررہ امتحانی مرکز پر اپنے ای-ایڈمٹ کارڈ کی پرنٹ شدہ کاپی پیش کرنا لازمی ہے۔ امتحان کے پرامن اور شفاف انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے سی سی ٹی وی نگرانی، جیمر اور سخت تلاشی سمیت سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ امیدواروں نے امید ظاہر کی کہ وہ تسلی بخش نتائج کے ساتھ امتحان پاس کرلیں گے۔ امیدوار نئی دہلی کے پُشپ وہار میں واقع ’کیندریہ ودیالیہ‘ میں امتحان دینے پہنچے اور امتحان میں اچھی کارکردگی کی امید ظاہر کی۔ آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے ایک امیدوار نے کہا کہ ”میں تھوڑا گھبرایا ہوا ہوں، لیکن میں نے اچھی تیاری کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں امتحان پاس کرلوں گا۔“ ایک اور امیدوار نے کہا کہ ”تیاری کی کوئی طے شدہ حد نہیں ہوتی، ہم مسلسل تیاری کرتے رہتے ہیں۔“ یو پی کے پریاگ راج میں امتحان دینے والے امیدوار امتحانی مراکز پر وقت سے پہلے ہی پہنچ گئے، جہاں سکیورٹی اور تلاشی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ ایک نوجوان نے ’آئی اے این ایس‘ کو بتایا کہ ”مرکز پر انتظامات بہت اچھے ہیں۔ امیدواروں کو اندر جانے کی اجازت دینے سے پہلے ان کے بائیو میٹرکس اور ریٹینا اسکین کی جانچ کی جا رہی ہے۔“ ایک اور امیدوار نے کہا کہ ”انتظامات اچھے ہیں۔ مجھے امتحان کے بارے میں اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں اچھا کروں گا۔“ مدھیہ پردیش کے گوالیر میں یہ امتحان 21 مراکز پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں تقریباً 6652 امیدوار شرکت کر رہے ہیں۔ ”یو پی ایس سی امتحانی مرکز کے انچارج اور ایس ڈی ایم ونود سنگھ نے آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے انتظامات کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ امتحان کے لیے ضلع میں یو پی ایس سی کی جانب سے کل 21 امتحانی مراکز بنائے گئے ہیں۔ ہم نے تمام امتحانی مراکز کے لیے 8 روٹ انچارج مقرر کیے ہیں، جو اس وقت تمام مراکز تک سوالنامے پہنچا رہے ہیں۔ ایک امیدوار نے آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ”میں امتحان کو لے کر بہت پر جوش ہوں۔ مجھے امید ہے کہ یہ اچھا ہوگا۔“

کاکروچ جنتا پارٹی کے ہینڈل کو ہیک کرنے میں آئی بی کا ہاتھ ہے؟

کانگریس لیڈر نانا پٹولے کا سنسنی خیز الزام، کہا 'آئی بی نے حکومت کو اطلاع دی ہے کہ اسے فوراً روکا گیا تو معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا'۔

کانگریس لیڈر نانا پٹولے نے ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے سنگین الزام لگایا کہ مرکزی حکومت ملک میں بڑھتے ہوئے عوامی غصے کو دبانے کیلئے جابرانہ اقدامات کررہی ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ کرکے سنسنی پھیلادی کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے سوشل میڈیا ہینڈل کو بلاک کرنے اور ہیک کرنے کے پیچھے مرکزی انٹیلی جنس ایجنسی (آئی بی) کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے پورے معاملے پر انہوں نے مرکزی حکومت اور وزیراعظم نریندر مودی کو براہ راست نشانہ بنایا۔ نانا پٹولے نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ سوشل میڈیا پر اُٹھنے والی آوازوں کو دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے مزید کہا کہ آئی بی نے مرکزی حکومت کو اطلاع دی تھی کہ ملک میں حکومت کے خلاف بڑے پیمانے پر عدم اطمینان ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ خفیہ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر عوامی غصے پر بروقت قابو نہ پایا گیا تو صورتحال ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ پٹولے نے یہ بھی الزام لگایا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے اس رپورٹ کے بعد ہی مذکورہ پارٹی کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی۔ اس بیان نے ریاست میں سیاسی ماحول کو گرم کردیا ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ حکومت سوشل میڈیا اکاؤنٹس بند کرکے عوام کی آواز کو خاموش نہیں کرسکتی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک کے کسانوں، بے روزگار نوجوانوں، غریب اور عام شہریوں میں مرکزی حکومت کے خلاف سخت ناراضگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ یہ عوامی غصہ کسی بھی لمحے بڑے پیمانے پر سامنے آسکتا ہے۔ پٹولے نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ مخالفین کے اکاؤنٹس بند کرنے کے بجائے اصل صورتحال پر توجہ دے۔ یادرہے کہ ابھیجیت دیپکے نامی نوجوان کی قائم کردہ کاکروچ پارٹی ان دنوں پورے ملک میں موضوع بحث ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ ابھیجیت کا تعلق مہاراشٹر سے ہے۔ اس لئے مہاراشٹر کے کئی لیڈران نے اس پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ ایک روز قبل شیوسینا (ادھو) کے رکن اسمبلی آدتیہ ٹھاکرے نے کہا تھا کہ ''ہم بھی کاکروچ ہیں کیونکہ ہم سب حکومت کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔'' اس سے قبل شیوسینا (ادھو) ہی کے سنجے راؤت نے کہا تھا'' کاکروچ پارٹی کی مقبولیت بتاتی ہے کہ حکومت کے تئیں عوام میں خاص کر نوجوانوں میں کس قدر ناراضگی ہے۔'' اب حکومت نے اس پارٹی کے سوشل میڈیا ہینڈل کو بلاک کردیا ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں ناراضگی اور تجسس بڑھتا جارہا ہے۔ 'کاکروچ جنتا پارٹی'' (سی جے پی) کا 'ایکس' اکاؤنٹ معطل کئے جانے کے بعد اس کی ویب سائٹ بھی بلاک کردی گئی جبکہ چیف جسٹس آف انڈیا کے تبصرہ کے ردعمل میں بطور طنز و احتجاج شروع کی گئی اس آن لائن تحریک کے بانی ابھیجیت دپکے نے الزام لگایا ہے کہ ان کا ذاتی انسٹاگرام اکاؤنٹ اور پارٹی کا بیک اپ اکاؤنٹ ہیک کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے اسے مودی سرکار کی آمریت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ''حکومت کاکروچوں سے اتنی ڈری ہوئی کیوں ہے؟'' انہوں نے مزید کہا کہ ''سرکار کا یہ آمرانہ طرز عمل ہندوستانی نوجوانوں کی آنکھیں مزید کھول رہا ہے۔'' سی جے پی کی ویب سائٹ کے خلاف مبینہ کریک ڈاؤن جمعہ کو اس پر شروع کئے گئے اُس آن لائن پٹیشن کے بعد کیا گیا جس میں نیٹ پیپر لیک کے خلاف مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ابھیجیت دپکے کے 'ایکس' پوسٹ میں بتایا گیا ہے کہ پارٹی کی ویب سائٹ پر ۱۰ ر لاکھ افراد نے ممبرشپ کا فارم بھرا تھا جبکہ ۶ ر لاکھ افراد دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کی پٹیشن پر دستخط کرچکے تھے۔ انہوں نے سنیچر کو بتایا کہ ٹیک ڈاؤن (بند کرنے) اور ہیکنگ کے متعدد واقعات کے بعد اب وہ پارٹی کے کسی بھی سوشل میڈیا اکاؤنٹ تک رسائی حاصل نہیں کر پارہے ہیں۔ دپکے نے جن کا تعلق اورنگ آباد سے ہے، اور جو حصول تعلیم کیلئے باسٹن میں ہیں، نے ایکس پر کئے گئے پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ ان کا ذاتی انسٹاگرام اکاؤنٹ بھی ہیک کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے ڈجیٹل کریک ڈاؤن کی تفصیل فراہم کرتے ہوئے سنیچر کو صبح ساڑھے ۸ ر بجے 'ایکس' پوسٹ کیا کہ ''کاکروچ جنتا پارٹی کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔ انسٹاگرام پیج ہیک ہوگیا۔ میرا ذاتی انسٹاگرام بھی ہیک ہوگیا۔ ٹویٹر اکاؤنٹ ہندوستان میں بند کردیا گیا ہے۔ بیک اپ اکاؤنٹ بھی ہٹادیا گیا ہے۔'' انہوں نے وضاحت کی کہ ''ہمیں اپنے کسی بھی پلیٹ فارم تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ اس کے بعد کی جانے والے کسی بھی پوسٹ کا کروچ جنتا پارٹی کا سرکاری بیان نہ سمجھا جائے۔''

مالیگاؤں میں قیامت خیز بارش اور تیز آندھی کا قہر

پترے کا شیڈ گرنے سے نوجوان محمد فیض جاں بحق، شہر سوگوار

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مانسون کی پہلی ہی موسلا دھار بارش نے جہاں شدید گرمی اور حبس سے عوام کو وقتی راحت پہنچائی وہیں قدرتی آفت نے ایک ہنستا کھیلتا گھر اجاڑ کر پورے شہر کو غم واندوہ میں مبتلا کردیا۔ شہر کے پوارواڑی علاقہ میں قوت الاسلام مسجد کے قریب ایک انتہائی دردناک اور دل دہلا دینے والا حادثہ پیش آیا جہاں تیز ہواؤں اور طوفانی بارش کے سبب ایک پترے کا بھاری شیڈ اچانک اکھڑ کر سڑک کنارے کھڑے نوجوان محمد فیض پر جا گرا، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگیا اور موقع پر ہی اس کی دردناک موت واقع ہوگئی۔ عینی شاہدین کے مطابق بارش کے ساتھ اچانک چلنے والی تیز وطوفانی آندھی نے پورے علاقے میں خوف وہراس پھیلا دیا تھا۔ لوگ جان بچانے کے لیے ادھر اُدھر پناہ ڈھونڈ رہے تھے کہ اسی دوران زوردار آواز کے ساتھ پترے کا شیڈ اکھڑ کر فضا میں لہراتا ہوا سیدھا محمد فیض پر آ گرا۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ نوجوان کے سر پر گہری چوٹ آئی اور وہ خون میں لت پت زمین پر گر پڑا۔ موقع پر موجود افراد سکتے میں آگئے جبکہ ہر طرف چیخ وپکار مچ گئی۔ فائر بریگیڈ ملازم شکیل تیراک نے حادثے کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ محمد فیض پوارواڑی میں قوت الاسلام مسجد کے قریب کھڑا تھا کہ اچانک تیز ہواؤں نے پترے کے شیڈ کو اکھاڑ پھینکا اور وہ سیدھا اس پر گر پڑا۔ شدید ضرب لگنے کے سبب نوجوان نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ فوراً مقامی افراد اور راحتی ٹیموں نے دوڑ دھوپ کرتے ہوئے اسے سول ہسپتال منتقل کیا مگر ڈاکٹرز نے معائنہ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ مرحوم محمد فیض اسحاق زروالے کے مکان کے پیچھے رہائش پذیر تھا اور محلے میں نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور نرم مزاج نوجوان کے طور پر جانا جاتا تھا۔ اس کی اچانک موت کی خبر سنتے ہی پورے علاقے میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا جبکہ خواتین کی آہ وبکا سے فضا غمگین ہوگئی۔ دوست احباب اور رشتہ دار بڑی تعداد میں سول ہسپتال پہنچ گئے جہاں ہر آنکھ اشکبار نظر آرہی تھی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی وارڈ کے کارپوریٹر شیخ جلیل دادا، شفیق اینٹی کرپشن اور دیگر سماجی کارکنان بھی فوری طور پر سول ہسپتال پہنچے اور قانونی کارروائی مکمل کرانے میں مصروف نظر آئے۔ شہر کے مختلف طبقات کی جانب سے اس حادثہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا جارہا ہے جبکہ عوام نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بارش اور آندھی کے موسم میں خستہ حال شیڈس اور خطرناک تعمیرات کا فوری سروے کرکے مناسب اقدامات کیے جائیں تاکہ مستقبل میں اس طرح کے المناک حادثات سے بچا جاسکے۔ مانسون کی پہلی بارش نے مالیگاؤں میں خوشی کے بجائے ایک ایسا زخم دے دیا جس نے ہر حساس دل کو غمزدہ کردیا۔ ایک لمحے میں ایک نوجوان کی زندگی ختم ہوگئی اور ایک خاندان ہمیشہ کے لیے سوگوار ہوگیا۔ شہر بھر میں مرحوم محمد فیض کے لیے دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ادیتی تٹکرے کے پرائیویٹ سیکریٹری پر سنگین

ریاستی وزیر برائے بہبودی خواتین واطفال ادیتی تٹکرے کے پرائیویٹ سیکریٹری راجیش گائیکواڑ کے بارے میں کئی شکایات سامنے آئی ہیں

ریاستی وزیر برائے بہبودیٔ خواتین و اطفال ادیتی تٹکرے کے پرائیویٹ سیکریٹری راجیش گائیکواڑ کے بارے میں کئی شکایات سامنے آئی ہیں۔ الزام لگایا گیا ہے کہ پرائیویٹ سیکریٹری نے خواتین افسران کے ساتھ نازیبا زبان استعمال کی، انہیں دھمکیاں دیں۔ ساتھ ہی وہ ٹرانسفر ریکیٹ بھی چلارہے ہیں۔ یہ کہنا ہے این سی پی (شرد) کی ریاستی خواتین سیل کی صدر روہنی کھڑسے کا جنہوں نے سنیچر کے روز سوشل میڈیا پر اس تعلق سے ایک پوسٹ بھی شیئر کی ہے۔ روہنی کھڑسے نے کہا ہے کہ وزیر برائے بہبودیٔ خواتین واطفال ادیتی تٹکرے کے پرائیویٹ سیکریٹر راجیش گائیکواڑ کے تعلق سے بہت سی شکایات سامنے آئی ہیں۔ جلگاؤں ڈسٹرکٹ ویمن اینڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ آفیسر نے بھی وزیر اعلیٰ کو تحریری شکایت درج کروائی ہے۔ راجیش گائیکواڑ نے خاتون افسران کے ساتھ نازیبا الفاظ میں گفتگو کرتے ہیں۔ انہیں نوکری سے نکالنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ گائیکواڑ بھاری رقم لے کر سرکاری ملازمین کے تبادلے کا ریکیٹ بھی چلا رہے ہیں۔ کھڑسے نے کہا'' محکمہ خواتین واطفال جیسے حساس محکمے میں ایسا ہورہا ہے تو یہ افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔ انہوں نے لکھا ہے '' گائیکواڑ ۲۰۱۹ء سے پرائیویٹ سیکریٹری کے طور پر اس محکمے میں کام کررہے ہیں، کئی خواتین نے ان کے خلاف کئی بار شکایت کی ہے لیکن وزیر ادیتی تٹکرے نے ابھی تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیوں؟'' کھڑسے نے پوچھا'' کیا گائیکواڑ کو ادیتی تٹکرے کا آشیرواد حاصل ہے؟ کیا ادیتی تٹکرے کے اس گائیکواڑ کا مالی لین دین کا معاملہ ہے؟ ان سوالات کے جواب ملنے چاہئے۔ خبر لکھے جانے تک ادیتی تٹکرے کا کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

مہاراشٹر لوک بھون اور ممبئی میونسپل کارپوریشن گورنر جشنو دیو ورما زیر انصرام کے تحت ٹی بی مکت ممبئی مہم

ٹی بی مکت ممبئی کا آغاز 26 مئی کو دھاراوی اور سائن میں کیا جائے گا، گورنر کی جانب سے تپ دق کے مریضوں میں نیوٹریشن کٹس تقسیم کی جائیں گی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر لوک بھون اور ممبئی میونسپل کارپوریشن مشترکہ طور پر گورنر جشنو دیو ورما کے زیر انصرام ٹی بی مکت ممبئی مہم کا نفاذ ہوگا، مہم کا آغاز گورنر جشنو دیو ورما اور ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے منگل 26 مئی 2026 کو صبح 11 بجے کریں گے۔ دھاراوی میں ایکناتھ راؤ گائیکواڑ اربن ہیلتھ سینٹر اور سائن کے لوک مانیہ تلک میونسپل کارپوریشن جنرل اسپتال میں صبح 11.30 بجے۔ اس موقع پر گورنر کی جانب سے تپ دق کے مریضوں میں غذائی خوراک کی کٹس تقسیم کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ٹی بی مکت ممبئی کتابچہ بھی جاری کیا جائے گا۔ گورنر جشنو دیو ورما نے ممبئی میں تپ دق کے خاتمے کے لیے پہل کی ہے۔ اس کے تحت مہاراشٹر لوک بھون اور میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ ٹی بی مکت ممبئی مہم چلائی جائے گی۔ یہ مہم منگل 26 مئی 2026 کو گورنر جشنو دیو ورما کی صدارت میں، ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی صدارت میں اور ڈپٹی میئر سنجے گاڈی کی خصوصی موجودگی میں شروع کی جائے گی۔ مقامی ایم پی انیل دیسائی، مقامی ایم ایل اے ڈاکٹر جیوتی گائیکواڑ، ایم ایل اے سنیل شندے، ایم ایل اے راجہانس سنگھ مہمان خصوصی ہوں گے، جبکہ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، پبلک ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین ہریش بھنڈاریر گے مہمان خصوصی ہوں گے۔ اس موقع پر قائد ایوان گنیش کھنکر، اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین پربھاکر شندے، قائد حزب اختلاف کشوری پیڈنیکر، اصلاحات کمیٹی کی چیرمین سندھیا دوشی، تعلیمی کمیٹی کی چیرمین راجیشری شرواڈکر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما، خصوصی کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے ساتھ مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈران اس موقع پر موجود ہوں گے۔ منگل، 26 مئی، 2026 کو صبح 11 بجے، پہلے سیشن میں، گورنر جشنو دیو ورمائی بی فری ممبئی مہم کے تحت ضلع تپ دق افسر اور آشا کارکنان کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ دھاراوی میں ایکناتھ راؤ گائیکواڑ اربن ہیلتھ سینٹر۔ اسے ایک ہینڈ ہیلڈ ایکسرے مشین بھی پیش کی جائے گی۔ اس کے علاوہ تپ دق کے مریضوں میں غذائی خوراک کی کٹس بھی تقسیم کی جائیں گی۔ منگل، 26 مئی، 2026 کو صبح 11.30 بجے، گورنر لوک مانیہ تلک میونسپل کارپوریشن جنرل ہسپتال، سیون میں ٹی بی مکت ممبئی کے کتابچے کا ڈیجیٹل افتتاح کریں گے اور اسے جاری کریں گے۔ اس کے علاوہ، قومی تپ دق کے خاتمے کے پروگرام میں حصہ لینے والی رضا کار تنظیموں کو بھی مبارکباد دی جائے گی، ڈپٹی کمشنر (صحت عامہ) شرد اُدے نے بتایا۔ ٹی بی مکت ممبئی مہم کے تحت، آیوشان ہیلتھ کیمپس کے ذریعے ہینڈ ہیلڈ ایکسرے مشینوں کے ذریعے ہائی رسک آبادی کی جانچ کی جائے گی۔ سرکاری اور نجی صحت کے شعبوں میں تشخیص شدہ تپ دق کے تمام مریضوں کو فوری طور پر مناسب اور مکمل علاج فراہم کیا جائے گا۔ مریضوں کے قریبی رابطوں کے لیے ٹی بی سے بچاؤ کا علاج شروع کیا جائے گا۔ بڑی سرگرمیاں جیسے رضا کارانہ تنظیموں کے ذریعے کمیونٹی میں بیداری پیدا کرنا، بدنامی اور امتیاز کو کم کرنا اور صحت کی خدمات کے حصول کے رویے کو بہتر بنانا۔

کاکروچ جنتا پارٹی کے بانی ابھیجیت دیپکے کے گھر پر پولیس سیکورٹی

سوشل میڈیا پر ملی دھمکی کے بعد اورنگ آباد میں واقع مکان کے باہر پولیس وین اور اہلکار تعینات کئے گئے۔

سوشل میڈیا پر اپنی منفرد مہم' کاکروچ جنتا پارٹی' کے ذریعے ملک کے نظام اور بے روزگاری کے مسئلے پر سخت تنقید کرنے والے ابھیجیت دیپکے کو جان سے مارنے کی دھمکی موصول ہوئی ہے۔ ابھیجیت نے خود اس دھمکی کا اسکرین شاٹ سوشل میڈیا پر شیئر کیا، جس کے بعد ملک بھر میں ہلچل مچ گئی۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اورنگ آباد پولیس نے احتیاطی اقدام کے طور پر اورنگ آباد کے والوج علاقے میں واقع ان کے گھر کے باہر سیکوریٹی بڑھادی ہے۔ یادرہے کہ چندروز قبل چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے بے روزگار نوجوانوں کو 'کاکروچ' سے تشبیہ دی تھی، جس کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل سامنے آیا تھا۔ اسی تناظر میں بوسٹن میں پڑھنے والے اورنگ آباد کے ایک نوجوان ابھیجیت دیپکے نے احتجاجاً 'کاکروچ جنتا پارٹی' قائم کی۔ اس پارٹی کو سوشل میڈیا پر غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اسی دوران ایک سیاسی کارکن کی جانب سے ابھیجیت دیپکے کو جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔ اس پس منظر میں اورنگ آباد پولیس نے احتیاطی تدابیر کے طور پر ابھیجیت کے والوج میں واقع گھر کے باہر پولیس بندوبست تعینات کردیا ہے۔ وہاں ایک پولیس وین بھی کھڑی کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق ابھیجیت کے والدین سے فی الحال کوئی رابطہ نہیں ہو پارہا، جس کے باعث قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ انہیں کسی محفوظ مقام پر منتقل کردیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق ابھیجیت دیپکے اور ان کی 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے بارے میں عوام میں کافی تجسس ہے، اسلئے کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے بچنے کیلئے سیکوریٹی فراہم کی گئی ہے۔ اورنگ آباد کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس پنکج اتولکر نے بتایا کہ یہ حفاظتی انتظامات آئندہ چنددن تک برقرار رہیں گے۔ جمعہ کو ابھیجیت نے ایکس پر جو اسکرین شاٹ شیئر کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ ''تمہیں جتنے پیسے چاہئیں مل جائیں گے، فوراً اپنا 'کاکروچ جنتا پارٹی' اکاؤنٹ بند کرو، یا سیدھا بی جے پی میں شامل ہوجاؤ۔''

مسلمان رنگین جانوروں کی خریداری وقربانی نہ کریں

پولس گئور کشکوں پر لگام لگائیں: آصف شیخ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) قربانی کے اس مقدس موقع پر مسلمان شہر وریاست کے تمام مسلمان رنگین جانوروں کی قربانی نہ کریں اور نہ ہی رنگین جانوروں کی خرید وفروخت کریں، جانوروں کی آڑ میں مسلمانوں کے ساتھ فرقہ پرست عناصر ماب لنچنگ کرتے ہیں، لاکھوں کروڑوں روپے کے جانوروں اور گاڑیوں کا نقصان کرتے ہیں، کیس بنواتے ہیں اور جانی نقصان بھی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں ایسے سنگین حالات میں ہمیں قانون کے مطابق جانوروں کی قربانی کرنا چاہیے۔ اس طرح کی اپیل آصف شیخ نے کی۔ موصوف نے کہا کہ جس طرح بنگال کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے اسی طرح اب مالیگاؤں سمیت مہاراشٹر اور ملک بھر کے مسلمانوں کو اس طرح کا فیصلہ لینا چاہیے اور قربانی کیلئے قانون کی اجازت یافتہ کالے جانور اور بکروں کی قربانی کرنا چاہیے، انہوں نے کہا کہ فرقہ پرستوں اور گئورکشکوں کو سرکار کی پشت پناہی حاصل ہے، پولس کو چاہیے کہ وہ گئورکشکوں پر بھی نظر رکھیں انہیں قانون ہاتھ میں لینے کی کس نے اجازت دی اس پر بھی توجہ کی ضرورت ہے، شہر کا امن قائم رہنے کیلئے پولس کو اس جانب بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے، چندنپوری واقعہ پر پولس کو گہرائی سے جانچ کرنا چاہیے۔ انہوں نے شہریان سے اپیل ہے کہ وہ رنگین جانوروں کی بجائے کالے جانوروں کی قربانی کریں اور سلاٹر ہاؤس میں ہی کریں۔ آپ س موقع پر آصف شیخ نے کہا کہ ناسک کے بھونداشوک کھرات کیس کو دبانے کیلئے TCS معاملہ میں ندا خان کو بلی کا بکرا بنایا گیا ہے، اس سلسلے میں ناسک کے دانش شیخ کے اہل خانہ کی جانب سے مجھکو مدعو کیا گیا اور میں نے ناسک میں انکے گھر جاکر ملاقات کی۔ ہم ندا خان معاملہ میں دانش کی جانب سے مائناریٹی ڈیفنس کمیٹی کی لیگل ٹیم کیساتھ کیس لڑنے کیلئے تیار ہیں۔ آنے والی سماعت کو مائناریٹی ڈیفنس کمیٹی کے وکلاء کی اس معاملے میں پیروی کرینگے۔ اسی طرح آصف شیخ نے کارپوریٹرس کی جانب سے منتخب ہونے والے ایم ایل سی چناؤ کے تعلق سے کہا کہ چاہے وہ کارپوریٹرس ایم ایل سی ہو یا گریجویٹ ایم ایل سی یا ٹیچرس ایم ایل سی ہو یا پھر ممبر آف پارلیمنٹ ہو، کسی نے مالیگاؤں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، انہوں نے صرف مالیگاؤں شہر کے مسلمانوں کا استعمال کیا اور انکا استحصال کیا ہے۔ ووٹ لیکر کامیاب ہوگئے پھر کبھی کوئی نمائندگی مالیگاؤں کی نہیں کی۔ آصف شیخ نے کارپوریٹرس ایم ایل سی چناؤ کو لیکر کہا کہ سیکولر فرنٹ اور کانگریس پارٹی کی میٹنگ ہوئی اور ہم سیکولر امیدواروں کو سپورٹ کرنے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں، انہوں نے کہا کہ سیکولر فرنٹ اس چناؤ میں امیدواری نہیں کریگا کیونکہ ہمارے پاس 300 کارپوریٹرس نہیں ہے اگر کوشش بھی کی جاتی ہے تو ہمارے پاس صرف 40-45 کارپوریٹرس ہی ہو پائیں گے باقی شہریان نے دیکھا کہ میئر چناؤ میں شہر کی کس پارٹی نے ندی کے پار جاکر سپورٹ دینے لینے کی بات کی تھی تو ایسے حالات میں ہم کس پر بھروسہ کرینگے، اس لئے ہم سیکولر امیدوار کے میدان میں آنے کی امید لگائے بیٹھے ہیں تاکہ وہ شہریان کا فائدہ بھی کرواسکے۔

دھاراوی کا منشیات اسمگلر اقبال شیخ شہر بدری کارروائی پونہ یروڈہ جیل منتقل

اے این سی کی بڑی کارروائی متعدد منشیات کے کیس بعد اسمگلنگ جاری رکھنے کا الزام

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) انٹی نارکوٹکس سیل نے ایک منشیات اسمگلر کو ایک سال کے لئے پونہ یروڈہ جیل بھیج دیا ہے، ممبئی کے دھاراوی ۹۰ فٹ علاقہ کے منشیات اسمگلر اقبال محمد علی شیخ ۳۳ سالہ پر این ڈی پی ایس ایکٹ کے ۸ ر معاملات درج ہیں اور اس پر چارج شیٹ بھی داخل ہے یہ ضمانت پر رہائی کے بعد بھی منشیات اسمگلنگ اور جرائم میں ملوث پایا گیا، اس کے خلاف اے این سی نے شہر بدری اور ممبئی شہر تڑی پار دیگر جیل میں منتقلی کے لئے نشہ ادویات کی اسمگلنگ ایکٹ ۱۹۸۸ ر پی آئی ٹی این ڈی پی ایس ایکٹ کی تجویز وزارت داخلہ میں پیش کی اور اس پر کارروائی کرتے ہوئے وزارت داخلہ نے ملزم کو ایک سال کیلئے شہر بدری کا حکم جاری کیا ہے، اور اسی مناسبت سے اسے پونہ یروڈہ جیل میں منتقل کردیا گیا ہے، ملزم کے خلاف ورلی میں ایک ساکی ناکہ میں دو اور دھاراوی میں پانچ معاملات درج ہیں۔ ورلی اے این سی کی سفارش پر ملزم پر کارروائی کی گئی ہے۔

مالونی گیٹ نمبر ۷ میں وارڈ آفیسر کی موجودگی میں کارروائی

ٹریفک جام اور حادثات کے سبب ناجائز قبضہ جات کے خلاف بی ایم سی کا اقدام، ماتحت افسران کو مستقل نگرانی کی ہدایت۔

ٹریفک جام کے مسائل سے پریشان عوام، فٹ پاتھ پر قبضہ، دکانوں کے آگے گاڑیاں اور ٹھیلے رکھ کر راستہ جام کرنے اور اس کے سبب ہونے والے حادثات کے خلاف بی ایم سی (پی نارتھ وارڈ) نے سنیچر کو بڑے پیمانے پر خصوصی کارروائی کی۔ گیٹ نمبر ۷ ر میں مقامی کارپوریٹر کے ہمراہ وارڈ آفیسر کندن ولوی اور بی ایم سی کے مختلف شعبوں کے اہلکاروں، انجینئروں اور پولیس اہلکار کارروائی میں شریک رہے۔ کارروائی کے دوران فٹ پاتھ کو خالی کرایا گیا، قبضہ جات ہٹائے گئے اور کئی دن سے کھڑی گاڑیوں پر نوٹس لگا کر انتباہ دیا گیا کہ اگر فوری طور پر یہ گاڑیاں نہ ہٹائی گئیں تو ٹریفک محکمہ انہیں اپنے قبضے میں لے لے۔ قبضہ جات کے خلاف یہ خصوصی مہم گیٹ نمبر ۷ ر پر کے ای اسپتال کی شاخ سے شروع ہوئی اور جامع مسجد کے آگے تک جاری رہی۔ اس دوران ۱۰ ر ڈمپر کچرا ہٹایا گیا، غلط طریقے سے رکھا گیا اور راستہ جام کیا گیا ہاکروں کا سامان ہٹایا گیا اور جو انہوں نے شیڈ یا تال پتری وغیرہ باندھ کر قبضہ کیا تھا، اسے بھی اجاڑ دیا گیا۔ اس تعلق سے مقامی کارپوریٹر رفیق شیخ اور ان کے بھائی سابق کارپوریٹر سراج شیخ نے بتایا کہ'' ناجائز قبضہ جات کے سبب لوگوں کی شکایت تھی کہ ان کا راستہ چلنا دشوار رہتا ہے، ٹریفک جام ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک سال میں ۱۵ ر سے ۲۰ ر حادثات ہوئے ہیں۔ اسی لئے یہ کارروائی کی گئی۔'' ان سے یہ پوچھنے پر کارروائی تو کی گئی ہے مگر ایک دو دن بعد پھر سب کچھ ویسا ہی ہوجاتا ہے، قبضہ جات کے خلاف مستقل کارروائی اور روک تھام کی ضرورت ہے، تو سراج شیخ نے بتایا کہ'' وارڈ آفیسر نے اس کے لئے بی ایم سی کے الگ الگ شعبوں این ڈی، لائسنس، انکروچمنٹ مخالف شعبہ، ہاکرس ڈپارٹمنٹ اور آر ٹی او کو حکم دیا ہے کہ ہر دوسرے دن یہاں نگرانی کی جائے اور راستہ یا فٹ پاتھ قبضہ کرنے والوں کے ساتھ ہرگز کسی طرح کی رعایت نہ کی جائے تاکہ نہ تو ٹریفک جام ہو اور نہ ہی مانسون کے دوران کسی قسم کی شہریوں کو پریشانی ہو۔''

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

اے ٹی ایم سینٹروں میں لکھے ہوئے 'ہیلپ لائن' نمبروں سے ہوشیار!

ناگپور میں ایک صارف نے ایسے ہی ایک نمبر پر فون لگایا اور سائبر فراڈ کا شکار ہوگیا، وہ نمبر جعلسازوں کا نکلا، اکاؤنٹ سے پیسے غائب۔

اب اے ٹی ایم سینٹر پر دیئے گئے ہیلپ لائن نمبر سے بھی صارفین کو آسانی سے سائبر فراڈ کا شکار بنایا جاسکتا ہے۔ کم ازکم ناگپور کے بجاج نگر علاقے میں پیش آئے حیران کن واقعے سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ یہاں اے ٹی ایم میں کارڈ پھنسنے کے بعد ایک شہری نے اے ٹی ایم سینٹر ہی میں لکھے ہوئے ایک نمبر پر کسٹمر سروس سینٹر سے رابطہ کیا اور سائبر فراڈ کا شکار ہوگیا۔ یعنی وہ نمبر جعلسازوں کا تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ صارف کے اکاؤنٹ سے جو لین دین ہوا اس کا کوئی او ٹی پی اسے موصول نہیں ہوا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ یہ پورا معاملہ تقریباً ۲ ر سال قبل کا ہے لیکن پولیس نے اب جاکر معاملہ درج کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق ناگپور کے رہنے والے پریہ درشن ایک نجی کمپنی میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں اور سینٹرل بینک آف انڈیا میں ان کا اکاؤنٹ ہے۔ ۴ ر اگست ۲۰۲۴ء کی دوپہر کو وہ تاتیا ٹوپے نگر علاقے میں اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے اے ٹی ایم میں رقم نکالنے گئے۔ اس وقت ان کا اے ٹی ایم کارڈ مشین میں پھنس گیا۔ چونکہ مشین کے پاس کسٹمر سروس کا نمبر لکھا ہوا تھا، لہٰذا انہوں نے فوراً اس نمبر پر رابطہ کیا۔ فون پر موجود شخص نے کہا کہ وہ کسٹمر سروس کا نمائندہ ہے اور اس نے کینسل بٹن دبانے، سلور بٹن دبانے اور دوبارہ پن داخل کرنے کی ہدایت دی۔ کچھ دیر بعد کارڈ نکلا۔ اس کے بعد، اس نمائندے نے کہا'' آپ کا اکاؤنٹ ۲۴ ر گھنٹے کیلئے منجمد کردیا جائے گا، آپ اس دوران کوئی لین دین نہ کریں۔ پریہ درشن کو اس پر کوئی شبہ ہوا۔ اسے لگا کہ یہ بینک کا اپنا کوئی عمل ہے۔ تاہم، اس رات ۱۱ ر بج کر ۵۲ ر منٹ سے ۱۱ ر بج کر ۵۴ ر منٹ تک صرف دو منٹ میں، پونم پلازہ مال کے اے ٹی ایم سے ۱۰۔۱۰ ر ہزار روپے کے ۴ ر چار ٹرانزیکشن کئے گئے، جس میں کل ۴۰ ر ہزار روپے نکلوائے گئے۔ اہم بات یہ ہے کہ پریہ درشن کے موبائل پر اس لین دین کیلئے کوئی او ٹی پی موصول نہیں ہوا۔ اگلی صبح میسج دیکھ کر انہیں فراڈ کا احساس ہوا۔ وہ فوری طور پر ایس بی آئی کی دھنتولی برانچ گئے اور اے ٹی ایم کارڈ بلاک کروایا۔ اس کے بعد ایک بار پھر پیغامات آئے کہ ۱۰ ر ہزار اور ۱۵ ر ہزار روپے کی لین دین کی کوشش کی جارہی ہے۔ تاہم کارڈ بلاک کرکے مزید رقم چوری سے بچ گئی۔ اے ٹی ایم میں لکھا نمبر غلط کیسے ہے؟ اس معاملے میں سب سے سنگین بات یہ ہے کہ اے ٹی ایم مشین پر لگائے گئے مبینہ کسٹمر کیئر نمبر کا استعمال کرتے ہوئے دھوکہ دہی کی گئی۔ اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی اے ٹی ایم سینٹر میں جعلی اسٹیکر یا جعلی ہیلپ لائن نمبر لگا سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ کئی اے ٹی ایم سینٹر میں سیکوریٹی گارڈ کی کمی، سی سی ٹی وی نہ ہونے اور باقاعدہ دیکھ بھال میں لاپروائی کے باعث شہریوں کے بینک اکاؤنٹ کو خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اس معاملے میں پریہ درشن کی شکایت پر پونے ۲ ر سال بعد مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس فی الحال یہ پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے کہ اے ٹی ایم سینٹر میں وہ نمبر کس نے لگایا تھا۔

جماعت اسلامی اور جے یو آئی کا پاکستان میں مہنگائی کے خلاف احتجاجی مظاہرے

جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام کے حامیوں نے جمعہ کو پاکستان کے کئی شہروں میں پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، مہنگائی اور ایندھن کی مصنوعات پر عائد ٹیکسوں کے خلاف احتجاج کیا

کراچی: جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام کے حامیوں نے جمعہ کو پاکستان کے کئی شہروں میں پٹرولیم مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، مہنگائی اور ایندھن کی مصنوعات پر عائد ٹیکسوں کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ مظاہرے جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمان کی جانب سے پیٹرولیم لیوی ٹیکس اور زندگی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے خلاف دی گئی کال کے بعد کیے گئے۔ لاہور میں، جماعت اسلامی لاہور کی جانب سے مال روڈ پر ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جہاں پارٹی کارکنوں اور شہریوں نے بڑی تعداد میں پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے، جن پر حکومت کی ''عوام دشمن پالیسیوں'' کی مذمت کی گئی تھی۔ وہ عوام کو فوری ریلیف دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت جماعت اسلامی لاہور کے امیر ضیاء الدین انصاری نے کی جب کہ پارٹی کے سینئر رہنما لیاقت بلوچ نے بھی مظاہرے میں شرکت کی۔ ریلی میں متعدد مقامی عہدیداران، یوتھ قائدین اور ضلعی نمائندوں نے شرکت کی۔ مظاہرین نے مہنگائی کے خلاف نعرے لگائے اور اسے ایندھن کی قیمتوں میں بلا جواز اضافہ قرار دیتے ہوئے پٹرولیم لیوی کو فوری واپس لینے اور مہنگائی پر قابو پانے کے لیے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ پارٹی رہنماؤں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت نے ان کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو عید کی تعطیلات کے بعد ملک گیر پہیہ جام ہڑتال کی جا سکتی ہے۔ ادھر مری میں بھی ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور مہنگائی کے خلاف جماعت اسلامی کے کارکنوں اور مکینوں نے جی پی او چوک پر احتجاج جاری رکھا، مظاہرین کے ایک بڑے اجتماع کے باعث شہر کے وسطی علاقے میں ٹریفک میں خلل پڑا۔ احتجاجی مظاہرے کی قیادت جماعت اسلامی مری کے امیر غلام احمد عباسی نے کی جنہوں نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی معاشی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ عباسی نے کہا کہ حکومت نے پہلے علاقائی کشیدگی کا حوالہ دے کر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کا جواز پیش کیا تھا اور اب بڑھتی ہوئی مہنگائی کے لیے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے منسلک حالات کو ذمہ دار ٹھہرا رہی ہے۔ جی پی او چوک پر مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر پیٹرولیم اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں کمی کا مطالبہ کیا گیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے عام شہریوں کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ مظاہرین نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ''آئی ایم ایف کی شرائط کے سامنے جھکنے'' کے بجائے فوری ریلیف فراہم کرے۔ دوسری جانب جمعیت علمائے اسلام ف کے کارکنوں نے پیٹرول کی بڑھتی قیمتوں اور مہنگائی کے خلاف حیدر آباد میں پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ حکومت نے پٹرول کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا ہے جس سے ملک بھر میں مہنگائی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں ناقابل برداشت سطح پر پہنچ چکی ہیں اور حکام پر زور دیا کہ وہ مہنگائی کو کم کرنے اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں۔ پاکستان میں جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کی جانب سے بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بدامنی کے خلاف ملک گیر احتجاجی مظاہرے کیے جا رہے ہیں۔ جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمن کی اپیل پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا جس کے دوران مختلف شہروں میں شٹر ڈاؤن ہڑتال اور ریلیاں نکالی گئیں، جبکہ جماعت اسلامی بھی متوازی طور پر اپنے احتجاجی سلسلے کو آگے بڑھا رہی ہے۔ مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر حکومتی معاشی پالیسیوں کے خلاف نعرے درج تھے۔ قیادت کا کہنا ہے کہ عوام مہنگائی کے بوجھ تلے دب چکے ہیں جبکہ حکمران صرف دعووں میں مصروف ہیں۔

پاکستان کو غیر ملکی کرنسی کے بڑے بحران کا سامنا

ایف ڈی آئی میں کمی، بیرونی قرضوں کے دباؤ میں اضافہ

اسلام آباد: اک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان غیر ملکی زرمبادلہ کے بڑھتے ہوئے بحران سے نبرد آزما ہے جس کی وجہ سے تقریباً 4.8 بلین ڈالر کے بیرونی قرضوں کی ادائیگی، سرمایہ کاروں کے کمزور اعتماد اور گرتی ہوئی غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) کی وجہ سے دباؤ ہے۔ ٹائمز آف عمان کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 26 میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری 33 فیصد کم ہو کر 195.1 بلین ڈالر رہ گئی، جو 2023-24 میں 92.1 بلین ڈالر اور 2024-25 میں 83.1 بلین ڈالر کی کمی کا رجحان جاری رکھتی ہے۔ جی ڈی پی کے حصہ کے طور پر، ایف ڈی آئی 0.45 فیصد سے نیچے رہا۔ پالیسی اقدامات کے باوجود، استحکام برقرار رہنا مشکل ہے کیونکہ اسلام آباد سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے میں ناکام رہا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''معیشت میں گھٹتا ہوا اعتماد حالیہ برسوں میں کئی ملٹی نیشنل فرموں کے باہر نکلنے اور ان کا سائز کم کرنے کے ذریعے بھی فعال طور پر ظاہر ہوتا ہے۔'' اس میں شیل، ٹیلی نار، اوبر، یاماہا، اینی، کچھ غیر ملکی بینکوں اور فارماسیوٹیکل فرموں جیسی کمپنیوں کے ساتھ پاکستان میں مینوفیکچرنگ آپریشنز بند کرنے کے پروکٹر اینڈ گیمبل کے فیصلے کا ذکر کیا گیا ہے جو پاکستان میں آپریشنز کو کم کرنے یا بند کرنے کا فیصلہ کر رہی ہیں۔ رپورٹ میں لیبر فورس کے سروے کے اعداد و شمار کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2020-21 سے 2024-25 تک بے روزگاری کی شرح 3.6 فیصد سے 9.6 فیصد تک بڑھ گئی ہے، جس میں خواتین اور نوجوانوں کو سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ پاکستان کے بیرونی اور مالیاتی خطرات مالی سال 25 کے آخر تک 80.52 ٹریلین روپے تک بڑھنے والے عوامی قرضوں سے ظاہر ہیں، جبکہ بیرونی قرضے اور واجبات 138 بلین ڈالر تھے۔ ''پچھلے تین سالوں میں اقتصادی ترقی کی اوسط تقریباً 1.7 فیصد رہی ہے۔ حکومت کا قرض جی ڈی پی کا 70 فیصد ہے، اور مجموعی مالیاتی ضروریات دنیا میں سب سے زیادہ ہیں۔ رپورٹ میں جھنڈا لگایا گیا کہ معیشت مغربی ایشیائی جھٹکوں سے بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے، کیونکہ پاکستان خلیج سے ایندھن اور کھاد کی درآمد پر سالانہ جی ڈی پی کا تقریباً 4 فیصد خرچ کرتا ہے۔ مغربی ایشیا اور خلیج سے ایندھن، خوراک اور خلیجی ترسیلات پر بہت زیادہ انحصار کی وجہ سے، معیشت نمایاں دباؤ کا شکار ہے، اسلام آباد نے تیل کے بحران سے نمٹنے کے لیے اسکولوں کی بندش اور کام کے ہفتے کو کم کرنے جیسے کفایت شعاری کے اقدامات کا حکم دیا ہے۔

چین: کان حادثہ۔ کان مالکان پر 'قانون کی سنگین خلاف ورزیوں' کا الزام

چینی کوئلے کی کان کے مالکان جہاں کم از کم ۹۰ افراد ہلاک ہوئے تھے، مقامی حکومت کی جانب سے قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کا الزام لگایا گیا ہے

بیجنگ: چینی کوئلے کی کان کے مالکان جہاں کم از کم 90 افراد ہلاک ہوئے تھے، مقامی حکومت کی جانب سے ''قانون کی سنگین خلاف ورزیوں'' کا الزام لگایا گیا ہے۔ رات بھر تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں جاری رہنے کے بعد، شانزی صوبے میں چنگزی کے ڈپٹی پارٹی سیکرٹری چن ژیانگ یانگ نے کہا کہ شانسی ٹونگ زوگروپ کی طرف سے چلائی جانے والی چاروں کانوں کو ''فوری طور پر'' آپریشن معطل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چن نے ہفتے کو دیر گئے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ابتدائی تشخیص اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئلے کی کان میں ملوث ادارے کی طرف سے سنگین قانونی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں۔ ہم لاپتہ اہلکاروں کی تلاش اور بازیابی کے لیے کوئی کسر یا قیمت نہیں چھوڑیں گے۔ حادثے کی مخصوص وجہ کی مزید تفتیش جاری ہے۔ کوئلے کی کان میں جمعہ کو ہونے والے حادثے کے بعد 120 سے زائد افراد کو ہسپتال میں علاج کی ضرورت تھی، یہ ایک دہائی سے زائد عرصے میں چین کی سب سے بدترین کان کنی کی تباہی ہے۔ سرکاری میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ زیادہ تر زخمیوں کو بڑے شہروں کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ تاہم، جائے وقوعہ پر موجود ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کے ایک رپورٹر نے دیکھا کہ درجنوں اب بھی کاؤنٹی کے ہسپتال میں ہیں، جن میں سے کچھ آکسیجن ماسک کے ساتھ ہیں۔ جائے حادثہ پر سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے اور سڑکوں پر ایک درجن سے زائد پولیس تعینات تھی۔ میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ گروپ کی انتظامیہ کو ماضی میں سیکیورٹی کی خلاف ورزیوں پر جرمانہ کیا گیا تھا۔ پچھلے سال کنیو آن کاؤنٹی کی حکومت کی طرف سے اس پر دو بار جرمانہ عائد کیا گیا تھا جب اس کی مونو ریل پر ہنگامی اسٹاپ ہینڈل ناکام ہو گیا تھا اور ایک چھت میں گڑھا پڑنا شروع ہو گیا تھا۔ ریڈ سٹار نیوز کے مطابق، کچھ کارکن حفاظتی پوشاک کے بغیر کان میں داخل ہوتے ہوئے بھی پائے گئے تھے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کا کہنا ہے کہ دھماکے کے وقت کان میں 247 افراد موجود تھے لیکن کمپنی کے اپنے رجسٹر میں اس وقت صرف 124 کان کنوں کا کام کرنے کا ریکارڈ تھا۔ مقامی ہسپتال میں انٹرویو لینے والے ایک زخمی کان کن نے بتایا کہ وہ دھماکے کے وقت مائن شافٹ میں وینٹیلیشن چیک کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے ایک تیز اور غیر معمولی بو محسوس کی ہے اور جتنی جلدی ہو سکا کان سے باہر نکل آیا لیکن اس میں تقریباً آدھا گھنٹہ لگا۔ کان کن نے مزید کہا کہ اس کے بعد اسے سینے میں درد اور گلے میں درد ہوا۔

یونیسیف نے بنگلہ دیش میں بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد پر تشویش کا اظہار کیا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے بین الاقوامی چلڈرن ایمرجنسی فنڈ (یونیسیف) نے بنگلہ دیش بھر میں رپورٹ ہونے والے بچوں کے خلاف وحشیانہ تشدد میں حالیہ اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کیا، جس میں ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے لڑکیوں اور لڑکوں کی عصمت دری اور قتل بھی شامل ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ''بچوں کے خلاف ظلم بند ہونا چاہیے''، بنگلہ دیش میں یونیسیف کے نمائندے رانا فلاورز نے کہا کہ 2026 میں ملک بھر میں خواتین اور بچوں کے خلاف وحشیانہ اور جنسی تشدد کی بڑھتی ہوئی تعداد نے ملک بھر میں بچوں اور صنفی بنیاد پر تشدد (GBV) کی روک تھام کے اقدامات کو مضبوط کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ ''مجرموں کو حاصل استثنیٰ کا کلچر ختم ہونا چاہیے، اور روک تھام، رپورٹنگ، ادارہ جاتی تحفظ، بچوں کے لیے دوستانہ پولیس اور انصاف، کمیونٹی کے تحفظ اور سماجی خدمات میں پائے جانے والے خلاء کو دور کیا جانا چاہیے۔ سکولوں، مدارس، کام کی جگہوں، محلوں اور نگہداشت کرنے والوں کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ خواتین اور بچوں کے لیے نفسیاتی مدد کی بھی ضرورت ہے۔ تشدد تب پھیلتا ہے جب کمیونٹیز خاموش رہتی ہیں۔ یونیسیف بچوں، خواتین، خاندانوں اور کمیونٹی کے ممبران سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دستیاب تحفظاتی خدمات کے ذریعے تشدد، بدسلوکی یا استحصال کی اطلاع دیں، بشمول چائلڈ ہیلپ لائن 1098، جو کہ مدد کے محتاج بچوں کے لیے مدد اور حوالہ کی خدمات فراہم کرتی ہے۔ محترمہ فلاورز کے مطابق، خواتین اور بچے جن کے ساتھ بدسلوکی کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ان کی عزت کا احترام اور ان کے حقوق کے تحفظ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تصاویر، ویڈیوز یا ذاتی تفصیلات کا اشتراک متاثرین کے ساتھ مزید زیادتی کے مترادف ہے۔

آبنائے کو تائی پے نہیں بیجنگ غیر مستحکم کر رہا ہے۔ تائیوان

تائی پے: تائیوان کی مین لینڈ افیئرز کونسل کے وزیر چیو چوئی چینگ نے چین پر جمہوریہ چین کو مٹانے اور تائیوان کو زبردستی الحاق کرنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا ہے، اس بات پر زور دیا کہ بیجنگ، تائی پے نہیں، آبنائے تائیوان کو غیر مستحکم کرنے اور علاقائی ''حالات کو'' بدلنے کا ذمہ دار ہے۔ دی تائی پے ٹائمز کے مطابق، ایک انٹرویو میں بات کرتے ہوئے، چیو نے کہا کہ چینی حکومت نے تائیوان کے خلاف مسلسل فوجی دھمکیوں اور گرے زون کے حربوں کو بڑھایا ہے جبکہ تائی پے کو تناؤ کے منبع کے طور پر غلط طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ بیجنگ کا طویل مدتی مقصد تائیوان کی خود مختاری کو نقصان پہنچانا اور اس پر چینی حکمرانی کو قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا ہے۔ چیو نے نوٹ کیا کہ امریکہ نے بارہا تائیوان اور علاقائی استحکام کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور وزیر خارجہ مارکو روبیو کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان حالیہ سفارتی مصروفیات کے باوجود واشنگٹن کی تائیوان پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ چیو نے اس بات پر زور دیا کہ امریکی ہتھیاروں کی فروخت جاری رکھنا ڈیٹرنس کو برقرار رکھنے اور آبنائے تائیوان میں امن کے تحفظ کے لیے ضروری ہے۔ وزیر نے تائیوان پر چینی حملے کی صورت میں فوجی مداخلت کے حوالے سے امریکہ کی ''اسٹریٹیجک ابہام'' کی دیرینہ پالیسی کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فرسٹ آئی لینڈ چین کے ساتھ ممالک بیجنگ کی بڑھتی ہوئی فوجی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کو ترجیح دیتے رہیں گے۔ تائیوان کی سیاسی پوزیشن کی توثیق کرتے ہوئے، چیو نے کہا کہ ایم اے سی جمہوریہ چین کی آزادی، جمہوریت اور علاقائی امن کی حفاظت کرتے ہوئے ایک خود مختار اور جمہوری ریاست کے طور پر دفاع جاری رکھے گا۔ انہوں نے زور دیا کہ موجودہ سٹیٹس کو کو برقرار رکھنے کو تائیوان کی باضابطہ آزادی کی وکالت سے تعبیر نہیں کیا جانا چاہیے۔

پاکستان میں اقلیتوں کی زمینوں پر قبضوں اور دباؤ کے الزامات

اسلام آباد: ایک نئی تجزیاتی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں، خصوصاً ہندو اور مسیحی برادریوں، کو منظم دباؤ، زمینوں پر قبضوں اور مذہبی خوف کے ذریعے بے دخل کیے جانے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ میں بعض مذہبی اور سیاسی نیٹ ورکس، خصوصاً جماعتِ اسلامی سے منسلک عناصر، پر ان سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سندھ اور جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں میں اقلیتی برادریوں کو مبینہ طور پر زمینوں سے بے دخل کرنے، جبری مذہب تبدیلی، معاشی دباؤ اور سماجی بائیکاٹ جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ کمزور قانونی تحفظ اور مقامی بااثر گروہوں کے اثر و رسوخ کے باعث متاثرین کو انصاف حاصل کرنے میں شدید مشکلات پیش آتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بعض علاقوں میں اقلیتی خاندانوں کی زمینیں دباؤ کے ذریعے ہتھیانے یا کم قیمت پر خریدنے کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ ناقدین کے مطابق مذہبی انتہا پسندی، سیاسی سرپرستی اور کمزور ریاستی عملداری نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

کوئٹہ کے قریب سی ٹی ڈی کی کارروائی، چار جوان ہلاک

کوئٹہ: کوئٹہ اور پشین کے نواحی علاقوں پنجپائی اور نوشہر میں سی ٹی ڈی اور سیکیورٹی فورسز کی مختلف کارروائیوں کے دوران 13 دہشت گرد ہلاک جب کہ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) کے 4 اہلکار شہید اور 6 زخمی ہو گئے۔ سی ٹی ڈی کے ترجمان نے بتایا کہ ہفتہ کو کوئٹہ ضلع کے قریب پنجپائی اور نوشہر کے علاقوں میں سی ٹی ڈی اور سیکیورٹی فورسز کی جانب سے انٹیلی جنس پر مبنی آپریشن (آئی بی او) کے دوران کالعدم تنظیم سے تعلق رکھنے والے 9 دہشت گرد مارے گئے، جبکہ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ کے 4 اہلکار شہید اور 6 زخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حکام کو دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع ملنے کے بعد کوئٹہ کے مضافات میں آپریشن کیا گیا۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ ''تین گھنٹے سے زائد عرصے تک شدید فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا، فائرنگ کے تبادلے میں 9 دہشت گرد مارے گئے، جب کہ سی ٹی ڈی کے 4 اہلکار شہید اور 6 زخمی ہوئے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردوں کے ٹھکانے سے بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود، دھماکہ خیز مواد اور دیگر سامان برآمد ہوا ہے۔ 9 دہشت گردوں کی لاشیں سول اسپتال منتقل کر دی گئیں۔

۲۵ حملوں میں قابض فوج کے ۱۸ اہلکار ہلاک

اعلیٰ افسر گرفتار، شاہراہوں پر کنٹرول برقرار۔ بی ایل اے

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے بیان جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرمچاروں نے 15 مئی سے 22 مئی کے دوران پچیس کارروائیاں سرانجام دیں، جن میں قابض فوج، پولیس اور سی ٹی ڈی اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا۔ سرمچاروں نے مرکزی شاہراہوں پر کنٹرول برقرار رکھتے ہوئے قابض فوج اور استحصالی کمپنیوں سے منسلک افراد کو حراست میں لیا، جبکہ استحصالی کمپنیوں کی سائٹس پر حملوں کے دوران بھاری مشینری کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ ان حملوں میں قابض فوج کے اٹھارہ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے، جبکہ جھڑپوں کے دوران بی ایل اے کے دو سرمچار بھی شہید ہو گئے۔ جیئند بلوچ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ 15 مئی: پنجگور کے علاقے گوارگو میں سرمچاروں نے ''ڈیتھ اسکواڈ'' کے کارندوں کو گھات لگا کر ایک حملے میں نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین کارندے ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے۔ مزید برآں، سرمچاروں نے نوشکی کے علاقے کلی جمالدینی میں ''ڈیتھ اسکواڈ'' کے کارندے سائرس جمالدینی کے ٹھکانے پر چھاپہ مارا، تاہم بزدل کارندے اپنا ٹھکانہ چھوڑ کر فرار ہو گئے، سرمچاروں نے مذکورہ ٹھکانے کو مکمل طور پر نذرِ آتش کر کے تباہ کر دیا۔ بی ایل اے ترجمان نے کہا کہ یہ مربوط کارروائیاں بی ایل اے کی بڑھتی ہوئی عسکری اور سیاسی پختگی کی واضح عکاس ہیں۔ ایک طرف ریکوڈک پروجیکٹ کے سترہ ملازمین کو حلیف تنظیم ایس آر اے کی سفارش پر اور گنداوہ سے زیرِ حراست اہلکار کو تنظیمی پالیسی کے تحت رہا کرنا ہماری اعلیٰ اخلاقی اقدار اور پائیدار ڈسپلن کا ثبوت ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ ہماری جدوجہد اندھے تشدد کے بجائے واضح ضوابط کے تابع ہے۔ دوسری طرف ہماری انٹیلی جنس ونگ 'زراب' کے مربوط آپریشن کے ذریعے اے ایس ایف کے ڈپٹی ڈائریکٹر وسیم احمد کی گرفتاری دشمن کے پورے دفاعی نیٹ ورک کے لیئے ایک بڑا تزویراتی دھچکا ہے، جس سے تنظیمی قوانین کے مطابق تفتیش کا عمل جاری ہے۔ اخلاقی اصولوں کی پاسداری اور قومی مجرموں پر اس سخت گرفت کی یہ متوازی حکمتِ عملی ثابت کرتی ہے کہ بی ایل اے اب بلوچستان کی سرزمین پر قانون نافذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھنے والی ایک باقاعدہ اور منظم قومی فوج بن چکی ہے۔

پاکستانی صحافیوں نے کنونشن نے

آرٹیکل ۱۹ کے برعکس میڈیا قوانین پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا

اسلام آباد: ملک بھر کے صحافیوں نے جمعہ کے روز الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کے ایکٹ (پیکا) 2016 میں حالیہ ترامیم کو باضابطہ طور پر مسترد کرتے ہوئے اسے ایک سخت کالا قانون، خاص طور پر صحافیوں کے بازو مروڑنے اور پاکستان کے میڈیا کے منظر کو دبانے کے لیے بنایا گیا' قرار دیا۔ پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس اور راولپنڈی کی یونین آف جرنلسٹس کے زیر اہتمام میڈیا لاز، ریگولیشنز، اینڈ ایتھکس پر نیشنل جرنلسٹ کنونشن کے اختتام پر جاری کردہ ایک اعلامیہ پڑھتا ہے، ''ہم پارلیمنٹ سے ان تمام میڈیا قوانین پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں جو آئین کے آرٹیکل 19 کے خلاف ہیں۔'' ''آئین کا آرٹیکل 19 صحافیوں سمیت ہر شہری کو اظہار رائے کی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اعلامیے کے ذریعے، جسے اسلام آباد ڈیکلریشن کہا جاتا ہے، صحافیوں نے حکومت کے اس پختہ وعدے کی خلاف ورزی کی مذمت کی کہ ان قوانین کو پریس کے خلاف کبھی بھی ہتھیار نہیں بنایا جائے گا۔ کنونشن میں 600 سے زائد صحافیوں اور میڈیا ورکرز نے شرکت کی جن میں خواتین کی بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ''ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ حکام نے عدالتی ہراساں کرنے کی مہم کو بڑھایا ہے، جس میں صحافیوں کو پروازوں سے من مانی طور پر اتارنا اور بیرون ملک پیشہ ورانہ سفر پر پابندی شامل ہے، جس سے خوف اور دھمکانے کا ایک وسیع ماحول پیدا ہوا ہے۔ کنونشن نے مسلسل چھانٹیوں اور میڈیا مالکان کی طرف سے جان بوجھ کر ملازمت میں پیدا ہونے والی عدم تحفظ پر شدید تشویش کا اظہار کیا، خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا کے شعبے میں، جہاں بغیر کسی جواز کے برطرفیاں ہو رہی ہیں، جس سے ریکارڈ بلند مہنگائی کے درمیان سینکڑوں پیشہ ور افراد بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ہم ان بڑے پیمانے پر فائرنگ کو میڈیا کو سرکاری اداروں کے کنٹرول میں لانے کے لیے ایک منظم ڈیزائن قرار دیتے ہیں۔ ہم ویج بورڈ اور قومی لیبر قوانین کو نظر انداز کرنے اور سیٹھ مافیا کے مفادات کو پورا کرنے کے لیے تھرڈ پارٹی ہائرنگ متعارف کرانے کی مزید مذمت کرتے ہیں۔ اعلامیے کے ذریعے، کنونشن کے شرکاء نے صحافیوں اور میڈیا ورکرز کو روزگار کے بنیادی حقوق بشمول ہیلتھ انشورنس، گریجویٹی، اور EOBI رجسٹریشن اور مراعات سے انکار کی ''سخت مذمت'' کی اور مزید کہا کہ اس طرح کا انکار محض انتظامی ناکامی نہیں ہے بلکہ کارکنوں کے وقار، تحفظ، قانون کی جان بوجھ کر خلاف ورزی ہے۔

لیک شدہ ڈیٹا بیس نے غیر ملکیوں پر چین کی نگرانی کو بے نقاب کیا

صوفیہ یان، ٹیلی گراف کی ایک سینئر غیر ملکی نامہ نگار جو ایک دہائی تک چین میں تعینات تھیں

بیجنگ: جس لمحے کوئی غیر ملکی چین میں داخل ہوتا ہے، ہو سکتا ہے اس کی پہلے ہی نگرانی کی گئی ہو۔ اس ٹریکنگ کی تصدیق چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) کے قائم کردہ ایک بڑے پیمانے پر نگرانی کے نظام سے ہوئی ہے، جسے اوورسیز پرسنل کے لیے ڈائنامک کنٹرول پلیٹ فارم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سائبر سیکیورٹی ریسرچ آرگنائزیشن NetAskari کے ایک تجزیے کے مطابق، یہ پلیٹ فارم سیکیورٹی کیمروں، چہرے کی شناخت، ویزا ریکارڈز اور موبائل ایپ ڈیٹا کو مربوط کر کے چین کے اندر غیر ملکیوں کے حقیقی وقت کے مقامات، باہمی تعلقات اور سرگرمیوں کی سرگزشت کو ٹریک کرتا ہے۔ ان میں، غیر ملکی صحافیوں اور دیگر حساس افراد کو نگرانی کے لیے بنیادی ہدف کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ صوفیہ یان، ٹیلی گراف کی ایک سینئر غیر ملکی نامہ نگار جو ایک دہائی تک چین میں تعینات تھیں، نے اس ڈیٹا بیس میں اپنا ذاتی پروفائل دریافت کیا۔ یان نے کہا کہ اس کی فائل میں اس کی تصویر، اصل ملک، اس کا آجر، اس کا نام انگریزی اور چینی دونوں زبانوں میں، تاریخ پیدائش، شہریت، پاسپورٹ نمبر، اور اس کا چینی موبائل نمبر شامل ہے۔ اس کے ریکارڈ کے بالکل دائیں جانب، ایک مخصوص کالم نے اسے ٹریک ایبل کے بطور نشان زد کیا۔ یان نے کہا، ''جب آپ اس پر کلک کرتے ہیں، تب آپ کو ڈیٹا کے وہ تمام بٹس دیکھنے کو ملتے ہیں جہاں سے مجھے اٹھایا گیا تھا اور چین میں کہیں پایا گیا تھا اور ڈیٹا بیس میں بند کیا گیا تھا۔ اس نے اپنے ریکارڈ میں تفصیلات کو ''واقعی منٹ'' کے طور پر بیان کیا۔ مثال کے طور پر، اسے ایک مخصوص چوراہے پر 78 بار جھنڈا لگایا گیا، جبکہ دیگر ڈیٹا پوائنٹس سپر مارکیٹ کے داخلی راستوں اور مختلف سب وے اسٹیشنوں پر لگے کیمروں سے آئے۔ میرا مطلب ہے، یہ بہت، بہت مخصوص ہے۔ یہ واقعی دلکش اور تھوڑا سا خوفناک ہے۔'' مزید برآں، نظام میں سماجی نقشہ سازی کی خصوصیت شامل ہے جو افراد کے درمیان روابط کو چارٹ کرتی ہے۔ ''آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کون ایک دوسرے کو جانتا ہے، کون ہم جماعت ہیں، کون ساتھی ہیں، اگر وہ ایک ہی محلے میں رہتے ہیں، اگر وہ ایک ہی بلاک میں رہتے ہیں، اگر وہ ایک ساتھ کیمرے پر بھی دیکھے گئے ہوں۔ غیر ملکی صحافیوں کے علاوہ، یہ پلیٹ فارم مخصوص گروپوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے، بشمول ''فائیو آئیز'' اتحاد کے شہری (آسٹریلیا، کینیڈا، نیوزی لینڈ، برطانیہ، اور امریکہ)۔ یہ نظام ان شہریوں کی مخصوص چینی شہروں کے اندر، پڑوس کے بلاک کی سطح تک درست تقسیم کی نگرانی کرتا ہے۔ مزید برآں، روسیوں، یوکرینیوں، بیلاروسیوں اور اویغوروں کے ڈیٹا کا خاص طور پر تجزیہ کیا جاتا ہے۔ پس منظر میں شامل دیگر فلٹرز مروں میں ''مفرور''، صحافی، سیاح، اور ہانگ کانگ، مکاؤ، یا تائیوان سے سفر کرنے والے افراد شامل ہیں۔ NetAskari تجویز کرتا ہے کہ سسٹم کی ترقی 2021 کی ہے، اس کے کاپی رائٹ اسٹامپ کے مطابق، اگرچہ اس کے ٹریکنگ لاگز کا بڑا حصہ 2023 سے ہے۔ فی الحال، یہ غیر یقینی ہے کہ آیا یہ پلیٹ فارم مکمل طور پر کام کر رہا ہے یا اب بھی اپنے ٹیسٹنگ مرحلے میں ہے۔ این ٹی ڈی نے تبصرے کے لیے لندن میں چینی سفارت خانے سے رابطہ کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جبری افغان واپسی مہاجرین کو سنگین خطرات سے دوچار کر دیتی ہے

اقوام متحدہ کے رچرڈ بینیٹ نے متنبہ کیا

اقوام متحدہ: رچرڈ بینیٹ نے پڑوسی ممالک اور یورپی یونین کے کچھ حصوں سے افغان پناہ گزینوں کی جبری ملک بدری پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ افغانستان واپس آنے والوں کے لیے غیر محفوظ ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، بینیٹ نے کہا کہ افغانستان میں صورتحال انتہائی خطرناک ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ملک بدری واپس آنے والوں کو بدسلوکی، من مانی حراست، تشدد اور شدید انسانی مشکلات کے خطرے میں ڈال رہی ہے۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن نے بھی بارہا متنبہ کیا ہے کہ افغانستان کے اندر بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال وسیع پیمانے پر غربت اور عوامی خدمات کے منہدم ہونے کے درمیان واپس آنے والوں کی دوبارہ شمولیت کی صلاحیت کو محدود کر رہی ہے۔ افغانستان اس وقت ایک گہرے انسانی بحران کا سامنا کر رہا ہے، جہاں لاکھوں افراد امداد پر انحصار کر رہے ہیں کیونکہ ملک بھر میں بے روزگاری، خوراک کی عدم تحفظ اور معاشی عدم استحکام مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ایک ہی وقت میں، ایران اور پاکستان سے بڑے پیمانے پر ملک بدری واپس آنے والوں کی بڑھتی ہوئی آمد میں حصہ ڈال رہی ہے، جو پہلے سے محدود پناہ گاہوں، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کے مواقع کو مزید تنگ کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے متنبہ کیا ہے کہ ملک بدر کیے جانے والے بہت سے افغان باشندوں، جن میں خواتین، کارکنان اور سابق سرکاری ملازمین شامل ہیں، ماضی سے وابستگیوں اور ملک کے اندر جاری پابندیوں کی وجہ سے واپسی پر تحفظ کے شدید خطرات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بینیٹ نے تمام ریاستوں پر زور دیا کہ وہ انسانی حقوق کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی تعمیل کریں اور کسی بھی جبری واپسی کو روکیں جس سے کمزور افغانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، بشمول حراست اور نشانہ بنائے جانے والے ظلم و ستم۔ حالیہ رپورٹس یہ بھی بتاتی ہیں کہ کچھ یورپی ممالک افغانستان میں واپسی کے نئے انتظامات کی تلاش کر رہے ہیں، جس سے حقوق کے گروپوں میں بین الاقوامی تحفظ کے معیارات کی تعمیل کے بارے میں مزید تشویش پیدا ہو رہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

انا ہزارے تحریک سے کاکروچ جنتا پارٹی تک

کاکروچ جنتا پارٹی اور انا تحریک کے درمیان کئی مماثلتیں دکھائی دیتی ہیں۔ دونوں کا ظہور عوامی غصے کے ماحول میں ہوا، دونوں نے نوجوانوں کی بے چینی کو زبان دی، دونوں کے پاس ابتدا میں جذباتی اپیل بہت مضبوط تھی اور دونوں کے گرد مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ مایوس یا موقع پرست عناصر جمع ہونے لگے۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں کسی بھی عوامی تحریک کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تحریک میں نظریاتی وابستگی کے بجائے وقتی مفاد رکھنے والے افراد داخل ہونے لگیں تو اس کا اصل مقصد دھندلا جاتا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان کی سیاست میں احتجاجی جذبات کو سیاسی سرمایہ میں تبدیل کرنے کا فن کوئی نیا نہیں۔ ہر دور میں عوامی مسائل کو بنیاد بنا کر نئی قیادتیں سامنے آتی رہی ہیں۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ صرف احتجاج کسی قوم کو منزل تک نہیں پہنچاتا۔

ڈاکٹر سید تابش امام

وطن عزیز ہندوستان کی جمہوری سیاست میں عوامی بے چینی ہمیشہ نئے تجربات کو وجود بخشتی رہی ہے۔ جب اقتدار پر قابض سیاسی جماعتیں عوامی مسائل کے تئیں بے حسی کا مظاہرہ کرنے لگتی ہیں، جب نوجوانوں کے ہاتھوں سے روزگار کے مواقع چھننے لگتے ہیں، جب مہنگائی غریب اور متوسط طبقے کی کمر توڑ دیتی ہے اور جب بدعنوانی سرکاری نظام کی رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگتی ہے، تب عوام کسی نئی امید، نئے چہرے اور نئے نعرے کی طرف دوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں ملک نے مختلف قسم کی عوامی تحریکوں اور سیاسی تجربات کو ابھرتے دیکھا ہے۔ کبھی بدعنوانی کے خلاف انا ہزارے کی تحریک نے عوامی جذبات کو مہمیز دی، تو آج بے روزگار نوجوانوں کے غصے اور احساسِ محرومی نے ایک نئے سیاسی و سماجی مظہر "کاکروچ جنتا پارٹی" کو موضوع بحث بنا دیا ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ درست ہے کہ نوجوان نسل کے اندر بڑھتی ہوئی مایوسی اور اضطراب کسی بھی سماج کے لئے خطرناک علامت ہوتی ہے۔ ہندوستان جیسے نوجوان ملک میں، جہاں کروڑوں تعلیم یافتہ نوجوان ملازمتوں کی تلاش میں در در بھٹک رہے ہوں، وہاں حکومتوں کے خلاف غصہ پیدا ہونا فطری امر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہر جذباتی ردِعمل ایک سنجیدہ سیاسی متبادل بن سکتا ہے؟ کیا محض سوشل میڈیا کی مقبولیت، چند اشتعال انگیز نعروں اور وقتی ہمدردی کے سہارے کوئی تحریک دیرپا عوامی اعتماد حاصل کر سکتی ہے؟ یہی وہ بنیادی سوال ہے جس کا جائزہ لینا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔

کاکروچ جنتا پارٹی کا وجود دراصل اُس نفسیاتی ردِعمل کا نتیجہ ہے جو مبینہ طور پر نوجوانوں کو "کاکروچ" سے تشبیہ دیے جانے کے بعد پیدا ہوا۔ بے روزگار نوجوان پہلے ہی معاشی دباؤ، سماجی احساسِ کمتری اور مستقبل کی غیر یقینی صورتحال سے دوچار تھے۔ ایسے میں اگر اقتدار یا اس سے وابستہ عناصر کی جانب سے تحقیر آمیز زبان استعمال کی جائے تو اس کا ردِعمل شدید ہونا لازمی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ نیا نام اور اس کے گرد پیدا ہونے والی ہمدردی تیزی کے ساتھ نوجوان طبقے میں مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ مگر کسی تحریک کی اصل طاقت صرف جذبات نہیں بلکہ نظریہ، تنظیم، قیادت اور واضح لائحۂ عمل ہوتا ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں یہ نئی سیاسی لہر سوالات کے گھیرے میں آ جاتی ہے۔ اگر انا ہزارے کی تحریک کو یاد کیا جائے تو ابتدا میں اس کے گرد بھی غیر معمولی جوش و خروش پیدا ہوا تھا۔ دہلی کے رام لیلا میدان سے اٹھنے والی آواز نے پورے ملک کی توجہ اپنی جانب مرکوز کر لیا تھا۔ عوام کو محسوس ہونے لگا تھا کہ شاید اب بدعنوانی کے خلاف ایک حقیقی عوامی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ نوجوان، طلبہ، دانشور، متوسط طبقہ اور یہاں تک کہ غیر سیاسی افراد بھی اس تحریک سے جذباتی وابستگی اختیار کرنے لگے تھے۔ میڈیا نے اسے آزادی کے بعد کی سب سے بڑی عوامی بیداری قرار دیا تھا۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ یہ حقیقت سامنے آ گئی کہ اس تحریک کے پاس نہ کوئی پختہ نظریاتی بنیاد تھی، نہ واضح سیاسی حکمتِ عملی اور نہ ہی قیادت کے اندر فکری یکسانیت۔ اسی کمزوری نے بعد میں اس تحریک کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ لوگ اقتدار کے ایوانوں تک پہنچ گئے، کچھ مایوس ہو کر الگ ہو گئے اور کچھ نے خاموشی اختیار کر لی۔ عوام جن خوابوں کے ساتھ اس تحریک کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی وہ

خواب بڑی حد تک ادھورے رہ گئے۔ بدعنوانی ختم نہیں ہوئی، سیاسی اخلاقیات میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں آئی اس طرح عوامی توقعات ایک بار پھر ٹوٹ گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج جب کوئی نئی تحریک یا سیاسی جماعت اچانک مقبولیت حاصل کرتی ہے تو باشعور حلقے فطری طور پر محتاط ہو جاتے ہیں۔

کاکروچ جنتا پارٹی اور انا تحریک کے درمیان کئی مماثلتیں دکھائی دیتی ہیں۔ دونوں کا ظہور عوامی غصے کے ماحول میں ہوا، دونوں نے نوجوانوں کی بے چینی کو زبان دی، دونوں کے پاس ابتدا میں جذباتی اپیل بہت مضبوط تھی اور دونوں کے گرد مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ مایوس یا موقع پرست عناصر جمع ہونے لگے۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جہاں کسی بھی عوامی تحریک کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تحریک میں نظریاتی وابستگی کے بجائے وقتی مفاد رکھنے والے افراد داخل ہونے لگیں تو اس کا اصل مقصد دھندلا جاتا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہندوستان کی سیاست میں احتجاجی جذبات کو سیاسی سرمایہ میں تبدیل کرنے کا فن کوئی نیا نہیں۔ ہر دور میں عوامی مسائل کو بنیاد بنا کر نئی قیادتیں سامنے آتی رہی ہیں۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ صرف احتجاج کسی قوم کو منزل تک نہیں پہنچاتا۔ اگر احتجاج کے ساتھ واضح فکری سمت، آئینی شعور، معاشی منصوبہ بندی اور عوامی خدمت کا حقیقی جذبہ نہ ہو تو تحریکیں وقتی شور تو پیدا کر سکتی ہیں مگر دیرپا تبدیلی نہیں لا سکتیں۔ آج ملک کے نوجوانوں کا سب سے بڑا مسئلہ روزگار ہے۔ تعلیم یافتہ نوجوان امتحانات میں پرچہ لیک، تقرری میں بدعنوانی، محدود مواقع اور سرکاری بے حسی کے سبب شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ لاکھوں نوجوان برسوں تیاری کے باوجود ملازمت سے محروم ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر کوئی نیا پلیٹ فارم ان کی زبان بولتا دکھائی دے تو اس کی طرف نئی نسل کا جھکاؤ فطری امر ہے۔ لیکن نوجوانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ جذباتی نعروں سے زیادہ اہم عملی پروگرام ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہونا چاہئے کہ اس نئی جماعت یا تحریک کے پاس معیشت کے لئے کیا خاکہ ہے؟ تعلیم، صحت، زرعی بحران، اقلیتوں کے مسائل، وفاقی ڈھانچے اور آئینی اداروں کے تحفظ کے بارے میں اس کی پالیسی کیا ہے؟ اگر ان سوالات کے واضح جواب موجود نہیں تو محض وقتی مقبولیت کو سیاسی بصیرت نہیں کہا جا سکتا۔

افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے ملک میں سوشل میڈیا نے سیاسی شعور کے بجائے اکثر جذباتی ہیجان کو فروغ دیا ہے۔ ٹرینڈ، میمز اور وائرل ویڈیوز کے دور میں سنجیدہ سیاسی مباحث پس منظر میں چلے گئے ہیں۔ کسی شخصیت یا جماعت کو راتوں رات ہیرو بنا دینا اور پھر چند ماہ بعد اسے فراموش کر دینا اب معمول بنتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نئی نسل کو سیاسی شعور اور تاریخی ادراک کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ انہیں یہ سمجھنا ہوگا کہ جمہوریت صرف احتجاج کا نام نہیں بلکہ ذمہ دارانہ انتخاب اور مستقل مزاج جدوجہد کا تقاضہ بھی کرتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ موجودہ سیاسی جماعتوں کی ناکامیوں نے ہی ایسے تجربات کے لئے زمین ہموار کی ہے۔ جب عوام کو محسوس ہوتا ہے کہ روایتی پارٹیاں ان کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں تو وہ متبادل کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ اس لئے کاکروچ جنتا پارٹی جیسے رجحانات کو محض مذاق یا وقتی تماشہ سمجھ کر نظر انداز کرنا بھی درست نہیں۔ یہ دراصل اُس گہرے عوامی اضطراب کی علامت ہیں جو ملک کے نوجوانوں کے اندر بڑھتا جا رہا ہے۔ حکومتوں اور سیاسی جماعتوں کو اس پیغام کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔ اس پورے منظرنامے کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں سیاست بتدریج نظریات سے زیادہ جذبات اور تاثر کی سیاست بنتی جا رہی ہے۔ عوامی مسائل کے مستقل حل کے بجائے وقتی بیانیے زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نوجوان طبقہ بار بار نئی امیدوں کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ملک کے سیاسی اور سماجی حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے تو محسوس ہوگا کہ نوجوان صرف روزگار ہی نہیں بلکہ عزت، تحفظ اور مستقبل کی یقین دہانی بھی چاہتے ہیں۔ انہیں ایسی قیادت درکار ہے جو ان کے مسائل کو انتخابی نعرے کے بجائے قومی ترجیح سمجھے۔

تاہم عوام کو بھی جذبات کے بجائے عقل و شعور سے کام لینا ہوگا۔ کسی بھی تحریک یا جماعت پر اعتماد کرنے سے پہلے اس کی قیادت، نظریہ، مالی شفافیت، آئینی وابستگی اور عوامی خدمت کے ریکارڈ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ محض حکومت مخالف نعرے کسی جماعت کو عوامی نجات دہندہ نہیں بنا دیتے۔ ہندوستان جیسے عظیم اور متنوع ملک کو سنجیدہ قیادت، بالغ نظری اور مضبوط جمہوری اداروں کی ضرورت ہے، نہ کہ وقتی ہیجان اور جذباتی تجربات کی۔ آج ملک ایک نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایک طرف بے روزگاری، مہنگائی، سماجی تقسیم اور سیاسی عدم اعتماد کے مسائل ہیں، تو دوسری طرف نوجوان نسل کے اندر بڑھتی ہوئی بے چینی۔ ایسے وقت میں ہر نئی آواز امید بھی بن سکتی ہے اور فریب بھی۔ فیصلہ عوام کو کرنا ہے کہ وہ ماضی کے تجربات سے سبق سیکھتے ہیں یا پھر ایک بار جذبات کے سیلاب میں بہہ جاتے ہیں۔ انا تحریک کی طرح اگر یہ نئی سیاسی لہر بھی واضح نظریہ اور اصولی سیاست سے محروم رہی تو ممکن ہے کہ کچھ دن بعد یہ بھی تاریخ کے حاشیے میں گم ہو جائے۔ لیکن اگر یہ واقعی نوجوانوں کے مسائل کو سنجیدگی، دیانت اور فکری پختگی کے ساتھ اٹھاتی ہے تو شاید ہندوستانی سیاست میں ایک نئی بحث کو جنم دے سکے۔ جمہوریت کی اصل طاقت عوامی شعور میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ باشعور عوام ہی وقتی نعروں اور حقیقی تبدیلی کے درمیان فرق کر سکتے ہیں۔ یہی شعور ہندوستان کے جمہوری مستقبل کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

سوشل میڈیا پر اپنی منفرد مہم 'کاکروچ جنتا پارٹی' کے ذریعے ملک کے نظام اور بے روزگاری کے مسئلے پر سخت تنقید کرنے والے ابھیجیت دیپکے کو جان سے مارنے کی دھمکی موصول ہوئی ہے۔ ابھیجیت نے خود اس دھمکی کا اسکرین شاٹ سوشل میڈیا پر شیئر کیا، جس کے بعد ملک بھر میں ہلچل مچ گئی۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اورنگ آباد پولیس نے احتیاطی اقدام کے طور پر اورنگ آباد کے والوج علاقے میں واقع ان کے گھر کے باہر سیکوریٹی بڑھا دی ہے۔ یاد رہے کہ چند روز قبل چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے بے روزگار نوجوانوں کو 'کاکروچ' سے تشبیہ دی تھی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

۲۵ مئی ۔ ۲۰۲۶

عوام کیلئے مہنگائی کی میلوڈی

اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی کو میلوڈی چاکلیٹ دیتے ہوئے سرخیوں میں رہنے والے وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کی جانب سے اب عوام کو بھی ایک طرح کا تحفہ دیا جا رہا ہے اور وہ تحفہ مہنگائی کا ہے۔ گذشتہ آٹھ دن میں تیسری مرتبہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کرتے ہوئے عوام پر قسطوں میں مالی بوجھ عائد کیا جا رہا ہے۔ حکومت شائد اس تاثر کاش کا رہے کہ قسطوں میں دھیرے دھیرے بوجھ عائد کرنے سے عوام میں ناراضگی کی لہر پیدا نہیں ہوگی اور حکومت اپنے ایجنڈہ میں کامیاب ہو جائے گی۔ یہ اندیشے بہت پہلے سے ظاہر کئے جا رہے تھے کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں 15 روپئے فی لیٹر تک کا اضافہ کیا جائے گا۔ اپوزیشن جماعتوں اور جہد کاروں اور سوشیل میڈیا کی جانب سے بارہا یہ اندیشے ظاہر کئے جا رہے تھے اور شائد اسی وجہ سے حکومت نے اپنی حکمت عملی بدلی اور عوامی برہمی کو ٹالنے کیلئے اضافہ کو مرحلہ وار انداز میں یقینی بنایا جا رہا ہے۔ پہلے تین روپئے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا۔ پھر ایک روپیہ کا اضافہ ہوا اور اب تیسری مرتبہ تقریباً ایک روپئے کا اضافہ کرتے ہوئے غیر محسوس طریقہ سے عوام کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے اور ان کے گھریلو بجٹ کو مزید باؤ کا شکار بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملک کے عوام کو راحت فراہم کرنے کی بجائے وزیر اعظم نریندر مودی اطالوی وزیر اعظم کو میلوڈی چاکلیٹ پیش کرنے میں مصروف تھے اور عوام کو بھی چاکلیٹ دیا گیا ہے تاہم یہ چاکلیٹ کوئی مٹھاس والا نہیں بلکہ مہنگائی والا چاکلیٹ ہے۔ اس کے ذریعہ ملک کے کروڑوں عوام کے بچے چاکلیٹ سے محروم ہو سکتے ہیں۔ گھریلو بجٹ اگر درہم برہم ہو جائے اور دو وقت کی روٹی کا حصول ہی مشکل ہو جائے تو بچوں کو چاکلیٹ کہاں سے کھلایا جائے گا۔ تاحال مرکزی حکومت کی تیل کمپنیوں کی جانب سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں تقریباً پانچ روپئے کا اضافہ تو کر ہی دیا گیا ہے اور مزید اضافہ کے اندیشے بھی برقرار ہیں۔ حکومت لگاتار اور قسطوں میں عوام پر بوجھ عائد کرنے کی حکمت عملی پر عمل پیرا دکھائی دیتی ہے اور اسے عوام پر عائد ہونے والے مالی بوجھ اور ان کی مشکلات کی کوئی پرواہ نہیں رہ گئی ہے۔ حکومت کو صرف تیل کمپنیوں کے خزانے کی فکر ہے اور اسی کے تحت اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پہلے دو مراحل میں کئے گئے اضافہ کے بعد سے ہی ملک میں مہنگائی میں اضافہ ہونے لگا تھا۔ اس سے قبل کمرشیل گیس کی قیمتوں میں جو 35 فیصد تک اضافہ کیا گیا تھا اس کے نتیجہ میں پہلے ہی مہنگائی عروج پر پہونچ رہی تھی۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کا کاروبار متاثر ہو کر رہ گیا تھا۔ غریب عوام خود روزگار حاصل کرنے کی کوششوں میں بھی ناکام ہو رہے تھے۔ یہ عوام پر بالواسطہ بوجھ تھا جو عائد کیا جا رہا تھا۔ ایسے میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں اضافہ کرتے ہوئے عوام پر راست بوجھ بھی عائد کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ترکاریوں سے دودھ تک' اناج سے ادویات تک ہر شئے کی قیمتیں بڑھنے لگیں گی اور عوام کی آمدنی میں اضافہ کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ ٹرانسپورٹ شعبہ کی جانب سے بار برداری کرایوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ خانگی حمل و نقل کے ذرائع مہنگے ہونگے اور اس کے نتیجہ میں سب سے زیادہ اگر کسی کا نقصان ہوگا تو وہ ملک کے غریب عوام ہی ہونگے۔ جہاں حکومت اس مسئلہ پر بے حسی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہی ہے وہیں ایسا لگتا ہے کہ ملک کی اپوزیشن جماعتیں بھی اس مسئلہ پر خاموشی اختیار کرنے ہی کو ترجیح دے رہی ہیں۔ ان کی جانب سے عوام پر عائد ہونے والے بوجھ کے خلاف کوئی احتجاج نہیں ہو رہا ہے اور وہ صرف میڈیا اور سوشل میڈیا کے شیر بنے ہوئے ہیں اور اپنے ردعمل کا وہیں پر اظہار کرنے پر اکتفاء کر رہے ہیں۔ عوام کے جذبات اور ان کی شکایات کو عملی شکل دینے میں اپوزیشن جماعتوں کو بھی شائد اب کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ عالمی سطح پر معاشی حالات مشکل ترین ہوتے جا رہے ہیں۔ معاشی انحطاط کے اندیشے لگاتار تقویت پانے لگے ہیں اور اس کے اثرات کئی ممالک پر مرتب ہو رہے ہیں۔ ہندوستان بھی اس سے محفوظ نہیں ہے تاہم حکومت کو مالی بوجھ برداشت کرنے کے دوسرے طریقے اختیار کرنے کی ضرورت تھی اور عوام پر بوجھ عائد کرنے سے گریز کیا جانا چاہئے تھا۔ تاہم حکومت ایسا لگتا ہے کہ ہر شعبہ کو راحت دینے تیار ہے لیکن وہ عوام کو کسی طرح کی راحت دینے تیار نہیں ہے اور معاشی بوجھ عوام پر ہی منتقل کر دینے کی پالیسی اختیار کر رہی ہے۔ عوام میں حکومت کے ایسے فیصلوں کے خلاف شدید ناراضگی پیدا ہونے لگی ہے اور عوام کا غصہ کسی بھی وقت شدت اختیار کر سکتا ہے۔ حکومت کو محض تیل کمپنیوں کی بجائے عوام پر عائد ہونے والے مالی بوجھ کو بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اِس نئی نسل کو کیا کیا نہ کہا دُنیا نے!

جین زی پر تنقید کرنے سے پہلے پرانی نسل کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا اس نے اپنی ذمہ داری پوری کی؟ اگر نہیں تو قصور کس کا ہے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ جین زی کے بعد جو نسل آئی (الفا) اگر اس کے ساتھ بھی ہم نے ایسا ہی کیا تو یہ سخت ناانصافی ہوگی۔ ان دِنوں "جین زی" کی بڑی شہرت ہے۔ بے چاری اس سے قبل کی نسل رنجیدہ ہے کہ اُس کی اتنی شہرت نہیں ہوئی۔ جین زی کی اصطلاح اُس نسل کیلئے استعمال کی جاتی ہے جس کے افراد ۱۹۹۷ء اور ۲۰۱۲ء کے درمیان پیدا ہوئے اور اس وقت اُن کی عمریں ۱۴ر تا ۲۹ر سال ہیں۔ اِس نسل سے پہلے کے افراد میں بیشتر نے دو دُنیائیں دیکھیں۔ ایک وہ دُنیا جس میں موبائل فون نہیں تھا، انٹرنیٹ نہیں تھا، کمپیوٹر نہیں تھا اور ٹیب یا اسمارٹ واچ نہیں تھی۔ دوسری وہ دُنیا جس میں ٹکنالوجی کے یہ مظاہر متعارف ہو چکے تھے۔ جین زی پہلی نسل ہے جو ٹکنالوجی کے سائے میں پروان چڑھی۔ اس نے جو کچھ بھی دیکھا زیادہ تر لیپ ٹاپ یا موبائل فون ہی میں دیکھا۔ اس کے افراد سے فاختہ کے بارے میں پوچھئے۔ وہ سوچ میں پڑ جائینگے۔ آپ کو وضاحت کرنی پڑے گی کہ فاختہ کس کو کہتے ہیں۔ وہ فوراً سمجھ جائینگے اور کہیں گے ہاں دیکھی ہے۔ پوچھئے کیسی ہوتی ہے؟ وہ جھٹ موبائل میں کچھ ٹائپ کریں گے اور آپ کو Dove کی تصویر دکھا دیں گے۔ انہیں درخت پر بیٹھی فاختہ سے کوئی غرض نہیں۔ اُسے دیکھنے کی آرزو بھی اُن میں نہیں ہے مگر یہ طے ہے کہ ایک بار فاختہ کا تعارف ہوا تو وہ اُس کے تمام کوائف حتیٰ کہ اس کا شجرۂ حسب و نسب بھی سامنے رکھ دیں گے اور آپ ہکا بکا رہ جائینگے۔ معلوم ہوا کہ یہ نسل کافی ذہین ہے اور موبائل کے ذریعہ جو بھی جاننا چاہتی ہے، بآسانی جان لیتی ہے۔ سوشل میڈیا سے اس کا یارانہ کافی گہرا ہے۔ ریسرچ بتاتی ہے کہ اس عمر کے ۸۶ر تا ۸۹ر فیصد افراد انسٹاگرام پر، ۸۴ر تا ۹۱ر فیصد یوٹیوب پر، ۷۹ر تا ۸۳ر فیصد ٹک ٹاک پر اور ۶۳ر فیصد اسنیپ چیٹ پر فعال ہیں۔ یہ اعداد و شمار آپ کیلئے حیران کن ہو سکتے ہیں مگر کم و بیش درست ہیں۔ اس نسل تک ہر طرح کی انفارمیشن بجلی کی سرعت سے پہنچتی ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ یہ کسی بات سے بے خبر ہوں البتہ بات اُن کی دلچسپی کی ہونی چاہئے۔ آپ سکندر اور پورس کی بابت دریافت کرینگے یا صنائع بدائع کی تعریف پوچھیں گے یا اکبر اعظم کے نورتنوں کے بارے میں سوال کرینگے تو ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑیں گی۔ جو نہیں جانتے وہ بھی جان جائینگے کہ ہوائیاں کیسے اُڑتی ہیں۔ یہ مثالیں اس لئے دی گئی ہیں کہ اکثر پرانی نسل کے لوگ اُن سے اسی قسم کے سوالات کرتے ہیں اور پھر سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں کہ اس نسل کو کچھ نہیں معلوم۔ یہ غلط طرز عمل ہے۔ یہ نسل ذہین تو ہے ہی، "باخبر" بھی ہے۔ میں اپنی یا اپنے ہم عمروں کی بات کروں تو بلا تردد کہہ سکتا ہوں کہ اس عمر میں ہم ہونّق تھے یعنی احمق، بے وقوف۔ تقدیر میں لکھا نہیں تھا کہ ہم عقل سے پیدل ہو نگے پھر بھی عقل ہمارے پاس پیدل چلتی ہوئی کافی تاخیر سے پہنچی۔ اس نسل کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ یہ اس لئے باخبر ہے کہ یہ انفارمیشن ٹکنالوجی عرف معلوماتی سونامی کے دور میں پیدا ہوئی ہے۔ معلومات کے حصول کیلئے اسے نہ تو کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہے نہ ہی لائبریری تک جانے کی زحمت۔ موبائل کی وجہ سے معلومات کا سمندر اس کی نگاہوں میں موجزن رہتا ہے۔ ذہین اور باخبر ہونے کے علاوہ اس نسل کی ایک اور خصوصیت ہے۔ یہ بہت حساس ہے۔ آئے دن خبریں آتی رہتی ہیں کہ ضد پوری نہیں کی گئی تو لڑکے نے یا لڑکی نے یہ کر لیا اور وہ کر لیا۔ یہ حساسیت اُن کی اپنی دُنیا اور انٹرنیٹ پر دکھائی دینے والی دُنیا کے غیر معمولی فرق کی وجہ سے ہے۔ وہ مصنوعی دُنیا کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ حقیقی دُنیا کی دشواریاں اُنہیں بُری طرح کھلتی ہیں۔ وہ نہ تو اس سے ہم آہنگ ہو پاتے ہیں نہ ہی ہم آہنگ ہونا چاہتے ہیں۔ اور بھی کئی نکات ہیں جن کی بنیاد پر اس نسل کو متعارف کرایا جا سکتا ہے مگر فی الحال اتنے ہی پر اکتفا کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ اس نسل کی جتنی ستائش نہیں کی گئی اُس سے زیادہ اُسے ہدف تنقید بنایا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس میں جو بھی ہے قابل نفریں ہے اور قابل ستائش کچھ بھی نہیں ہے؟ کیا ان کے پُرجوش ہونے، جذباتی ہونے، بہتر مستقبل کا خواب دیکھنے وغیرہ کی کچھ اہمیت نہیں؟ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ جو اچھا ہے اس کی ستائش کی جائے اور جو اچھا نہیں ہے اس کو اچھا کرنے کی فکر ہو؟

انسان کی نیکیوں کو ضائع کرنے والی سب خطرناک شئی ریاکاری ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کی شہرت ہو، اس کا نام بلند ہو، لوگ اس کی تعریف کریں، اس کے نام کے جھنڈے گاڑے جائیں، اس کو اعزازات سے نوازا جائے ۔بعض اوقات اس کی یہ خواہش اس کے ذریعہ کیے گئے نیک عمل کو ضائع کردیتی ہے۔ اگر یہ شہرت و نام وری انسان کے کاموں کے عوض از خود ہو، سماج یا حکومت اس کے کام سے خوش اور متاثر ہوکر کوئی اعزاز عطا کرے، اور وہ بادل ناخواستہ اس کو اللہ سے ڈرتے ہوئے قبول کرے تو کوئی حرج نہیں ،لیکن دور حاضر میں اعزازات کے حصول کے لیے لوگ منصوبہ بندی اور سازشیں تک کرنے لگے ہیں، اپنے ہی پیسوں کے پھول خرید کر گل پوشی کراتے ہیں، جو معیوب ہی نہیں گناہ بھی ہے۔

غزل

وہ بے دلی میں کبھی ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں
تو ہم بھی سیر سماوات چھوڑ دیتے ہیں

جب ان کے گرد کہانی طواف کرنے لگے
تو درمیاں سے کوئی بات چھوڑ دیتے ہیں

دعا کریں گے مگر اس مقام سے آگے
تمام لفظ جہاں ساتھ چھوڑ دیتے ہیں

دیے ہوں اتنے کہ خوابوں کو راستہ نہ ملے
تو شہر اپنی روایات چھوڑ دیتے ہیں

ہر ایک شاخ پہ جب سانپ کا گماں گزرے
فقیر کشف و کرامات چھوڑ دیتے ہیں

جمال اپنے نظاروں میں کھوگیا اے دل
سو اس کی میز پہ سوغات چھوڑ دیتے ہیں

غلام محمود قاصر

اپنے حج کو ضائع ہونے سے بچائیں زائرین

عبدالغفار صدیقی

اسلامی تہذیب وعبادات میں غیر اسلامی رسوم و رواج کے داخل ہونے اور بعض برائیاں پیدا ہونے سے ان کی روح نکل گئی ہے۔ پیدائش سے لے کر وفات تک سیکڑوں ایسی رسمیں ہیں جن کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں۔ خالص وہ اعمال جن کا تعلق اللہ کی پرستش سے ہے ان میں بھی بہت سی ایسی باتیں شامل کردی گئی ہیں جن کی وجہ سے ان کا اجر ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ان میں سے حج بھی وہ اہم عبادت ہے جس میں جانے اور ان جانے میں ہماری طرف سے ایسے اعمال سرزد ہوجاتے ہیں جو ہمارے حج کو مقبول سے غیر مقبول بنا دیتے ہیں۔ جب آپ ایک بڑی رقم خرچ کرکے ،سفر کی تکلیف برداشت کرکے ،اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر، شدت کی اس گرمی میں حج کے لیے گئے ہیں تو اپنے حج کی حفاظت بھی کیجیے۔اس موقع پر آپ نے اپنی جان کا بھی رسک اٹھایا ہے۔لاکھوں کی بھیڑ میں خود کو سنبھال کر رکھنا خود ایک عظیم مجاہدہ ہے۔کوئی بھی حادثہ آپ کی جان لے سکتا ہے۔اس کے باوجود بھی آپ کی بعض نادانیاں آپ کے حج کے ثواب کو کم کرنے یا محروم کرنے کا سبب بن جاتی ہیں۔

انسان کی نیکیوں کو ضائع کرنے والی سب خطرناک شئی ریاکاری ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس کی شہرت ہو، اس کا نام بلند ہو، لوگ اس کی تعریف کریں، اس کے نام کے جھنڈے گاڑے جائیں، اس کو اعزازات سے نوازا جائے ،بعض اوقات اس کی یہ خواہش اس کے ذریعہ کیے گئے نیک عمل کو ضائع کردیتی ہے۔ اگر یہ شہرت و نام وری انسان کے کاموں کے عوض از خود ہو، سماج یا حکومت اس کے کام سے خوش اور متاثر ہوکر کوئی اعزاز عطا کرے ،اور وہ بادل ناخواستہ اس کو اللہ سے ڈرتے ہوئے قبول کرے تو کوئی حرج نہیں ،لیکن دور حاضر میں اعزازات کے حصول کے لیے لوگ منصوبہ بندی اور سازشیں تک کرنے لگے ہیں ،اپنے ہی پیسوں کے پھول خرید کر گل پوشی کراتے ہیں ،جو معیوب ہی نہیں گناہ بھی ہے۔ جس دین میں کسی کے منہ پر اس کی بے جا تعریف وتحسین کرنے کو ناپسند کیا گیا ہو اس دین میں اپنے منہ میاں مٹھو بننے یا پیسے دے کر اپنی تعریف کرانا کیسے قبول کیا جاسکتا ہے؟ آپ ریاکاری کا شکار کب اور کیسے ہوجاتے ہیں ؟ آپ کو پتا بھی نہیں چلتا۔آپ حج کرتے ہیں تو آپ کا جی چاہتا ہے کہ لوگ آپ کو حاجی کہہ کر پکاریں ۔بعض ناعاقبت اندیش لوگ خود ہی اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لاحقہ لگا لیتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک بنئے سے بہت سا سامان ادھار لے رکھا تھا۔اتفاق سے وہ حج کرنے چلا گیا۔حج سے واپس آکر بنئے کی دوکان پر پہنچا اور بولا :''لالہ جی ! میرے حساب والا کھاتہ نکالیے۔'' بنیا بہت خوش ہوا۔اس نے سوچا ،صاحب حج سے آئے ہیں تو شاید نیک ہوکر آئے ہیں ،ان کو احساس ہوا ہو کہ قرض ادا کردینا چاہئے ،وہ خوشی خوشی کھاتہ لایا ،ان صاحب کے نام کا صفحہ کھولا ، پیسے جوڑ کر بتانے والا ہی تھا کہ وہ بول اٹھے:''ذرا میرے نام کے ساتھ حاجی لکھ لو۔''

حج کے سفر روانہ ہوتے وقت بیشتر لوگ خود ہی اپنے اعزہ و رشتہ داروں سے ملاقات کرتے ہیں۔اس کے لیے وہ دور دراز تک کا سفر کرتے ہیں۔ ہمارے ایک دوست حج کو گئے ہیں۔انھوں نے حج سے پہلے بجنور سے ممبئی اور احمد آباد کا سفر اسی لیے کیا کہ اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کرلیں۔حالانکہ شریعت نے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی ہے۔اگر کوئی رشتہ دار ناراض ہے تو اس کی ناراضی دور کرنے کے لیے یہ زحمت اٹھائی جاسکتی ہے۔ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔اسی طرح واپس آنے کے باوجود بھی یہ

خواہش دل میں انگڑائی لیتی ہے کہ لوگ ہم سے ملنے آئیں ،ہمیں مبارک باد دیں ۔ہمارے ایک عزیز حج کرکے واپس آئے۔لوگوں نے مبارکبادیاں دیں، ایک دن میں ان کے ساتھ موٹر سائکل پر کہیں جا رہا تھا، راستے میں ایک معزز شخصیت سے ملاقات ہوئی۔علیک سلیک کے بعد حج سے واپس آنے والے ہمارے عزیز نے شکایت کی کہ:''حج سے واپسی کے بعد سب لوگ ملنے آئے مگر آپ ہم سے ملنے نہیں آئے۔''

حج سے واپسی پر صرف نام میں اضافہ نہیں ہوتا، بلکہ لباس اور وضع قطع بھی کچھ دن تک بدلی بدلی نظر آتی ہے۔سر پر ٹوپی ،گلے میں عرفاتی رومال ،ہاتھ میں تسبیح اسی کے ساتھ اگر جناب گنجے بھی ہوں تو یہ وہ حلیہ ہے جسے آپ دیکھ کر پہچان لیجیے گا کہ موصوف حج کا فریضہ ادا کرکے آئے ہیں۔ یہ بھی دراصل ریا کی ہی ایک قسم ہے۔حج سے واپسی کے بعد تعارف کراتے وقت بھی کچھ لوگ حاجی لگانا باعث اجر سمجھتے ہیں۔اسی طرح کا ایک واقعہ مرحوم سالک دھام پوری (اللہ مغفرت فرمائے) نے سنایا کہ'' ایک بار میں ٹرین میں سفر کررہا تھا، سامنے ایک باریش شخصیت جلوہ فرما تھی ، میں نے سلام کیا اور ان سے ان کا نام معلوم کیا ،بڑے تپاک سے بولے:'' حاجی ۔۔۔۔۔'' ۔انھوں نے جوابا میری جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تو میں نے کہا۔:'' میں نمازی ۔۔۔۔۔۔۔'' ۔اب وہ خفا ہوگئے ،بولے یہ نمازی کیا ہوتا ہے، میں نے کہا کہ جو حاجی ہوتا ہے، جناب میں برسوں سے سجدے میں سر رگڑ رہا ہوں، میں آج تک نمازی کہلانے کا اختیار حاصل نہ کرسکا، اور ایک بار کے حج سے آپ حاجی ہوگئے۔

حیرت اس بات پر ہے کہ جس ذات اقدس سے حج کی رسومات اور شعائر زندہ و پائندہ وموسوم ہیں اس ذات کے نام کے ساتھ ہم کبھی حاجی نہیں لگاتے ،ہم کبھی حاجی ابراہیم علیہ السلام نہیں کہتے ،نہ لکھتے ہیں۔جو پیغمبر اپنی جان دینے کے لیے تیار ہوگئے۔ان کے نام کا لاحقہ حاجی نہیں بن سکا۔جو ذات خاتم النبیین کہلائی ،جس کے ننانوے نام باری تعالیٰ نے بیان کیے ،جنھوں نے حج کے آداب ہمیں سکھائے ،جنھوں نے کعبہ ہی نہیں عرش اعظم کی زیارت کی ،ان کے نام کا جز حاجی نہ ہوسکا۔ہم میں سے کون ہے جو رسول اکرم ﷺ کا اسم مبارک لیتے وقت کہتا ہو'' حاجی حضرت محمد ﷺ'' ۔روایات کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر، نبی اکرم ﷺ کے بعد ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام ،پھر تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام کی ایک کثیر تعداد ہے۔کیا ہم کسی کے ساتھ حاجی لکھتے ہیں۔؟ نہ حاجی معین الدین چشتیؒ ،نہ حاجی نظام الدین اولیاء۔نہ اپنے فقہاء کے نام کے ساتھ حاجی لگاتے ہیں ،میں نے کسی کتاب میں حاجی امام ابو حنیفہ لکھا نہیں دیکھا اور نہ کسی واعظ کی تقریر میں سنا۔وغیرہ وغیرہ۔آخر ان لوگوں کے ساتھ جب ہم حاجی نہیں لکھتے اور نہ ان کا ذکر کرتے وقت حاجی کا اضافہ کرتے ہیں تو پھر ان کے قدموں کی دھول، ہم جیسے ایرا غیرا نتھو خیرا کو کیا حق ہے کہ ہم اپنے نام کے ساتھ حاجی لگائیں۔آج بھی پوری عرب دنیا میں شاذ و نادر ہی کوئی اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھتا ہو۔ریاکاری کے زمرے میں اب اسمارٹ فون نے بھی اپنی جگہ بنالی ہے۔ بیشتر حجاج ہر روز کئی کئی بار اپنے فوٹو اور سیلفی سوشل میڈیا سائٹس پر اپ لوڈ کررہے ہیں، واٹس ایپ گروپ پر شیئر کررہے ہیں ۔ یہاں تک خواتین بھی اپنے فوٹوز ڈال رہی ہیں ۔انھیں بے حجابی کا بھی احساس نہیں ہے۔

کیا ہماری حرکتیں ریا ونمود میں شامل نہیں ہیں ؟ کیا ہمیں اس باب میں وہ مشہور حدیث نہیں پہنچی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں جگہ دی ہے۔جس میں ایک شہید، ایک عالم اور سخی کو صرف اس لیے جہنم میں بھیج دیا جائے گا کہ انھوں نے یہ عمل صرف دنیا میں نام وری کے لیے کیا تھا۔ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تمہیں شہید، عالم اور سخی کہہ دیا گیا، پھر حکم دیا جائے گا کہ انہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(مسلم)

اس حدیث میں بطور مثال تین افراد کو پیش کیا گیا ہے ۔ورنہ معاملہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے کوئی خیر اور بھلائی کا کام کیا، پھر اس کی نیت دنیا میں شہرت طلبی کی رہی تو اس کا حشر بروز حساب یہی ہوگا۔کیا حج کرنے اور اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھنے کے پیچھے ہماری یہی نیت نہیں ہے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں اور ہمارے احترام میں اضافہ کریں۔ہمارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھے گا کہ تم نے میرے مال کا کیا کیا؟ ہم جواب دیں گے بارالہا! ہم نے تیرے مال سے تیرے گھر کا حج کیا ،تیرے رسولؐ کے روضہ کی زیارت کی۔اللہ فرمائے گا کہ یہ تو نے اس لیے کیا کہ لوگ تجھے حاجی کہیں ،سو تجھے حاجی کہہ دیا گیا۔اب تیرے حج کا کوئی ثواب ہمارے دفتر عمل میں نہیں ہے۔اس کے علاوہ بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں ریا و نمود، دکھاوا، شہرت طلبی کی مذمت کی گئی ہے۔اول تو ہماری عبادتیں اس معیار مطلوب پر پوری نہیں اترتیں جو اللہ و رسول کو مطلوب ہے۔ہم عجمی لوگ تو دوران حج ادا کیے جانے والے عربی زبان میں دعائیہ کلمات کا مطلب تک نہیں سمجھتے ،بظاہر کچھ رسوم ادا کرکے آجاتے ہیں۔نہیں معلوم بارگاہ ایزدی میں حج مقبول بھی ہوتا ہے کہ نہیں ،دوسری طرف ہم خواہ مخواہ حج مقبول کو بھی اپنی نادانیوں سے غیر مقبول کی فہرست میں شمار کرادیتے ہیں۔

فضول خرچی بھی ہمارے دور میں حج کا لازمہ بن گئی ہے۔موجودہ دور میں سرکاری طور پر حج کے مصارف میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے کہ عام مسلمان حج کا ارادہ نہیں کرسکتا۔اسی کے ساتھ ہمارے اہل مال لوگوں نے اس میں بعض فضول خرچیاں شامل کرکے سفر حج کو مزید مہنگا کردیا ہے۔تمام اعزہ سے ملاقات کے لیے جانے اور پھر روانگی کے وقت تمام اعزہ کے آنے جانے پر ہی ایک بڑی رقم خرچ ہوجاتی ہے۔اسی کے ساتھ سفر حج پر جانے سے پہلے دعوت عام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔بعض بڑی دعوتوں میں کئی ہزار لوگ شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے شہر میں ایک صاحب نے تین ہزار لوگوں کی پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ظاہر ہے اس پر کم و بیش چھ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہوں گے۔اس کے علاوہ تحائف کے تبادلہ پر بھی اچھی خاصی رقم خرچ کی جاتی ہے۔حج کرنے والے افراد کا بیشتر وقت اسی منصوبہ بندی میں گزر جاتا ہے کہ ''کس کے لیے کیا لے جائے۔'' یہ تمام مسرفانہ سرگرمیاں حج کی روح کو متاثر کرتی ہیں اور اجر کو کم کردیتی ہیں۔

میں سمجھتا ہوں اس کی بڑی وجہ مقاصد عبادت سے ناواقفیت ہے۔حج تربیتی کیمپوں میں حج کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے، میدان حج میں نام نہاد معلمین بھی ظاہری اعمال کی درستی پر توجہ رکھتے ہیں ۔حج کے مقاصد کیا ہیں ؟ حج کیوں کیا جاتا ہے ؟اس کا روح وقلب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، دنیا کی زندگی میں حج کیا تبدیلیاں پیدا کرتا ہے؟ اس پر شاید کوئی گفتگو نہیں کرتا ۔جب کہ اصل غور وفکر کرنے کے اصل موضوعات یہی ہیں۔

اے عازمین حج !اپنی نیکیاں ضائع مت کیجیے۔آپ خوش نصیب ہیں کہ اللہ کے گھر کی زیارت کررہے ہیں، بیت اللہ کے گرد طواف کررہے ہیں، روضہ رسول کا دیدار کرکے درود وسلام کا نذرانہ پیش کررہے ہیں ۔اسے اپنی نادانیوں سے کیوں ضائع کرنے پر آمادہ ہیں۔آپ کی تصویر احباب کے دلوں میں موجود ہے، کراماً کاتبین آپ کی فلم بنانے کے لیے کافی ہیں۔بطور یادگار یا ڈاکیومنٹ ضرورت کے تحت دو چار فوٹو بنا لیجیے۔اپنے وقت کو اللہ کی عبادت میں گزاریے۔اپنے گناہوں کو معاف کرائیے، اپنی غلطیوں کا ادراک کرکے توبہ کیجیے۔اپنے دل کو مثل آئینہ بنا کر واپس آئیے ۔میری دعا ہے کہ آپ کا حج مقبول ہو اور آپ بسلامت اہل خانہ میں واپسی کریں۔

فریضہ حج محض عبادت نہیں، فلسفہ حیات بھی

ضیاء المصطفیٰ نظامی

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ اور پانچواں رکن ہے۔نماز روزہ جسمانی عبادات ہیں، زکوۃ مالی عبادت ہے اور حج جسمانی و مالی عبادات کا مجموعہ ہے، جو صاحب استطاعت عاقل، بالغ ،مسلمان مرد وعورت پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے۔ربّ کریم نے ارشاد فرمایا: وَلِلهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران: ۹۷) اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اُس تک چل سکے۔ حج کا اگر تجزیہ کریں تو اُس کے مناسک وارکان مکمل طور سے شعائرُاللہ کی تعظیم اور محبوبانِ الٰہی کی یاد میں عشق ومحبت کے والہانہ پن سے عبارت ہیں ۔ہمارے ذہنوں میں عبادت کا جو تصور ہے حج اُس سے بالکل مختلف ہے۔دوسری عبادات مخصوص تسبیحات ،نوافل اور وظائف پر مشتمل ہوتی ہیں لیکن جب ہم حج کے لیے حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہیں تو ہم پر حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ یہ تو عبادت کے مروجہ روایتی تصور اور ضابطۂ عمل سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتا۔حرم میں داخل ہونے سے پہلے حاجی اپنا روزمرہ کا لباس اُتار کر دو کھلی بغیر سِلی چادریں اُوڑھ لیتا ہے اور دیوانہ وار خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگانے لگتا ہے۔اُس کے بال اور ناخن بڑھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن انہیں تراشوانے کی اِجازت نہیں وہ اپنے گرد وپیش سے بے نیاز اور دوسروں کے حال سے بیگانہ ربِّ کعبہ کی یاد میں مگن رہتا ہے۔ذی الحجہ کی نویں تاریخ آتی ہے تو وہ بے اختیار بعجلت تمام میدان عرفات کی جانب افتاں وخیزاں دوڑنے لگتا ہے۔عرفات میں پہنچتا ہے تو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے۔مزدلفہ میں عشا کی نماز کے ساتھ مغرب ملا کر ادا کرتا ہے۔منیٰ میں کنکر پکڑے ہوئے وہ ایک گوشے میں پتھر کے ایستادہ ستونوں کو شیطان سمجھ کر مارتا ہے۔صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان تیز تیز دوڑتا ہے۔یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ جن کی کوئی توجیہہ عقل کے بس میں نہیں یہ سارے معاملات تو عشق وجنوں اور وارفتگی وشیفتگی کے آئینہ دار ہیں۔حج کے ہر عمل کے پیچھے محبت کی کوئی نہ کوئی ادا چھپی ہوئی ہے جو مرورِ ایام میں زمان ومکان کے نقطہ پر بارگاہِ ایزدی کو اتنی پسند آگئی کہ اب اُن کا مداومت کے ساتھ جاری وساری رکھنا عبادت کا درجہ اختیار کرگیا۔حج انہیں افعال واعمال سے عبارت ہے جو مقبولانِ الٰہی کی کسی نہ کسی یاد سے وابستہ ہیں اور اُن کی ادائیگی کا واحد مقصد محبوبِ حقیقی کی رضا اور خوش نُودی ہوتا ہے۔علاوہ ازیں حج کی ادائیگی کے موقع پر مسلمانانِ عالم کا جو عظیم الشان اجتماع ہوتا ہے اس سے مسلمانوں کے لیے ملی وحدت ُخانہ کعبہ کی مرکزیت ''اسلامی علوم وفنون' باہمی اتحاد وتعاون کا اظہار ہوتا ہے۔دوسری طرف حج سے مسلمان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح صاف کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے،سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کردیتی ہے اور جو مومن حج کرتا ہے اور گناہوں میں ملوث نہیں ہوتا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اُس دوران نہ عورتوں سے اختلاط کیا اور نہ کوئی گناہ کیا تو اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(جامع الترمذی ص:۱۰۰) حج میں ہر مقام پر دُعائیں کی جاتی ہیں۔طواف اور سعی کے دوران ُصفا اور مروہ کے پہاڑوں پر''میدانِ عرفات میں' مزدلفہ میں اور منیٰ میں ہر جگہ جو دعائیں کی جاتی ہیں اُن کا بڑا حصہ توبہ اور استغفار پر مشتمل ہوتا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ: التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جو شخص گناہوں سے توبہ کرے وہ اس کی مانند ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔(سنن ابن ماجہ۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا، لہٰذا حج کرو، ایک شخص (اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی کیا ہر سال یارسول اللہ ! حضور ﷺ نے سکوت فرمایا، انھوں نے اپنی بات تین مرتبہ دہرائی، سرکار نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر (ہر سال کے لیے) واجب ہوجاتا اور تم سے نہ ہوسکتا، پھر ارشاد فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرت سوال اور انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو اسے جہاں تک ہوسکے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ ورسول پر ایمان، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد، عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو حج کرے اور اس میں عورتوں کے سامنے تذکرۂ جماع اور خدا کی حکم عدولی نہ کرے گناہوں سے ایسا پاک لوٹے جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا' رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔یوں تو بندہ جس جگہ اور جس وقت بھی توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن وہ مقامات جہاں انبیائے کرام علیہم السلام پر برکتوں کا نزول اور انوارِ الٰہیہ کی بارش ہوئی' جس فضا میں تمام گنہگار ایک جگہ جمع ہوکر آہ وبکا اور گریہ وزاری کرتے ہیں' جہاں قدم قدم پر نبوی مظاہر اور ربانی مشاہد ہیں، اُن مقامات اور مشاہد سے بڑھ کر توبہ اور استغفار کے لیے اور کون سا مقام موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے؟ جن مشاہد اور آثار میں پتھر سے پتھر دِل بھی موم ہوجاتا ہے رقت قلب اور گریہ وزاری کے لیے وہی جگہ مناسب ہے جہاں دِن رات اللہ کے برگزیدہ بندوں پر ابر کرم برستا رہتا ہے وہاں دعائیں کرنے کا کچھ اور مقام اور قبولیت کی بہت زیادہ اُمید ہوتی ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوکر بندے کے گناہ معاف فرماتا ہے ۔فریضہ حج معاشرتی ،اخلاقی اور روحانی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے انسانی مساوات کا درس ملتا ہے۔اسلامی عبادات کے فوائد میں مساوات ایک اہم سنگ بنیاد ہے ہر چند کہ نماز سے بھی مساوات حاصل ہوتی ہے لیکن پوری وسعت اور ہمہ گیری کے ساتھ مساوات کا اظہار صرف حج میں ہوتا ہے جب امیر اور غریب ،عالم اور جاہل، حکام اور عوام، بادشاہ اور رعایا، ایک لباس ،ایک صورت ،ایک حالت اور ایک ہی میدان میں بلا تفریق وامتیاز کھلے آسمان کے نیچے ربّ ذوالجلال کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں کسی کے لیے کسی جگہ کی قید ہوتی ہے نہ سایہ کی رعایت ہوتی ہے نہ تقدیم وتاخیر کی فضیلت ہوتی ہے۔الغرض فریضہ حج صرف اُخروی سعادت اور بخشش اور مغفرت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ وہ اس کی اخلاقی ،معاشرتی ،اقتصادی ،سیاسی ،سماجی قومی اور ملی زندگی کے ہر زاویہ اور ہر گوشہ پر حاوی ہے اور مسلمانوں کی عالم گیر بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند مینار ہے۔قربانی کے ایام: قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کی نمازِ عید کے بعد شروع ہوکر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔البتہ پہلے دن قربانی کرنا زیادہ افضل ہے۔قربانی کے چند اہم آداب ومسائل: قربانی کا گوشت خود بھی کھایا جائے اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جائے۔رشتہ داروں، پڑوسیوں اور محتاجوں کا خاص خیال رکھا جائے۔قربانی کی کھال مدارس ودینی اداروں کو دینا باعث اجر وثواب ہے۔قصاب کو اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔قربانی خلوص نیت اور خوش دلی کے ساتھ کی جائے ،ریا ونمود سے بچا جائے۔

قربانی: روحِ ایثار، معراجِ بندگی اور سنتِ خلیل اللہ کا ابدی پیغام

قاضی فضل رسول مصباحی

اسلام محض چند رسمی عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ ایک کامل، جامع اور آفاقی نظام حیات ہے جس کا ہر حکم اپنے اندر حکمت، معرفت، روحانیت اور ربانی اسرار کا خزینہ رکھتا ہے۔ شریعتِ مطہرہ کے تمام اعمال انسان کی ظاہری اصلاح کے ساتھ اس کے باطن کی تطہیر، قلب کی پاکیزگی اور روح کی بالیدگی کے لیے مشروع کیے گئے ہیں۔اسلام کی ہر عبادت بندۂ مومن کو اپنے رب سے قریب کرنے، اس کے دل میں خشیت الٰہی پیدا کرنے اور زندگی کو اطاعت و بندگی کے سانچے میں ڈھالنے کا ذریعہ ہے۔انہی مقدس عبادات میں ایک عظیم ترین عبادت "قربانی" بھی ہے، جو درحقیقت عشق الٰہی، روح ایثار، جذبۂ وفا اور کامل اطاعت خداوندی کی لازوال علامت ہے۔قربانی صرف ایک جانور ذبح کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ اس روحانی شعور کا عنوان ہے جس میں بندۂ مومن اپنے رب کی رضا کے سامنے اپنی خواہشات، تمناؤں، محبتوں اور نفسانی تقاضوں کو قربان کردیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قربانی کو شعائر اسلام میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔قربانی کی تاریخ دراصل انسانیت کے سب سے عظیم اور ایمان افروز واقعہ سے وابستہ ہے۔ وہ روح پرور منظر جب حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو خواب میں اپنے جگر گوشہ، نور نظر اور بڑھاپے کی بہار حضرت سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو راہ خدا میں ذبح کرنے کا حکم ملا۔یہ محض ایک خواب نہ تھا بلکہ رب کائنات کی طرف سے اپنے محبوب بندے کے ایمان، وفا اور تسلیم ورضا کا امتحان تھا۔

سوچیے! ایک باپ جس نے عمر بھر دعائیں مانگ کر بیٹا پایا ہو، جس کی امیدوں کا چراغ صرف ایک ہی فرزند ہو، اسے حکم دیا جائے کہ اسی کو اپنے ہاتھوں اللہ کی راہ میں قربان کردو۔مگر قربان جائیں اس عبد کامل پر کہ حکم خداوندی سنتے ہی نہ دل میں اضطراب آیا، نہ زبان پر شکوہ، نہ پیشانی پر شکن۔ بلکہ سراپا تسلیم بن کر بارگاہ الٰہی میں عرض گزار ہوئے۔ دوسری جانب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بھی ایسی اطاعت، صبر اور رضا کا مظاہرہ فرمایا کہ رہتی دنیا تک اہل ایمان کے لیے مینارۂ ہدایت بن گئے۔قرآنِ کریم نے اس ایمان افروز منظر کو نہایت جلالت کے ساتھ بیان فرمایا: فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ۔ "پھر جب دونوں نے حکم خدا کے آگے سر تسلیم خم کردیا اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔" یہ وہ لمحہ تھا جب زمین پر وفا اپنی معراج پر تھی اور آسمان پر رحمت خداوندی جوش میں۔ جونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلائی، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے جنت سے ایک عظیم دنبہ بھیج دیا اور ارشاد فرمایا:

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ "اور ہم نے ایک عظیم قربانی کے ذریعے اس کا فدیہ دے دیا۔" یہی وہ عظیم واقعہ ہے جس کی یادگار کے طور پر اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر قربانی کو مشروع فرمایا تاکہ مسلمان ہر سال اس حقیقت کو تازہ کریں کہ اللہ کی محبت ہر محبت سے بڑھ کر ہے، اور اس کی رضا کے سامنے ہر شے قربان کی جاسکتی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ قربانی صرف جانور کے خون بہانے کا نام نہیں بلکہ یہ اپنے نفس کو ذبح کرنے، اپنی خواہشات کو قربان کرنے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے معمور کرنے کا درس دیتی ہے۔قربانی انسان کو ایثار، ہمدردی، سخاوت اور بندگی کا شعور عطا کرتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآنِ حکیم نے قربانی کی اصل روح کو یوں بیان فرمایا:

لَنْ يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ "اللہ تعالیٰ تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون، بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔" گویا بارگاہِ الٰہی میں اصل مطلوب جانور کا خون نہیں بلکہ دل کا اخلاص، روح کا تقویٰ اور بندے کی وفاداری ہے۔اسلام کی تمام عبادات میں قربانی کو ایک منفرد شان حاصل ہے کیونکہ یہ عبادت بیک وقت مالی، جسمانی اور روحانی تینوں جہتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔انسان اپنا مال

بھی خرچ کرتا ہے، اپنے ہاتھ سے ذبح بھی کرتا ہے اور اپنے دل میں رضائے الٰہی کی نیت بھی رکھتا ہے۔ اسی لیے یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ "پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے۔" (سورۃ الکوثر) اس آیتِ مبارکہ میں نماز اور قربانی کو ایک ساتھ ذکر کرکے اس عبادت کی عظمت و اہمیت کو واضح کردیا گیا۔احادیثِ مبارکہ میں بھی قربانی کے بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: "یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟" تو تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ" "یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔" صحابۂ کرام نے عرض کیا: "یارسول اللہ! اس میں ہمارے لیے کیا اجر ہے؟" تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

"بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ" "جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔" (سنن ابن ماجہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قربانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا، اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں قبولیت پالیتا ہے۔" (جامع ترمذی) یہی وجہ ہے کہ فقہائے امت نے قربانی کو شعائرِ اسلام میں شمار فرمایا ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی نہ کرنے والوں کے لیے سخت تنبیہ فرمائی: "جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔" یہ حدیث قربانی کی عظمت، تاکید اور اہمیت پر روشن دلیل ہے۔قربانی کن لوگوں پر واجب ہے؟ قربانی ہر اُس مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم مرد وعورت پر واجب ہے جو صاحبِ نصاب ہو، یعنی اس کی ملکیت میں حاجتِ اصلیہ سے زائد اتنا مال موجود ہو جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔

قربانی کے ایام: قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کی نمازِ عید کے بعد شروع ہوکر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ البتہ پہلے دن قربانی کرنا زیادہ افضل ہے۔قربانی کے چند اہم آداب ومسائل: قربانی کا گوشت خود بھی کھایا جائے اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جائے۔رشتہ داروں، پڑوسیوں اور محتاجوں کا خاص خیال رکھا جائے۔قربانی کی کھال مدارس ودینی اداروں کو دینا باعث اجر وثواب ہے۔قصاب کو اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں۔قربانی خلوص نیت اور خوش دلی کے ساتھ کی جائے، ریا ونمود سے بچا جائے۔

امید ہے سپریم کورٹ سے راحت ملنے کے بعد پہلے کی طرح نماز ہوگی

ہائی کورٹ کے فیصلہ کے بعد پہلے جمعہ پر بھوج شالہ میں سخت سکیورٹی، پورا علاقہ فوجی چھاؤنی میں تبدیل

دھار: مدھیہ پردیش کے دھار میں واقع تاریخی بھوج شالا سے متعلق ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد جمعہ کے پہلے دن کے پیشِ نظر انتظامیہ نے شہر میں غیر معمولی سکیورٹی انتظامات نافذ کر دیے ہیں۔ بھوج شالہ احاطہ اور اطراف کے علاقوں کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ پورے شہر میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ انتظامیہ کے مطابق بھوج شالہ احاطہ کے 200 میٹر دائرے میں خصوصی سکیورٹی کا انتظام کیا گیا ہے۔ شہر کی سکیورٹی کو تین سطحی نظام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کوئیک رسپانس ٹیم (کیو آر ٹی) کو فعال رکھتے ہوئے دعویٰ کیا گیا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع ملنے پر موٹر سائیکل سوار پولیس ٹیم 90 سیکنڈ کے اندر موقع پر پہنچ جائے گی۔ سکیورٹی انتظامات کے لیے مقامی پولیس کے علاوہ بھوپال، مندسور، رتلام اور اندور دیہی علاقوں سے اضافی نفری طلب کی گئی ہے۔ دو کمپنیاں سی آر پی ایف، دس کمپنیاں ایس اے ایف، چار ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، 15 ڈی ایس پی، 30 تھانہ انچارج، خواتین پولیس، ٹریفک پولیس سمیت تقریباً 2200 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ چار ڈرون کیمروں اور 250 سے زائد سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے نگرانی کی جا رہی ہے۔ گھڑسوار دستہ، ڈاگ اسکواڈ، بم ناکارہ بنانے والا دستہ اور لائٹ مشین گنیں بھی سکیورٹی کا حصہ ہیں۔ اسی دوران سخت حفاظتی انتظامات کے بیچ جمعہ کی صبح ہندو برادری کی جانب سے بھوج شالا میں پوجا پاٹ کا آغاز کیا گیا۔ عقیدت مندوں نے ماں واگ دیوی کو چنری پیش کی اور پوجا کے بعد گربھ گرہ کو سجایا۔ دوپہر میں مہا آرتی کے انعقاد کی تجویز ہے، جس میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کی شرکت متوقع ہے۔ بھوج شالہ احاطہ کے اندر الیکٹرانک آلات اور میٹل ڈیٹیکٹرز کے ذریعہ سخت تلاشی مہم چلائی گئی۔ پولیس اور انتظامی افسران نے موقع پر پہنچ کر حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا۔ دھار کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سچن شرما خود گھڑسوار دستے کے ساتھ علاقے میں گشت کرتے نظر آئے۔ عبدالصمد، صدر کمال مولی مسجد، نے کہا کہ مسلم سماج کی جدوجہد آئینی اور قانونی دائرے میں ہے اور سبھی لوگوں سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی گئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سپریم کورٹ سے راحت ملنے کے بعد پہلے کی طرح نماز ادا کی جا سکے گی۔ دھار کے کلکٹر راجیو رنجن مینا نے عوام سے افواہوں سے دور رہنے اور انتظامیہ سے تعاون کرنے کی اپیل کی، جبکہ پولیس سپرنٹنڈنٹ سچن شرما نے کہا کہ سرگرمیاں آرکیالوجی سروے آف انڈیا اور سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق چلائی جائیں گی اور قانون ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ دھار کی تاریخی بھوج شالہ۔ کمال مولیٰ مسجد معاملے میں مسلم فریق نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کر دیا ہے۔ مسلم کمیونٹی اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو قوی امید ہے کہ اعلیٰ عدالت سے راحت ملنے کے بعد وہاں پہلے کی طرح دوبارہ باقاعدگی سے جمعہ کی نماز ادا کی جا سکے گی۔ 15 مئی 2026 کو مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کی اندور بنچ نے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس پورے احاطے کو بنیادی طور پر ہندو مندر قرار دے دیا۔ عدالت نے اے ایس آئی کے 7 اپریل 2003ء کے اس حکم کو منسوخ کر دیا جس کے تحت مسلمانوں کو ہر جمعہ کے روز وہاں نماز پڑھنے اور ہندوؤں کو ہر منگل کو پوجا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

تلنگانہ حکومت کے اہم فیصلے، جونیئر کالجوں میں ملے گا مڈ ڈے میل

کانگریس زیر قیادت تلنگانہ حکومت کی توجہ خاص طور پر ان طلباء پر ہے جو مالی تنگی کی وجہ سے درمیان میں ہی پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں۔ کابینہ کے تازہ فیصلے کو تعلیم کے شعبے میں بڑا قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

کانگریس زیر قیادت تلنگانہ حکومت کی توجہ خاص طور پر ان طلباء پر ہے جو مالی تنگی کی وجہ سے درمیان میں ہی پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں۔ کابینہ کے تازہ فیصلے کو تعلیم کے شعبے میں بڑا قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ تلنگانہ میں کانگریس کی قیادت والی ریاستی حکومت نے طلباء اور غریب خاندانوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ ریاستی کابینہ نے تمام جونیئر کالجوں میں 11 ویں اور 12 ویں جماعت کے طلباء کے لیے مڈ ڈے میل اسکیم شروع کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 'اندی رما' ہاؤسنگ اسکیم کے دوسرے مرحلے میں 2.5 لاکھ نئے گھر بنانے کا بھی فیصلہ لیا گیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان فیصلوں سے غریب اور متوسط طبقے کے لوگوں کو براہ راست فائدہ ملے گا۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی کی صدارت میں ہوئی کابینہ میٹنگ میں کئی اہم اسکیموں کو منظوری دی گئی۔ حکومت اب تعلیم، روزگار، رہائش اور انفراسٹرکچر کو ایک ساتھ مضبوط کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کابینہ میٹنگ کے بعد اطلاعات اور رابطہ عامہ کے وزیر سرینواس نے بتایا کہ ریاست کے تمام جونیئر کالجوں میں مڈ ڈے میل اسکیم نافذ کی جائے گی۔ اس کا فائدہ 11 ویں اور 12 ویں کلاس میں پڑھنے والے طلباء کو ملے گا۔ حکومت کا خیال ہے کہ اس سے غریب خاندانوں کے بچوں کی پڑھائی نہیں چھوٹے گی اور اسکولوں میں حاضری میں اضافہ ہوگا۔ ابھی تک یہ اسکیم بنیادی طور پر اسکول کی سطح تک محدود تھی لیکن اب اسے جونیئر کالجوں تک بڑھا دیا گیا ہے۔ حکومت کی توجہ خاص طور پر ان طلباء پر ہے جو مالی تنگی کی وجہ سے درمیان میں ہی پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں۔ اس فیصلے کو تعلیم کے شعبے میں ایک بڑا قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ کابینہ نے 'اندی رما' ہاؤسنگ اسکیم کے دوسرے مرحلے میں 2.5 لاکھ مکانات کو منظوری دی ہے۔ حکومت پہلے مرحلے میں تقریباً 22,500 کروڑ روپے کی لاگت سے 5.4 لاکھ گھروں کی منظوری دے چکی ہے۔ اب ہر اسمبلی حلقہ میں 2000 نئے مکانات کی منظور کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ گریٹر حیدرآباد ریجن کے 24 اسمبلی حلقوں میں لوور انکم گروپ (ایل آئی جی) کے زمرے کے لیے 1 لاکھ مکانات تعمیر کیے جائیں گے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس سے غریب خاندانوں کو پختہ مکان مل سکیں گے اور شہروں میں رہنے والے کم آمدنی والے طبقے کے لوگوں کو راحت ملے گی۔

ہندوستان ہمارا ایک اسٹریٹجک اتحادی: امریکی وزیر خارجہ

وزیر خارجہ جے شنکر نے مارکو روبیو نے وفود کی سطح پر بات چیت کی

نئی دہلی: بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اتوار کے روز نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ وفود کی سطح پر بات چیت کی، جس میں دونوں رہنماؤں نے ہندوستان-امریکہ تعلقات کی بڑھتی ہوئی گہرائی کو اجاگر کیا۔ روبیو نے اس تعلقات کو واشنگٹن کی سب سے اہم اسٹریٹجک شراکت داری قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں جمہوریتوں کے درمیان تعاون علاقائی مسائل سے بڑھ کر متعدد شعبوں اور خطوں میں عالمی مواقع تک پھیلا ہوا ہے۔ جے شنکر کے ساتھ وزارت خارجہ (ایم ای اے) کے ترجمان رندھیر جیسوال، خارجہ سکریٹری وکرم مصری اور دیگر سینئر عہدیدار تھے، جب کہ روبیو کے ساتھ ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور اور دورہ کرنے والے امریکی وفد کے ارکان بھی شامل تھے۔ بات چیت کے دوران، روبیو نے کہا کہ دونوں ممالک، دنیا کی سب سے بڑی جمہوریتوں کے طور پر، بہت سے مشترکہ مفادات کا اشتراک کرتے ہیں جو گہرے تعاون کی مضبوط بنیاد بناتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات پہلے سے ہی ٹھوس اور مضبوط ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ توجہ تعلقات کی بحالی پر نہیں بلکہ دنیا کی سب سے اہم اسٹریٹجک شراکت داری کو جاری رکھنے پر ہے۔ امریکہ اور ہندوستان صرف اتحادی نہیں ہیں، ہم اسٹریٹجک اتحادی ہیں اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم ظاہر ہے کہ دنیا بھر کے ممالک کے ساتھ مختلف مسائل پر کام کرتے ہیں، لیکن ہماری اسٹریٹجک شراکت داری اس رشتے کو الگ کرتی ہے کیونکہ یہ صرف خطے تک محدود نہیں ہے، یہ عالمی سطح پر تعاون کے مواقع فراہم کرنے کے لیے توسیع کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ دنیا کے مختلف خطوں میں عالمی سطح پر تعاون کے مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ شراکت داری پہلے سے ہی مضبوط ہے اور مشترکہ مفادات پر قریبی تعاون کے ذریعے مزید وسعت جاری رکھے گی۔ روبیو نے کہا کہ ہندوستان میں ان کا پہلا دن "شاندار" رہا اور وہ ملک میں مزید بات چیت اور مصروفیات کے منتظر ہیں۔ انہوں نے ہندوستان اور امریکہ کو تزویراتی اتحادی قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ان کی شراکت داری علاقائی تعاون سے بالاتر ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں عالمی مواقع تک پھیلی ہوئی ہے۔

ایبولا بحران: ہندوستان نے افریقہ کو طبی سامان اور حفاظتی کٹس کی پہلی کھیپ روانہ کردی

وزیر خارجہ نے 'ایکس' پر لکھا کہ 'ایبولا سے متعلق ابھرتی ہوئی عوامی صحت کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں افریقہ کا تعاون کرنے کے لیے ہم پرعزم ہیں

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) میں پھیلنے والے ایبولا وائرس کو انتہائی شدید خطرہ قرار دیا ہے۔ اس کے تحت ہندوستان نے ایبولا سے نمٹنے کے لیے افریقہ کو فوری طبی سامان اور حفاظتی کٹس کی پہلی کھیپ روانہ کر دی ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ''اتوار کو افریقہ کو فوری طبی سامان اور حفاظتی کٹس کی پہلی کھیپ روانہ کر دی گئی۔ ایبولا سے متعلق ابھرتی ہوئی عوامی صحت کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں افریقہ کا تعاون کرنے کے لیے ہم پرعزم ہیں۔'' عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) میں ایبولا وائرس کو انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے تشخیص کی سطح کو 'ہائی' سے بڑھا کر 'ویری ہائی' (اعلیٰ ترین) کیٹیگری میں کر دیا ہے۔ حالانکہ تنظیم کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر اس کا خطرہ کم ہے۔ عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے اس وبا اور پڑوسی ملک یوگانڈا میں معاملات کی تصدیق کے بعد بین الاقوامی عوامی صحت کی ہنگامی صورتحال کا اعلان کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس ادھانوم غیبریسس نے جمعہ کو بتایا کہ اب تک ڈی آر سی میں 82 کیسز اور 7 اموات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 750 مشتبہ کیسز اور 177 مشتبہ اموات بھی ریکارڈ کی گئی ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے اتوار کو اپنے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ جو لوگ اس وقت کانگو، یوگانڈا اور جنوبی سوڈان میں رہ رہے ہیں یا وہاں کے سفر پر جا رہے ہیں، وہ وہاں کی مقامی صحت کی ایجنسیوں کی جانب سے جاری کی گئی ایڈوائزری پر سختی سے عمل کریں اور خصوصی احتیاط برتیں۔ تمل ناڈو کے پبلک ہیلتھ ڈائریکٹوریٹ (ڈی پی ایچ) نے تمام اضلاع کے ہیلتھ افسران کو ہائی الرٹ پر رہنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ایبولا سے متاثرہ ممالک سے آنے والے مسافروں پر خاص نظر رکھی جا رہی ہے۔ ایئرپورٹس پر اسکریننگ اور چیکنگ بڑھا دی گئی ہے، خاص طور پر ان مسافروں کی جنہوں نے حال ہی میں متاثرہ ممالک کا سفر کیا ہو۔ ساتھ ہی پورے محکمہ صحت میں اضافی تیاریاں بھی شروع کر دی گئی ہیں۔ کسی بھی مشتبہ کیس سے نمٹنے کے لیے بڑے سرکاری اسپتالوں میں آئسولیشن وارڈ اور ریپڈ ریسپانس ٹیموں کو تیار رکھا گیا ہے۔ میڈیکل کالجوں، ضلع ہیڈ کوارٹر اسپتالوں اور بنیادی صحت کے مراکز کو بھی ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ ہیلتھ کیئر ورکرز کو اس بیماری کے بارے میں آگاہ کریں، جس میں اس کی علامات، پھیلنے کے طریقے اور انفیکشن کنٹرول کے طریقے شامل ہیں۔ ڈاکٹروں، نرسوں اور فیلڈ اسٹاف کے لیے ٹریننگ پروگرام چلائے جا رہے ہیں، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ مشتبہ انفیکشن کی شناخت جلد ہو جائے اور ان کی رپورٹ فوری کی جا سکے۔

ہندوستان نے افریقہ سی ڈی سی کو ایبولا سے متعلق فوری امدادی سامان روانہ کیا

نئی دہلی: ہندوستانی حکومت کی جانب سے شہریوں سے جمہوریہ کانگو، یوگنڈا اور جنوبی سوڈان کے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کے لیے ٹریول ایڈوائزری جاری کرنے کے چند گھنٹے بعد، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان نے بیماریوں کے کنٹرول اور روک تھام کے لیے افریقہ کے مراکز کو ہنگامی طبی امداد بھیجی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، جے شنکر نے لکھا افریقی ممالک کو فوری طبی سامان اور حفاظتی کٹس کی پہلی قسط بھیج دی۔'' جے شنکر نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان ابھرتی ہوئی ایبولا پبلک ہیلتھ ایمرجنسی کا جواب دینے میں افریقہ کی مدد کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ وزارت صحت کے مطابق، وسطی افریقہ میں ایبولا کی وباء مسلسل بڑھنے کے بعد یہ پیش رفت سامنے آئی ہے، کانگو میں ہفتہ تک تقریباً 867 مشتبہ کیسز اور 204 اموات کی اطلاع ہے۔ یہ وبا اب ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو کے تین صوبوں میں پھیل چکی ہے، جنوبی کیوو میں پہلا تصدیق شدہ کیس سامنے آیا ہے۔ ڈی آر سی سے متاثرہ افراد کے سفر کے بعد پڑوسی ملک یوگنڈا میں ایبولا کے دو کیسز، جن میں ایک موت بھی شامل ہے، کی تصدیق ہوئی ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے 17 مئی 2026 کو جاری ایبولا کی وبا کو بین الاقوامی صحت کے ضوابط 2005 کے تحت پبلک ہیلتھ ایمرجنسی آف انٹرنیشنل کنسرن قرار دیا۔ یہ وبا نایاب بنڈی بوگیو تناؤ کی وجہ سے ہوتی ہے، جس کے لیے کوئی مخصوص ویکسین نہیں ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ٹیڈروس اذانوم گیبریئس نے جاری لڑائی، لوگوں کی نقل مکانی، کان کنوں کی عارضی آبادی، اور مقامی آبادی میں بیرونی حکام پر نمایاں عدم اعتماد کا حوالہ دیتے ہوئے اس وباء کو 'خاص طور پر چیلنجنگ' قرار دیا۔

بھارت میں صحافیوں کی سلامتی اور آزادیٔ صحافت پر بڑھتے خدشات

نئی دہلی: بھارت میں صحافیوں کی سلامتی، آزادیٔ اظہار اور میڈیا کی خودمختاری کے حوالے سے ایک بار پھر شدید خدشات سامنے آئے ہیں۔ مختلف بین الاقوامی تنظیموں اور صحافتی اداروں کا کہنا ہے کہ ملک میں صحافیوں کو دھمکیوں، تشدد، قانونی دباؤ اور آن لائن ہراسانی جیسے خطرات کا مسلسل سامنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق آر ایس ایف کی 2026 ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس میں بھارت 180 ممالک میں 157 ویں نمبر پر رہا۔ تنظیم نے بھارت میں صحافت کی صورتحال کو 'بہت سنگین' قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت پر تنقید کرنے والے صحافی اکثر دھمکیوں، گرفتاریوں اور جسمانی حملوں کا سامنا کرتے ہیں۔ کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس نے حالیہ مہینوں میں متعدد صحافیوں پر حملوں کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ ایک واقعے میں جھارکھنڈ میں دو صحافیوں پر اس وقت حملہ کیا گیا جب وہ ایک سرکاری تقریب کی کوریج کر رہے تھے۔ رپورٹس میں کشمیر، چھتیس گڑھ اور دیگر حساس علاقوں میں صحافیوں پر دباؤ، نگرانی اور قانونی کارروائیوں کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ بعض صحافیوں نے الزام لگایا کہ انہیں پولیس کی جانب سے "امن خراب نہ کرنے" کے حلف ناموں پر دستخط کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا۔ میڈیا تنظیموں نے بھارت کے نئے ڈیجیٹل اور پرائیویسی قوانین پر بھی تشویش ظاہر کی ہے۔ ناقدین کے مطابق ان قوانین سے تحقیقاتی صحافت اور معلومات تک رسائی متاثر ہو سکتی ہے جبکہ صحافیوں میں سیلف سنسرشپ کا رجحان بڑھنے کا خدشہ ہے۔ صحافتی تنظیموں اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے صحافیوں کے تحفظ کے لیے خصوصی قانون، فوری انصاف اور آزادانہ رپورٹنگ کے ماحول کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون میں میک ان انڈیا کو مرکزی حیثیت حاصل

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اتوار کو امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون میں آگے بڑھتے ہوئے میک ان انڈیا نقطہ نظر کو مدنظر رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے یہ بات یہاں قومی دارالحکومت میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کہی۔ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان وسیع تر تعلقات پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے، جے شنکر نے کہا، "جہاں دفاعی اور سکیورٹی تعاون کا تعلق ہے، آپ سب جانتے ہیں کہ 10 سالہ بڑے دفاعی شراکت داری کے فریم ورک کے معاہدے کے تحت حال ہی میں روڈ ویز کی تجدید کی گئی تھی۔ ہم نے دفاعی میدان میں آگے بڑھتے ہوئے میک ان انڈیا کے نقطہ نظر اور حالیہ تنازعات سے حاصل ہونے والے سبق کو مدنظر رکھنے کی اہمیت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان اور امریکہ نے گزشتہ سال اکتوبر میں کوالالمپور، ملائیشیا میں 12 ویں آسیان وزرائے دفاع کی میٹنگ-پلس کے سائیڈ لائنز کے دوران امریکہ بھارت اہم دفاعی شراکت داری کے فریم ورک پر دستخط کیے تھے۔ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان پہلے سے مضبوط دفاعی شراکت داری میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے کے لیے تیار ہے۔ سال اس کا مقصد دفاعی تعاون کو گہرا کرنے کے لیے ایک متفقہ وژن اور پالیسی کی سمت فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان توانائی کے مسائل پر بات چیت ہوئی۔ "ان کے لیے توانائی کی رسائی اور قابل استطاعت کو یقینی بنانا ہمارا اولین مقصد ہے۔ اس لیے سکریٹری اور میں حالیہ مہینوں میں ہماری توانائی کی تجارت میں توسیع کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ متنوع سپلائی ہندوستان کے لیے توانائی کی حفاظت کا مرکز ہے۔" ہم نے جوہری توانائی کے تعاون کے لیے بھی کچھ وقت مختص کیا ہے۔

بھارت کا ۹/ارب ڈالر کا جزیرہ میگا پورٹ منصوبہ

چین کی ''مالا کا ڈِلیما'' مزید گہری ہونے کا امکان

نئی دہلی: بھارت نے بحیرہ ہند میں واقع گریٹ نکوبار جزیرے پر تقریباً 9 ارب ڈالر کے ایک بڑے میگا پورٹ، بین الاقوامی ہوائی اڈے اور لاجسٹک حب منصوبے پر کام تیز کر دیا ہے، جسے ماہرین چین کے لیے ایک نئی اسٹریٹجک چیلنج کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ منصوبہ انڈمان ونکوبار جزائر میں واقع گریٹ نکوبار پر تعمیر کیا جا رہا ہے، جو آبنائے ملاکا کے انتہائی قریب واقع ہے۔ یہ وہ اہم بحری راستہ ہے جہاں سے چین کی بڑی مقدار میں توانائی درآمدات اور عالمی تجارت گزرتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق منصوبہ مکمل ہونے کے بعد بھارت کو آبنائے ملاکا کے قریب بحری سرگرمیوں پر زیادہ نگرانی اور اسٹریٹجک رسائی حاصل ہو جائے گی۔ اس سے نئی دہلی نہ صرف اپنی ٹرانس شپمنٹ صلاحیت بڑھا سکے گا بلکہ خطے میں چین کے بڑھتے بحری اثر و رسوخ کا توازن بھی قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ "مالا کا ڈِلیما" کی اصطلاح چین کے اس خدشے کو ظاہر کرتی ہے کہ اس کی توانائی سپلائی اور تجارت کا بڑا حصہ آبنائے ملاکا پر منحصر ہے، جسے کسی بھی جغرافیائی کشیدگی یا تنازع کے دوران متاثر کیا جا سکتا ہے۔ چینی قیادت اس خطرے کو کئی برسوں سے اپنی قومی سلامتی کے اہم چیلنجز میں شمار کرتی رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق گریٹ نکوبار منصوبہ تقریباً 166 مربع کلومیٹر رقبے پر محیط ہوگا اور اسے مختلف مراحل میں اگلے تین دہائیوں میں مکمل کیا جائے گا، جبکہ ابتدائی مرحلہ 2028 تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ منصوبے میں ایک جدید ٹرانس شپمنٹ پورٹ، گرین فیلڈ ایئرپورٹ، پاور پلانٹس اور شہری انفراسٹرکچر شامل ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اس منصوبے کے ذریعے سنگاپور اور کولمبو جیسے علاقائی ٹرانس شپمنٹ مراکز پر اپنا انحصار کم کرنا چاہتا ہے۔ ساتھ ہی یہ منصوبہ بھارت کی انڈو۔ پیسیفک حکمت عملی اور بحری سلامتی کے وسیع تر وژن کا حصہ بھی سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم ناقدین نے خبردار کیا ہے کہ اس بڑے ترقیاتی منصوبے سے گریٹ نکوبار کے حساس ماحولیاتی نظام، جنگلات اور مقامی قبائلی آبادی پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ ماحولیات کے کارکنوں نے حکومت سے ماحولیاتی تحفظ کے مزید سخت اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔

ایران-یو اے ای کشیدگی کے دوران

بھارت نے برکس میں تاریخی تعطل کیسے سنبھالا؟

نئی دہلی: بھارت کی میزبانی میں ہونے والے برکس وزرائے خارجہ اجلاس میں ایران اور متحدہ عرب امارات کے درمیان شدید اختلافات کے باعث تنظیم اپنی تاریخ میں پہلی بار مشترکہ اعلامیہ جاری کرنے میں ناکام رہی، تاہم مبصرین کے مطابق بھارت نے پیچیدہ صورتحال کو سفارتی توازن کے ساتھ سنبھالنے کی کوشش کی۔ رپورٹس کے مطابق 14 اور 15 مئی کو نئی دہلی میں ہونے والے اجلاس کے دوران ایران نے برکس ممالک سے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف سخت مؤقف اپنانے کا مطالبہ کیا، جبکہ متحدہ عرب امارات نے ایران کے مؤقف اور خطے میں اس کی کارروائیوں کی مخالفت کی۔ اختلافات اس حد تک بڑھ گئے کہ بھارت کو مشترکہ اعلامیے کے بجائے صرف صدارتی بیان اور نتیجہ دستاویز جاری کرنا پڑا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے الزام عائد کیا کہ برکس کے ایک رکن ملک نے مجوزہ اعلامیے کے اہم حصے روک دیے، جبکہ اماراتی وزیر مملکت خلیفہ بن شاہین المرار نے ایران پر خطے میں حملوں اور کشیدگی بڑھانے کے الزامات عائد کیے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق برکس کی 2024 توسیع، جس میں ایران اور متحدہ عرب امارات دونوں کو شامل کیا گیا، اب تنظیم کے اندر بڑے جغرافیائی اور سیاسی تضادات کو سامنے لا رہی ہے۔ اجلاس کے دوران چین کی اعلیٰ قیادت امریکی وفد کے ساتھ بیجنگ میں مصروف تھی، جس کے باعث نئی دہلی میں پیدا ہونے والے بحران کو سنبھالنے کی بڑی ذمہ داری بھارت پر آ گئی۔ بھارت نے اجلاس میں کسی ایک فریق کا کھل کر ساتھ دینے کے بجائے سفارتی توازن برقرار رکھنے، اقتصادی تعاون، مقامی کرنسیوں میں تجارت، ترقیاتی مالیات اور گلوبل ساؤتھ کے مشترکہ مفادات پر توجہ مرکوز رکھنے کی کوشش کی۔ مبصرین کے مطابق نئی دہلی نے یہ پیغام دیا کہ برکس کو مکمل جغرافیائی اتحاد کے بجائے ایک "لچکدار تعاون پلیٹ فارم" کے طور پر دیکھنا زیادہ حقیقت پسندانہ ہوگا۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ ایران۔ متحدہ عرب امارات تنازعے نے برکس کے اندرونی اختلافات کو نمایاں کر دیا ہے، تاہم بھارت نے اجلاس کو مکمل ناکامی میں تبدیل ہونے سے بچاتے ہوئے آئندہ سربراہی اجلاس کے لیے سفارتی رابطے برقرار رکھنے کی کوشش کی۔

بھوپال: ٹویشا شرما موت معاملہ پر سپریم کورٹ نے لیا ازخود نوٹس کل ہوگی سماعت

ٹویشا کے خاندان نے الزام عائد کیا ہے کہ ان کے شوہر اور سسرال والوں نے، جن میں ان کی ساس بھی شامل ہیں، تحقیقات کو گمراہ کرنے اور معاملے کو اثر انداز کرنے کی کوشش کی ہے

بھوپال کے مشہور ٹویشا شرما موت کے معاملے پر سپریم کورٹ نے ازخود نوٹس لیا ہے۔ اب چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں 3 ججوں کی بنچ پیر (25 مئی) کو سماعت کرے گی۔ ٹویشا کے اہل خانہ نے موت کے لیے بیٹی کے شوہر سمرتھ سنگھ اور سسرال والوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ دوسری جانب، ٹویشا معاملے میں سی بی آئی انکوائری کی سفارش اور دوبارہ پوسٹ مارٹم کی اجازت سے نئے انکشافات کا بھی امکان ہے۔ رپورٹس کے مطابق چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کے علاوہ، اس بنچ میں جسٹس جوئے مالیا باغچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی بھی ہوں گے۔ سپریم کورٹ اس معاملے میں متعلقہ فریقین سے جواب طلب کر سکتی ہے۔ ٹویشا کے خاندان نے الزام عائد کیا ہے کہ ان کے شوہر اور سسرال والوں نے، جن میں ان کی ساس بھی شامل ہیں، تحقیقات کو گمراہ کرنے اور معاملے کو اثر انداز کرنے کی کوشش کی۔ ان کے شوہر سمرتھ سنگھ ایک وکیل ہیں اور ان کی ساس گری بالا سنگھ ایک ریٹائرڈ جج ہیں۔ ٹویشا کے بھائی آشیش شرما نے ہفتے کے روز عدالت کے اندر پیش آنے والے واقعات کے بارے میں بتایا کہ ابتدائی سماعت کے دوران مسلسل عدالتیں تبدیل کی جا رہی تھیں، اور اسی اثنا میں گری بالا سنگھ کو قبل از گرفتاری ضمانت مل گئی۔ خاندان کا الزام ہے کہ اس وقت عدالت کے احاطے کا ماحول بھی غیر معمولی تھا۔ اس دوران انہوں نے پولیس کی تفتیش پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ آشیش نے پولیس کی ابتدائی کارروائی پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پولیس ملزم کی تلاش کا دعویٰ کرتی رہی، لیکن اسی دوران سمرتھ سنگھ جبل پور عدالت تک پہنچ گیا۔ خاندان کے مطابق اس پورے واقعے نے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ 'لائیو لا' کے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر کی گئی پوسٹ کے مطابق سپریم کورٹ نے اس معاملے کے کئی سنگین پہلوؤں کا نوٹس لیا ہے۔ ان میں ٹویشا کی سسرال میں ہونے والی غیر طبعی موت، پولیس تفتیش اور طریقہ کار میں مبینہ بے ضابطگیاں، ماتحت عدالت پر ادارہ جاتی جانبداری کے الزامات، اور پولیس و انتظامیہ کے رویے کو لے کر اٹھائے جا رہے سوالات شامل ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ ان تمام نکات کو سنگین نوعیت کا مانتے ہوئے، سپریم کورٹ نے اس معاملے کا ازخود نوٹس لیا ہے۔ واضح رہے کہ ٹویشا کی ملاقات بھوپال میں رہنے والے وکیل سمرتھ سنگھ سے ایک ڈیٹنگ ایپ کے ذریعے ہوئی تھی۔ بعد میں یہ جان پہچان ایک رومانوی رشتے میں بدل گئی۔ شادی کے بعد، ٹویشا اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کے لیے بھوپال چلی گئیں۔ ٹویشا اور سمرتھ نے دسمبر 2025 میں شادی کی تھی۔ سمرتھ سنگھ پہلے مدھیہ پردیش حکومت کے لیگل ایڈوائزر رہ چکے ہیں، اور ان کی ماں ایک ریٹائرڈ جج ہیں۔ شادی کے بعد، ٹویشا بھوپال کے کٹارا ہلس علاقے میں اپنے سسرال والوں کے گھر رہنے لگی تھیں۔ بھوپال کے کٹارا ہلس علاقے میں 12 مئی کو ٹویشا شرما کی لاش پھندے سے لٹکی ہوئی ملی تھی۔ ٹویشا پہلے ماڈل تھیں اور بعد میں اداکارہ بنیں۔ ان کے خاندان نے سسرال والوں پر جہیز کے لیے ان کی بیٹی کو ہراساں کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کے برعکس، ان کے سسرال والوں کا دعویٰ ہے کہ ٹویشا نشے کی عادی تھیں۔ 33 سالہ ٹویشا نوئیڈا کی رہنے والی تھیں۔ وہ ایم بی اے گریجویٹ، ماڈل، 'مس پونے' کی سابق کنٹیسٹنٹ اور یوگا انسٹرکٹر تھیں۔ انہوں نے اداکاری اور مارکیٹنگ کے شعبے میں بھی کام کیا تھا۔

حکومت عوام کو قسطوں میں لوٹ رہی: ملکارجن کھرگے

کانگریس صدر نے کہا کہ پیٹرول اور ڈیزل پر روزانہ ایک ہزار کروڑ کا ٹیکس وصول کرنے کے باوجود بی جے پی کی 'بھوک' ختم نہیں ہوئی، حکومت عوام کو دھیما زہر دے رہی ہے: کیجریوال

ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی بالخصوص پیٹرول، ڈیزل، ایل پی جی اور سی این جی کی قیمتوں کے حوالے سے اپوزیشن پارٹیوں نے حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ عام آدمی پارٹی (آپ) کے سربراہ اروند کیجریوال اور کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے مودی حکومت کو نشانہ بنایا ہے اور عوام کو ہونے والی شدید پریشانیوں کی دُہائی دی ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں تازہ اضافہ کے بعد مرکزی حکومت اور وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے حکومت پر عوام سے 'قسطوں میں لوٹ مار' کرنے کا الزام لگایا ہے۔ کھرگے نے کہا کہ پیٹرول کی قیمت ۱۰۰ روپے فی لیٹر سے تجاوز کر چکی ہے اور حکومت عوام پر معاشی بوجھ بڑھا رہی ہے۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس صدر نے لکھا ہے کہ ''پیٹرول اب ہوا ۱۰۰ روپے پار، اب کی بار...... عوام کی کمائی پر قسطوں میں لوٹ مار!'' انہوں نے الزام عائد کیا کہ پیٹرول اور ڈیزل پر روزانہ تقریباً ایک ہزار کروڑ روپے کا مرکزی ٹیکس وصول کرنے کے باوجود بی جے پی حکومت کی 'بھوک' ختم نہیں ہوئی۔ جب عالمی سطح پر خام تیل کی قیمتیں کم تھیں، تب حکومت نے اس کا فائدہ عوام تک نہیں پہنچایا، عوام سے بھاری رقم وصول کی۔ پھر جب بحران آیا تو حکومت انتخابی سرگرمیوں میں مصروف رہی، اور انتخابات کے بعد عوام کو قربانی کا درس دینے لگی۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر لکھا کہ ''مہنگائی مین مودی نے پیٹرول-ڈیزل پر ۹ ر دن میں ۵ ر روپے بڑھا دیے۔ پارٹی نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ ''مودی کو بس تیل کمپنیوں کے فائدے کی فکر ہے۔ ایک طرف جہاں دنیا بھر کی حکومتیں اپنی عوام کو راحت دے رہی ہیں، وہیں مودی حکومت عوام کو ہی لوٹنے میں مصروف ہے۔ کبھی تو عوام کی بھلائی کے بارے میں سوچ لو، کب تک سرمایہ داروں کا فائدہ کراتے رہوگے؟'' کانگریس نے ایک دیگر 'ایکس' پوسٹ میں سی این جی کی قیمت میں ہونے والے اضافے پر لکھا کہ ''اب مہنگائی مین مودی نے سی این جی کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ سی این جی گزشتہ ۹ ر دنوں میں ۴ ر روپے مہنگی ہوئی ہے۔ نریندر مودی عوام کو کھل کر لوٹ رہے ہیں، کیونکہ انہیں اپنے امیر دوستوں کی تجوریاں بھرنی ہیں۔'' عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے گزشتہ دس پندرہ دنوں میں تیسری بار پیٹرول اور ڈیزل کے دام بڑھانے پر مرکزی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھا کر ہم وطنوں کو دھیما زہر دے رہی ہے۔ کیجریوال نے ایکس پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے کہا ''آج پھر سے حکومت نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ گزشتہ ۱۵-۱۰ ر دنوں میں تیسری بار قیمتیں بڑھائی گئی ہیں۔ ان دنوں میں پیٹرول اور ڈیزل کے دام تقریباً ۴ ر سے ۵ ر روپے فی لیٹر بڑھ گئے ہیں۔ گیس سلنڈر کے دام بھی بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ لوگوں کیلئے گھر چلانا مشکل ہو رہا ہے۔ لوگ اس قدر ڈرے اور صدمے میں ہیں کہ انہیں یہ نہیں معلوم کہ حکومت آنے والے دنوں میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں اور کتنا بڑھانے والی ہے؟ چاروں طرف افواہیں پھیلی ہیں کہ ابھی تو بہت بڑھے گا، پیٹرول ۱۵۰ ر روپے تک جائے گا، پتا نہیں کتنا جائے گا؟ حکومت سے پوچھو تو حکومت کچھ نہیں بتا رہی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ ملک میں نہ صرف دام بڑھ رہے ہیں، بلکہ ملک بھر میں پیٹرول، گیس اور ڈیزل کی قلت ہو گئی ہے۔ گجرات سے ایسی تصویریں آ رہی ہیں کہ کس طرح سے پیٹرول پمپ پر ٹریکٹروں کی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی ہیں، ڈیزل نہیں مل رہا ہے۔ کس طرح سے جگہ جگہ لوگوں کے درمیان ہاتھا پائی مچی ہوئی ہے۔ اتر پردیش کے گورکھپور میں لوگ رات کو سڑک پر سو رہے ہیں۔ اپنا گیس سلنڈر بھروانے کیلئے لائنیں لگا لگا کر، مچھر دانی لگا کر سڑک پر رات رات بھر سو رہے ہیں۔ مہاراشٹر کے اکولہ اور بلڈانہ میں پیٹرول اور ڈیزل کیلئے ہنگامہ برپا ہے۔ ملک کے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ حکومت بتائے تو سہی کہ آنے والے دنوں میں کیا ہونے والا ہے۔' آپ' لیڈر نے کہا ''روس اور ایران دونوں کہہ رہے ہیں کہ ہم ہندوستان کو سستے داموں پر تیل اور گیس دینے کیلئے تیار ہیں لیکن ہندوستانی حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم نہیں لیں گے۔

اعظم خان کی مشکلات میں اضافہ، پین کارڈ کیس میں سزا ۱۰ ر سال کر دی گئی

رام پور: سماج وادی پارٹی رہنما اعظم خان کو عدالت سے بڑا جھٹکا لگا ہے۔ رام پور کی ایم پی۔ ایم ایل اے سیشن کورٹ نے دو پین کارڈ مقدمات میں ان کی سزا بڑھا کر 7 سال سے 10 سال قید کر دی ہے۔ عدالت نے ان پر جرمانے کی رقم بھی 50 ہزار روپے سے بڑھا کر 5 لاکھ روپے کر دی۔ اسی معاملے میں ان کے بیٹے اور سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم خان کی 7 سال قید کی سزا برقرار رکھی گئی ہے، البتہ جرمانے کی رقم 50 ہزار روپے سے بڑھا کر ساڑھے 3 لاکھ روپئے کر دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ 17 نومبر کو ایم پی۔ ایم ایل اے مجسٹریٹ کورٹ نے عبداللہ اعظم کے دو مبینہ پین کارڈ معاملات میں اعظم خان اور عبداللہ اعظم دونوں کو 7 سال قید کی سزا سنائی تھی۔ بعد ازاں استغاثہ نے سزا میں اضافہ کیلئے سیشن کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ آج عدالت نے اپیل منظور کر کے اعظم خان کی سزا میں اضافہ کر دیا۔ سیاسی حلقوں میں اس فیصلے کو اعظم خان کیلئے ایک اور قانونی دھچکا قرار دیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق آئندہ دنوں میں ان کے خلاف دیگر مقدمات میں بھی کارروائی تیز ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب، 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران متنازعہ بیان کے معاملے میں بھی اعظم خان کو سزا سنائی جا چکی ہے۔ عدالت نے اس کیس میں انہیں دو سال قید اور 20 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی تھی۔ یہ مقدمہ اس وقت درج ہوا تھا جب رام پور کے بھوٹ تھانہ علاقے میں ایک انتخابی روڈ شو کے دوران اعظم خان کا متنازعہ بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔

دارالعلوم دیوبند کے نیچے شیو مندر ہونے کا دعویٰ، ہندوتوا تنظیم نے تحقیقات کا مطالبہ کیا

سہارنپور: سہارنپور میں واقع مشہور اسلامی

درسگاہ دارالعلوم دیوبند ایک نئے تنازعہ کا مرکز بن سکتی ہے۔ ہندو رکشا دل نے ضلع ہیڈ کوارٹر میں دھرنا دے کر مطالبہ کیا کہ دارالعلوم دیوبند کے احاطے میں مبینہ قدیم دفن شیو مندر کے دعوے کی تحقیقات کرائی جائے۔ اس احتجاج میں مظاہرین نے سہارنپور میں پولیس سے حالیہ جھڑپ معاملے پر رکن پارلیمنٹ اقراء حسن کے خلاف بھی نعرے بازی کی۔ احتجاج کے دوران للت شرما نے دعویٰ کیا کہ دارالعلوم دیوبند کے احاطہ سے تقریباً 14 فٹ نیچے ایک قدیم دفن شدہ شیو مندر موجود ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں منصفانہ اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کر کے کہا کہ تنظیم عدالت کے ذریعے قانونی مداخلت بھی حاصل کرے گی تاکہ انتظامی سطح پر تحقیقات ممکن بنائی جا سکیں۔ انہوں نے انتظامیہ کو ایک یادداشت پیش کر کے کہا کہ آثار قدیمہ محکمہ اور متعلقہ حکام کے ذریعے سائنسی سروے کرایا جانا چاہیے تاکہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنایا جا سکے۔ ہندو رکشا دل نے الزام لگایا کہ معاملہ انتہائی حساس ہے اور اس کی جانچ تکنیکی اور آثار قدیمہ کے طریقوں سے ہونی چاہیے۔ تاہم اب تک اس دعوے کی تصدیق کیلئے کوئی سرکاری ثبوت سامنے نہیں آیا ہے اور نہ ہی مقامی انتظامیہ یا حکومت سے کسی باضابطہ تحقیقات یا سروے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس معاملے نے مغربی اتر پردیش میں سیاسی اور سماجی کشیدگی میں اضافہ کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر اس تنازعہ سے متعلق مختلف دعوے اور ویڈیو گردش کر رہے ہیں، جن میں کہا جا رہا ہے کہ موجودہ دیوبند دراصل قدیم دیوی ون تھا، جو ہندو تہذیب کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ دوسری جانب دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران نے ان تمام دعوؤں کو مسترد کر کے انہیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ذمہ داران کا کہنا ہے کہ اس معاملے کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کے مطابق معاملہ فی الحال مجسٹریٹ کے علم میں ہے، تاہم کسی باضابطہ جانچ یا سروے کا حکم جاری نہیں کیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند برصغیر کی اہم ترین اسلامی درسگاہوں میں شمار ہوتی ہے، جس کا قیام 1866 میں عمل میں آیا تھا۔

حکومتِ ہند نے شہریوں کو جمہوریہ کانگو، یوگنڈا اور

جنوبی سوڈان کے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کا مشورہ دیا

نئی دہلی: ایبولا مرض کے، جمہوریہ کانگو (ڈی آر سی) اور یوگنڈا میں سامنے آنے والے پھیلاؤ کے پیشِ نظر، عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے بین الاقوامی صحت ضوابط (آئی ایچ آر) 2005 کے تحت 17 مئی 2026 کو اس صورتحال کو بین الاقوامی تشویش کی حامل صحتِ عامہ ایمرجنسی (پی ایچ ای آئی سی) قرار دیا ہے۔ افریقہ مراکز برائے امراض کی روک تھام و انسداد (افریقہ سی ڈی سی) نے بھی جمہوریہ کانگو اور یوگنڈا میں پھیلنے والی بنڈی بگیو نوع کے ایبولا وائرس مرض کو باضابطہ طور پر براعظمی سلامتی سے متعلق صحتِ عامہ ایمرجنسی (پی ایچ ای سی ایس) قرار دیا ہے۔ مزید برآں، عالمی ادارۂ صحت کی آئی ایچ آر ایمرجنسی کمیٹی نے 22 مئی 2026 کو عارضی سفارشات جاری کرتے ہوئے داخلی مقامات پر بیماری کی نگرانی کو مضبوط بنانے پر زور دیا، تاکہ ''ان علاقوں سے آنے والے ایسے مسافروں کی نشاندہی، جانچ، اطلاع اور نگہداشت کی جا سکے جن میں بغیر وضاحت بخار کی علامات پائی جائیں، جہاں بنڈی بگیو وائرس کی موجودگی کی تصدیق ہو چکی ہے'' اور ساتھ ہی ''ایسے علاقوں کے سفر کی حوصلہ شکنی'' بھی کی گئی ہے جہاں اس وائرس کی تصدیق ہو چکی ہو۔ جمہوریہ کانگو اور یوگنڈا سے متصل ممالک، بشمول جنوبی سوڈان، کو بیماری کے پھیلاؤ کے لحاظ سے زیادہ خطرے والا علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ ایبولا مرض ایک وائرسی خون رِساؤ بخار ہے جو ایبولا وائرس کی بنڈی بگیو قسم سے متاثر ہونے کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ یہ ایک نہایت سنگین بیماری ہے جس میں شرحِ اموات بہت زیادہ ہوتی ہے۔ فی الحال بنڈی بگیو وائرس سے پیدا ہونے والے ایبولا مرض کی روک تھام یا علاج کے لیے کسی ویکسین یا مخصوص دوا کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔ ہندوستان میں اب تک بنڈی بگیو وائرس سے پیدا ہونے والے ایبولا مرض کا کوئی معاملہ سامنے نہیں آیا ہے۔ جمہوریہ کانگو اور دیگر متاثرہ ممالک میں تیزی سے بدلتی صورتحال کے پیشِ نظر اور عالمی ادارۂ صحت کی سفارشات کے مطابق، حکومتِ ہند نے تمام ہندوستانی شہریوں کو آئندہ اطلاع تک جمہوریہ کانگو، یوگنڈا اور جنوبی سوڈان کے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ جو ہندوستانی شہری اس وقت ان ممالک میں مقیم ہیں یا سفر کر رہے ہیں، انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مقامی حکام کی جانب سے جاری کردہ صحتِ عامہ کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور غیر معمولی احتیاط برتیں۔

پی ایم مودی پر مبینہ نازیبا تبصرہ

اجے رائے کی مشکلات میں اضافہ، وارانسی میں دو مقدمات درج

اجے رائے نے سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کو اے آئی سے تیار شدہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیان ان کا نہیں ہے۔ اس معاملے کے بعد نہ صرف اجے رائے کو عوامی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے بلکہ کانگریس بھی سوشل میڈیا صارفین کی تنقید کی زد میں آ گئی ہے۔ وارانسی: وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف مبینہ نازیبا تبصرے کے معاملے میں اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے کی مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں۔ وارانسی کے چوک تھانے میں ان کے خلاف دو الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ یہ مقدمات خاتون تاجر رہنما سنیتا سونی اور آرین پانڈیا کی شکایت پر درج کیے گئے۔ اس سے قبل اتر پردیش کے ضلع مہوبہ میں بھی اجے رائے کے خلاف ایک مقدمہ درج کیا جا چکا ہے۔ بی جے پی کارکنوں نے اجے رائے کے مبینہ بیان کے خلاف شدید احتجاج کیا اور ان پر وزیر اعظم کی توہین کا الزام لگایا۔ دوسری جانب اجے رائے نے سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کو اے آئی سے تیار شدہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیان ان کا نہیں ہے۔ اس معاملے کے بعد نہ صرف اجے رائے کو عوامی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے بلکہ کانگریس بھی سوشل میڈیا صارفین کی تنقید کی زد میں آ گئی ہے۔ کئی صارفین نے کانگریس پارٹی کی اخلاقیات اور سیاسی اقدار پر سوالات اٹھائے ہیں۔ حال ہی میں ایک عوامی پروگرام کے دوران اجے رائے کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے، جس کے بعد انہیں لکھنؤ کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ جب ان کی خرابیٔ صحت کی خبر سامنے آئی تو وزیر اعظم نریندر مودی نے اسی رات سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ان کی جلد صحت یابی کی دعا کی تھی اور کہا تھا کہ وہ اجے رائے کی اچانک طبیعت خراب ہونے کی خبر سن کر فکر مند ہیں۔ بی جے پی آئی ٹی سیل کے انچارج امت مالویہ نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ چند دن پہلے جب اجے رائے بیمار تھے تو وزیر اعظم مودی نے عوامی طور پر ان کی جلد صحت یابی کی خواہش ظاہر کی تھی، لیکن آج وہی اجے رائے وزیر اعظم کے خلاف غیر مہذب زبان استعمال کرتے نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ یہی کانگریس کی سیاست کا معیار ہے، جہاں شائستگی کا جواب بدزبانی سے دیا جاتا ہے۔

بھارت نے اڈیشہ سے اگنی۔1 بیلسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کر لیا

نئی دہلی: بھارت نے اڈیشہ کے چندی پور میں واقع انٹیگریٹڈ ٹیسٹ رینج سے مختصر فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل ''اگنی۔1'' کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ بھارتی وزارت دفاع کے مطابق میزائل نے تمام آپریشنل اور تکنیکی اہداف کامیابی سے حاصل کیے۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ یہ تجربہ اسٹریٹجک فورسز کمانڈ کی نگرانی میں کیا گیا، جو بھارت کے اسٹریٹجک اور جوہری ہتھیاروں کے نظام کی ذمہ دار فورس ہے۔ حکام کے مطابق میزائل نے طے شدہ راستہ اختیار کیا اور مطلوبہ ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔ اگنی۔1 ایک سنگل اسٹیج، سالڈ فیول، روڈ موبائل شارٹ رینج بیلسٹک میزائل ہے جس کی مار تقریباً 700 سے 900 کلومیٹر تک بتائی جاتی ہے۔ یہ میزائل تقریباً 1000 کلوگرام تک پے لوڈ لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور روایتی و جوہری دونوں نوعیت کے وارہیڈ لے جا سکتا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اگنی سیریز بھارت کے زمینی اسٹریٹجک دفاعی نظام کا اہم حصہ ہے اور یہ تجربہ بھارت کی کریڈبل منیمم ڈیٹرنس پالیسی کے تحت دفاعی تیاریوں کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق حالیہ ہفتوں میں بھارت نے جدید MIRV ٹیکنالوجی سے لیس اگنی میزائل کا بھی کامیاب تجربہ کیا تھا، جس کے بعد اگنی۔1 کا یہ ٹیسٹ بھارت کی میزائل صلاحیتوں میں مسلسل پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

چند گھنٹوں میں اچھی خبر آنے والی ہے

اعلی امریکی سفارت کار نے ہندوستان سے ایران کو بڑا اشارہ دیا

نئی دہلی: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، جو ہندوستان کے چار روزہ دورے پر ہیں، نے دہلی میں صحافیوں کو بتایا کہ آج کے بعد ایران کے ساتھ امن معاہدے کے حوالے سے ''اچھی خبر'' آنے کا امکان ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید اس بات کا امکان ہے کہ اگلے چند گھنٹوں میں دنیا کو کوئی اچھی خبر ملے گی۔ روبیو نے کہا کہ ابھرتا ہوا امن معاہدہ آبنائے ہرمز کے خدشات کو دور کرے گا - جسے ایران نے امریکہ اسرائیل کے مشترکہ حملے کے جواب میں بڑی حد تک روک دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ ایک ایسا عمل بھی شروع کرے گا جو بالآخر ہمیں وہیں چھوڑ سکتا ہے جہاں صدر ہمیں ہونا چاہتے ہیں، اور یہ ایک ایسی دنیا ہے جسے اب ایرانی جوہری ہتھیار کے بارے میں خوف یا فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پہلے دن میں کہا تھا کہ ایران کے ساتھ امن معاہدے پر اسرائیل اور خطے کے دیگر اتحادیوں کے ساتھ کال کے بعد ''بڑے پیمانے پر بات چیت'' کی گئی ہے جو ممکنہ طور پر تین ماہ سے جاری جنگ کے خاتمے کی راہ ہموار کرے گی۔ اپنے ٹرتھ سوشل پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے کہا کہ باضابطہ اعلان سے قبل معاہدے کی حتمی تفصیلات پر تبادلہ خیال کیا جا رہا ہے۔ ٹرمپ کے مطابق، انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے ساتھ الگ سے بات کی جو ''بہت اچھی'' رہی۔ مذاکرات کو ''پیس سے متعلق مفاہمت کی یادداشت کے طور پر بیان کرتے ہوئے، ٹرمپ نے کہا کہ مجوزہ مفاہمت کے حصے کے طور پر آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولا جائے گا۔ تاہم ایران نے ٹرمپ کے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ تہران ہرمز پر اپنا کنٹرول برقرار رکھے گا۔

آدھار کارڈ کے مفت اپڈیٹ کی مدت میں توسیع

نئی دہلی: آدھار آج ملک میں شناخت کی سب سے اہم دستاویزات میں شمار کیا جاتا ہے۔ یونیک آئیڈینٹیفکیشن اتھارٹی آف انڈیا نے لاکھوں شہریوں کو بڑی راحت دیتے ہوئے آدھار کو مفت اپڈیٹ کرنے کی آن لائن سہولت کی مدت میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔ اب یہ سہولت 14 جون 2027 تک مکمل طور پر مفت دستیاب رہے گی۔ اس سے قبل یہ خدمت 15 جون 2026 سے بامعاوضہ ہونے والی تھی۔ صارفین بغیر کسی فیس کے اپنی شناخت اور پتہ کے ثبوت سے متعلق دستاویزات آن لائن اپڈیٹ کر سکتے ہیں۔ البتہ یہ سہولت صرف myAadhaar پورٹل پر دستیاب ہے۔ اگر کوئی شخص یہی کام کسی فزیکل آدھار سنٹر جا کر کراتا ہے تو اسے مقررہ فیس ادا کرنی ہوگی۔ آدھار کارڈ کو آن لائن مفت اپڈیٹ کرنے کی آخری تاریخ میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے، اور اب شہری 14 جون 2027 تک اپنی تفصیلات بالکل مفت اپڈیٹ کر سکتے ہیں۔ یونیک آئیڈینٹیفکیشن اتھارٹی آف انڈیا (UIDAI) نے یہ فیصلہ شہریوں کی سہولت کے لیے کیا ہے، کیونکہ اس سے قبل مفت اپڈیٹ کی یہ مدت 15 جون 2026 کو ختم ہونے والی تھی۔ ایسے تمام شہری جنہوں نے گزشتہ 10 سالوں سے اپنا آدھار کارڈ اپڈیٹ نہیں کیا، ان کے لیے شناختی ثبوت (POI) اور پتے کا ثبوت (POA) اپلوڈ کرنا لازمی ہے۔

بھارت۔نورڈک سربراہی اجلاس میں 100 ارب ڈالر تجارتی فریم ورک پر پیش رفت

گرین ٹیکنالوجی اور آرکٹک تعاون پر زور

کوپن ہیگن: بھارت اور نورڈک ممالک کے درمیان اقتصادی، ٹیکنالوجی اور ماحولیاتی تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے تقریباً 100 ارب ڈالر کے تجارتی اور سرمایہ کاری فریم ورک پر پیش رفت ہوئی ہے۔ حالیہ بھارت۔نورڈک سربراہی اجلاس میں گرین انرجی، مصنوعی ذہانت، صاف ٹیکنالوجی، شپنگ اور آرکٹک تعاون کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ رپورٹس کے مطابق اجلاس میں بھارت کے ساتھ سویڈن، ناروے، فن لینڈ، ڈنمارک اور آئس لینڈ نے شرکت کی۔ فریقین نے قابلِ تجدید توانائی، ہائیڈروجن فیول، بیٹری ٹیکنالوجی، گرین شپنگ اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں شراکت داری بڑھانے پر اتفاق کیا۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے اجلاس میں کہا کہ بھارت اور نورڈک ممالک ''قابلِ اعتماد اور مستقبل پر مبنی شراکت دار'' بن سکتے ہیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب دنیا توانائی منتقلی، سپلائی چین کے مسائل اور موسمیاتی تبدیلی جیسے چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق آرکٹک خطے میں تعاون بھی اجلاس کا اہم موضوع رہا۔ نورڈک ممالک نے بھارت کے آرکٹک ریسرچ پروگرام اور موسمیاتی تحقیق میں دلچسپی کا خیر مقدم کیا، جبکہ دونوں جانب سے آرکٹک شپنگ روٹس، موسمیاتی نگرانی اور قطبی تحقیق میں اشتراک بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق نورڈک ممالک گرین ٹیکنالوجی، کلین انرجی اور جدید صنعتی اختراعات میں عالمی سطح پر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جبکہ بھارت دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی بڑی معیشتوں میں شامل ہے۔ اسی وجہ سے دونوں فریق اقتصادی تعاون کو نئی اسٹریٹجک جہت دینا چاہتے ہیں۔ اجلاس میں مصنوعی ذہانت، سائبر سکیورٹی، سیمی کنڈکٹرز، بلیو اکانومی اور اسمارٹ سٹیز جیسے شعبوں میں مشترکہ منصوبوں پر بھی گفتگو ہوئی۔ مبصرین کے مطابق یہ شراکت داری بھارت کی یورپ کے ساتھ وسیع تر اقتصادی اور اسٹریٹجک حکمت عملی کا حصہ سمجھی جا رہی ہے۔

شانشی کان حادثے پر ہندوستان کی ہمدردی قابل قدر

چین کے سفیر نے وزیر اعظم مودی کے تعزیتی پیغام پر کیا شکریے کا اظہار

نئی دہلی: چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق یہ حادثہ جمعہ کو شانشی صوبے کے چینیوان کاؤنٹی میں واقع لیوشینیو کول مائن میں گیس دھماکے کے سبب پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق حادثے میں اب تک 82 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ 9 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ اسے گزشتہ ایک دہائی میں چین کا بدترین کان حادثہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں چین کے سفیر ژو فی ہانگ نے شانشی صوبے میں پیش آئے ہولناک کان حادثے پر وزیر اعظم نریندر مودی کے تعزیتی پیغام کے بعد ہندوستان اور اس کے عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ چینی سفیر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے پیغام میں کہا: ''وزیر اعظم نریندر مودی کے تعزیتی پیغام کی ہم قدر کرتے ہیں۔ اس مشکل گھڑی میں ہندوستان کے عوام کی ہمدردی اور حمایت ہمارے لیے بے حد اہم ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ متاثرین، لاپتہ افراد اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ چین کی ہمدردیاں ہیں، جبکہ ریسکیو اور راحت رسانی کی کارروائیاں پوری تیزی سے جاری ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز چین کے صدر شی جن پنگ سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا تھا: ''شانشی صوبے میں کان حادثے میں جانوں کے ضیاع پر دکھ ہوا۔ ہندوستان کے عوام کی جانب سے صدر شی جن پنگ اور چین کے عوام سے تعزیت کرتا ہوں۔'' انہوں نے لاپتہ افراد کی جلد اور محفوظ بازیابی کے لیے دعا بھی کی۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق یہ حادثہ جمعہ کو شانشی صوبے کے چینیوان کاؤنٹی میں واقع لیوشینیو کول مائن میں گیس دھماکے کے سبب پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق حادثے میں اب تک 82 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ 9 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ اسے گزشتہ ایک دہائی میں چین کا بدترین کان حادثہ قرار دیا جا رہا ہے۔ چینی حکام کے مطابق ریسکیو آپریشن کے لیے 755 افراد پر مشتمل ٹیم روانہ کی گئی ہے، جن میں ریسکیو اہلکار اور طبی عملہ شامل ہیں۔ حادثے میں زخمی ہونے والے 123 افراد کو اسپتال منتقل کیا گیا ہے، جن میں دو کی حالت تشویشناک جبکہ دو دیگر شدید زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ 33 افراد علاج کے بعد گھروں کو واپس جا چکے ہیں۔ ژنہوا کے مطابق حادثے میں ملوث کمپنی کے ذمہ دار افراد کو قانون کے تحت حراست میں لے لیا گیا ہے اور معاملے کی تحقیقات جاری ہیں۔

دہلی کو بوندا باندی سے نہیں ملی راحت، آگ کی بھٹی بنا مشرقی ہندوستان، گرم لہر کیلئے الرٹ جاری

وہیں اگلے ۴ ر دنوں تک جنوبی حصوں، شمال مشرقی ریاستوں اور مشرقی ہندوستان کے ملحقہ ساحلی علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش کی توقع ہے۔

بوندا باندی کے باوجود ہماچل پردیش، اتراکھنڈ اور دہلی-این سی آر کو چلچلاتی گرمی سے کوئی راحت نہیں ملی ہے۔ پنجاب سے اتر پردیش اور راجستھان سے مشرقی ہندوستان تک شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ اتر پردیش میں سورج گویا آگ برسا رہا ہے۔ اتر پردیش کے باندہ اور پریاگ راج میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت اب بھی 46 ڈگری سیلسیس سے اوپر ہے۔ کئی اضلاع میں درجہ حرارت 45 ڈگری کے آس پاس ہے۔ اس دوران ہلکی بارش کی وجہ سے دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 5.2 ڈگری گر گیا ہے۔ ہفتہ کو درجہ حرارت 41.1 ڈگری تک پہنچ گیا۔ پیر سے 'نوتپا' شروع ہو رہا ہے جس کے بعد 9 دنوں تک آسمان سے آگ برسنے اور جھلسا دینے والی مغربی ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش میں کچھ مقامات پر ژالہ باری ہوئی۔ ان دونوں ریاستوں کے ساتھ ساتھ پنجاب، ہریانہ، مدھیہ پردیش، جموں و کشمیر، لداخ اور جھارکھنڈ میں 40-50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلیں۔ اس سے ہفتہ کی صبح چلچلاتی گرمی سے تھوڑی راحت ملی، لیکن جیسے جیسے دن چڑھتا گیا، ان ریاستوں کو پھر سے شدید گرمی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ محکمہ موسمیات نے اطلاع دی ہے کہ اتر پردیش اور وودربھ کے کچھ علاقوں میں گرم لہر برقرار ہے۔ اتر پردیش، پنجاب، ہریانہ، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ کے لیے 3 روزہ ہیٹ ویو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ دہلی-این سی آر میں ہفتہ کی صبح بوندا باندی اور تیز ہوائیں چلیں، جس سے گرمی سے کچھ راحت ملی۔ کم سے کم درجہ حرارت 33 ڈگری سیلسیس سے گر کر 6.29 ڈگری سیلسیس پر پہنچ گیا۔ اتر پردیش میں تیز دھوپ، گرمی، بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور ہیٹ ویو سے زندگی درہم برہم ہو رہی ہے۔ باندہ ہفتہ کو سب سے زیادہ گرم مقام رہا جہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 2.46 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ پریاگ راج میں بھی درجہ حرارت 46 ڈگری تک پہنچ گیا۔ جھانسی میں درجہ حرارت 9.44، وارانسی میں 7.44، ہمیرپور میں 6.44 اور سلطان پور میں 4.44 رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 3 روز تک شدید گرمی کا ریڈ الرٹ جاری ہے۔ حالانکہ 6 دن بعد ہلکی یا درمیانی بارش ہو سکتی ہے۔ دریں اثناء شدید گرمی کی لہر کی زد میں آنے والے تلنگانہ میں اس موسم میں اب تک گرمی کے سبب 16 اموات ہوئی ہیں۔ اگلے 4 دنوں تک جنوبی حصوں، شمال مشرقی ریاستوں اور مشرقی ہندوستان کے ملحقہ ساحلی علاقوں میں بھی موسلہ دھار بارش کی توقع ہے۔ نیوی ممبئی میں خراب موسم کی وجہ سے انڈیگو کی فلائٹ کو شرڈی کی طرف موڑنا پڑا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم ٹی-20 ورلڈ کپ کیلئے انگلینڈ روانہ، ہرمن پریت کور کی قیادت میں ٹیم کی نظریں ٹائٹل پر، پاکستان کے خلاف ہوگا پہلا مقابلہ

ممبئی: ورلڈ کپ سے قبل کپتان ہرمن پریت کور نے اعتماد ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ ہندوستانی ٹیم کے پاس عالمی چیمپئن بننے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا: ''میں اس ٹیم کو فیورٹ مانتی ہوں۔ ہمارے پاس ایسے کھلاڑی موجود ہیں جو چیمپئن بن سکتی ہیں۔ ہمیں نہ دباؤ لینا ہے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ اعتماد میں آنا ہے، صرف اچھی ٹی- 20 کرکٹ کھیلنی ہے۔''

ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم آئی سی سی ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ 2026 میں شرکت کے لیے انگلینڈ اور ویلز روانہ ہوگئی۔ عالمی ٹورنامنٹ 12 جون سے 5 جولائی تک کھیلا جائے گا۔ ممبئی سے روانگی کے وقت شائقین نے ٹیم کو پُرجوش انداز میں رخصت کیا۔ ہرمن پریت کور کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم کو گروپ-1 میں رکھا گیا ہے، جہاں اس کے ساتھ آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، پاکستان، بنگلہ دیش اور نیدرلینڈز شامل ہیں۔ ہندوستان اپنی مہم کا آغاز 14 جون کو برمنگھم کے ایجبسٹن اسٹیڈیم میں روایتی حریف پاکستان کے خلاف کرے گا۔ پاکستان کے خلاف میچ کے بعد ہندوستانی ٹیم نیدرلینڈز کے خلاف لیڈز میں میدان میں اترے گی۔ اس کے بعد ٹیم مانچسٹر میں جنوبی افریقہ اور بنگلہ دیش کے خلاف مقابلے کھیلے گی، جبکہ 28 جون کو لندن میں آسٹریلیا سے ٹکراؤ ہوگا۔ ورلڈ کپ سے قبل کپتان ہرمن پریت کور نے اعتماد ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ ہندوستانی ٹیم کے پاس عالمی چیمپئن بننے کی مکمل صلاحیت موجود ہے۔ انہوں نے کہا: ''میں اس ٹیم کو فیورٹ مانتی ہوں۔ ہمارے پاس ایسے کھلاڑی موجود ہیں جو چیمپئن بن سکتی ہیں۔ ہمیں نہ دباؤ لینا ہے اور نہ ہی ضرورت سے زیادہ اعتماد میں آنا ہے، صرف اچھی ٹی-20 کرکٹ کھیلنی ہے۔'' ورلڈ کپ سے پہلے ہندوستانی خواتین ٹیم انگلینڈ کے خلاف تین ٹی-20 میچوں کی سیریز بھی کھیلے گی۔ سیریز کا پہلا میچ 28 مئی، دوسرا 30 مئی اور تیسرا 2 جون کو ہوگا۔ واضح رہے کہ حالیہ ٹی-20 سیریز میں ہندوستانی ٹیم کو جنوبی افریقہ کے خلاف 4-1 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جنوبی افریقہ کی قیادت لورا وولفارٹ نے کی تھی۔ بھارتی ٹیم ہرمن پریت کور (کپتان)، اسمرتی مندھانا، شیفالی ورما، جمائما روڈریگس، بھارتی فلمالی، دیپتی شرما، رچا گھوش، شری چارنی، یاستیکا بھاٹیہ، ہندنی شرما، اروندھتی ریڈی، رینوکا سنگھ، کرانتی گوڑ، شرینکا پاٹل اور رادھا یادو پر مشتمل ہے۔

مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے، میں بہترین ذہنی حالت میں تھا: شریاس ایّر

یہ کہنا مشکل ہے کہ شریاس ایّر نے خود کو اس انداز میں ڈھالا ہے یا یہ ان کی شخصیت کا فطری حصہ ہے

یہ کہنا مشکل ہے کہ شریاس ایّر نے خود کو اس انداز میں ڈھالا ہے یا یہ ان کی شخصیت کا فطری حصہ ہے، لیکن میدان میں وہ ایک نہایت پُرسکون، جذبات پر قابو رکھنے والے کھلاڑی اور کپتان کے طور پر نظر آتے ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ شریاس ایّر نے خود کو اس انداز میں ڈھالا ہے یا یہ ان کی شخصیت کا فطری حصہ ہے، لیکن میدان میں وہ ایک نہایت پُرسکون، جذبات پر قابو رکھنے والے کھلاڑی اور کپتان کے طور پر نظر آتے ہیں۔ دباؤ والے ماحول میں یہ ایک بڑی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اپنی پہلی آئی پی ایل سنچری بنانے اور پنجاب کنگز (پی بی کے ایس) کی پلے آف ہوپس کو زندہ رکھنے کے بعد ایّر نے نہ صرف الفاظ بلکہ اپنے جذبات کا بھی کھل کر اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بہت خوش اور پرجوش ہیں۔ پربھسمرن سنگھ کے ساتھ اپنی شراکت داری کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اچھی پارٹنرشپ کے لیے دو لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس بار ان کے جذبات صرف الفاظ تک محدود نہیں رہے۔ یہ اس وقت واضح طور پر نظر آیا جب انہوں نے دو اوور باقی رہتے ہوئے ایک فاتحانہ چھکا لگایا، جس سے نہ صرف ٹیم کو کامیابی ملی بلکہ ان کی سنچری بھی مکمل ہوگئی۔ اس جیت کے بعد پنجاب کی امیدیں ممبئی انڈینز کی راجستھان رائلز کے خلاف کامیابی پر منحصر ہوگئیں، لیکن جیت کا مارجن اتنا بڑا تھا کہ اگر راجستھان ہار جاتی ہے تو کولکاتا نائٹ رائیڈرز کے لیے نیٹ رن ریٹ میں پنجاب کو پیچھے چھوڑنا مشکل ہوگا۔ مسلسل چھ فتوحات کے بعد چھ شکستیں جھیلنے والی پنجاب کے لیے یہ لمحہ بے حد خاص تھا اور ایّر نے بالآخر اپنے جذبات ظاہر ہونے دیے۔ میچ کے بعد ایّر نے کہا کہ یہ ایک ناقابلِ یقین احساس ہے۔ جب آپ میچ ختم کرتے ہوئے سنچری بناتے ہیں تو بہت اچھا محسوس ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے ہر بلے باز اس کا خواب دیکھتا ہے۔ آج ان دنوں میں سے ایک تھا جب میں اندر سے بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔ میں بہترین ذہنی کیفیت میں تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ مجھے کیا چاہیے۔ مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ پچ کیسی کھیل رہی ہے۔ میچ کی صورتحال کو سمجھنے سے مجھے رنز بنانے میں مدد ملی۔ پربھ کے ساتھ شراکت داری بھی بہت اہم تھی۔ وہی میچ میں رفتار پیدا کرتی ہے، اور وہاں سے جیتنا میرے لیے بے حد پرجوش لمحہ تھا۔ ۲۰۲۴ء میں فاتح کپتان اور گزشتہ سال رنر اپ رہنے والے ایّر نے پنجاب کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز بھی ایک کامیاب رن چیز سے کیا تھا۔ اس میچ میں انہوں نے اپنے ساتھی بلے باز سے کہا تھا کہ سنچری کی فکر نہ کرو اور میچ جلد ختم کرو۔ اگر یہ پنجاب کا اس سیزن آخری میچ بھی ثابت ہوتا ہے، تب بھی ایّر نے گزشتہ دو برسوں میں خود کو ایک مختلف سطح پر پہنچا دیا ہے اور ان کے مداحوں کی فہرست مسلسل طویل ہوتی جا رہی ہے۔ ان ابتدائی مداحوں میں ایک نام ہمیشہ رکی پونٹنگ کا رہا ہے، جو دہلی کیپیٹلز میں ایّر کے ابتدائی کپتانی دور میں ان کے کوچ تھے۔ پنجاب کی جانب سے ایّر پر خرچ کیے گئے ۲۶ء۷۵ رکروڑ روپے کا ذکر کرتے ہوئے پونٹنگ نے کہا کہ ایک خاص وجہ تھی جس کی بنا پر میں نے نیلامی میں ان پر اتنی بڑی رقم خرچ کی۔ وہ ایک شاندار انسان ہیں۔ اب وہ نہایت پختہ کھلاڑی اور کپتان بن چکے ہیں۔ میدان میں اکثر اپنے جذبات قابو میں رکھتے ہیں، لیکن کھلاڑیوں کے درمیان انہیں جو احترام حاصل ہے، وہ شاید ہی کسی اور کو حاصل ہو۔ جب وہ ٹیم کے سامنے کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں تو کوئی بھی کھلاڑی ان سے نظریں نہیں ہٹاتا۔ پونٹنگ نے مزید کہا کہ مجھے ان کے ساتھ کام کر کے بے حد خوشی ملتی ہے۔ اس سیزن انہوں نے جو کارکردگی دکھائی ہے، اس سے میں بہت خوش ہوں۔ ہندوستانی ون ڈے ٹیم میں ان کی واپسی شاندار رہی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ ہندوستانی ٹی ۲۰ رٹیم میں بھی ان کا مستقبل بہت روشن ہے۔ اس آخری لیگ میچ سے پہلے زیادہ بات چیت نہیں ہوئی تھی۔ ایّر نے ٹیم میٹنگ تک منسوخ کر دی تھی اور کھلاڑیوں سے کہا تھا کہ کھل کر کھیلیں۔

روبوفیسٹ میں ۱۴ رسال کی عنایہ خان بنی عالمی چیمپئن

جے پور کی بیٹی نے عالمی سطح پر روشن کیا ہندوستان کا نام

عنایہ کے خاندان کے رکن شکیل خان نے بتایا کہ امریکی ریاست مشی گن سٹی میں منعقد ہونے والے روبوفیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ 2026 جیسے عالمی سطح کے مقابلے بچوں کے مستقبل کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوتے ہیں۔ راجستھان کے جے پور کی عنایہ خان نے امریکہ میں منعقدہ روبوفیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ 2026 میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ عنایہ نے 'جونیئر بلڈنگ برجز' زمرے میں پہلا مقام حاصل کر کے عالمی سطح پر ہندوستان کا نام روشن کیا۔ امریکہ کے مشی گن واقع لارنس ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی میں منعقد مقابلے میں عنایہ نے بین الاقوامی سطح پر گھانا کی نمائندگی کی۔ اپنی ٹیم کی قیادت کرتے ہوئے انہوں نے کئی ممالک کی ٹیموں کو پیچھے چھوڑ کر تاریخی فتح درج کی۔ 14 سال کی عنایہ خان کی اس کامیابی کو ہندوستان اور گھانا دونوں کے لیے فخر کی بات مانی جا رہی ہے۔ کم عمری میں عالمی معیار کا مقابلہ جیت کر اس نے ثابت کر دیا ہے کہ محنت، اعتماد اور بڑے خواب کے دم پر کسی بھی مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ عنایہ کی کامیابی کو سائنس، اختراعات اور

ٹیکنالوجی کے شعبوں میں نوجوانوں کے لیے تحریک مانی جا رہی ہے۔ اس کی کامیابی ملک کی کئی بیٹیوں اور نوجوان طالب علموں کو آگے بڑھنے کی ترغیب دے گی۔ عالمی سطح پر ملک کا نام روشن کرنے والی عنایہ خان راجستھان کے جھالاواڑ کی رہنے والی ہے۔ عنایہ نے امریکہ کے مشی گن سٹی میں گزشتہ ہفتے منعقدہ باوقار روبوفیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ 2026 میں حصہ لیا تھا جس میں دنیا بھر کے ہونہار طلباء نے اپنے ممالک کی نمائندگی کرنے پہنچے تھے۔ بتادیں کہ عنایہ خان کا انتخاب گھانا کی جانب سے روبوفیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ 2026 مقابلے کے لیے کیا گیا تھا۔ عالمی سطح پر ملی اس کامیابی کے بعد عنایہ خان نے میڈیا کو بتایا کہ انہیں یہاں سیکھنے کا نیا تجربہ ملا ہے۔ ورلڈ چیمپئن شپ جیت کر ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی خواب پورا ہوگیا ہو۔ عنایہ نے ہندوستان اور گھانا کا نام رشن کرنے پر فخر کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں عنایہ کے خاندان کے رکن شکیل خان نے بتایا کہ امریکی ریاست مشی گن سٹی میں منعقد ہونے والے روبوفیسٹ ورلڈ چیمپئن شپ 2026 جیسے عالمی سطح کے مقابلے بچوں کے مستقبل کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوتے ہیں۔ ہمارے بچے اکثر روبوٹکس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پیچھے رہ جاتے ہیں لیکن اب لوگوں کی ذہنیت بدل رہی ہے۔ اب ضرورت ہے تو ایسے بین الاقوامی پلیٹ فارمز کی جہاں ہمارے بچے بھی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ عنایہ خان کی کامیابی کے بعد راجستھان حکومت کے خواتین اور اطفال بہبود محکمے نے ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ'' مہم کی برانڈ ایمبیسیڈر بنایا ہے۔ وہ لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے میدان میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔ عنایہ نے کہا کہ ان کا خواب ایک ٹیکنالوجی پر مبنی اسکول کھولنا ہے جہاں بچوں کو مفت تعلیم دی جائے۔

ممبئی انڈینز کا بڑا سماجی اقدام،

نیتا امبانی کی ۲۰ رہزار بچوں کو وانکھیڑے میں میچ دیکھنے کی دعوت

نیتا امبانی نے کھلاڑیوں کو تعلیم اور کھیل کی اہمیت بتائی، ''ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس فار آل'' مہم کو مستقبل کی بنیاد قرار دیا۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی معروف فرنچائز ممبئی انڈینز نے ایک بار پھر سماجی خدمت اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی مثال پیش کرتے ہوئے راجستھان رائلز کے خلاف میچ کے لیے 20 ہزار محروم اور پسماندہ بچوں کو وانکھیڑے اسٹیڈیم مدعو کیا۔ اس موقع پر ممبئی انڈینز کی مالکن اور ریلائنس فاؤنڈیشن کی چیئرپرسن نیتا امبانی نے ٹیم کے کھلاڑیوں سے خطاب کرتے ہوئے تعلیم اور کھیل کی اہمیت پر زور دیا۔ نیتا امبانی نے 'ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس فار آل' اقدام کے تحت کہا کہ کھیل صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ نوجوان نسل کی شخصیت سازی، نظم وضبط اور خود اعتمادی پیدا کرنے کا ایک مضبوط پلیٹ فارم ہے۔ انہوں نے کھلاڑیوں سے کہا کہ وہ ان بچوں کے لیے مثال بنیں جو محدود وسائل کے باوجود بڑے خواب دیکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم اور کھیل ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں اور اگر بچوں کو بہتر مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ مستقبل میں ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔ نیتا امبانی نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ ممبئی انڈینز صرف میدان میں کامیابی حاصل کرنے تک محدود نہیں بلکہ سماجی ذمہ داری کو بھی پوری سنجیدگی سے نبھا رہی ہے۔ وانکھیڑے اسٹیڈیم میں موجود ہزاروں بچوں کے چہروں پر خوشی اور جوش صاف دیکھا جا سکتا تھا۔ ان بچوں کے لیے یہ تجربہ کسی خواب سے کم نہیں تھا کیونکہ انہیں پہلی بار اتنے بڑے اسٹیڈیم میں براہ راست آئی پی ایل میچ دیکھنے کا موقع ملا۔ ممبئی انڈینز کے کھلاڑیوں نے بھی بچوں سے ملاقات کی، تصاویر بنوائیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ کرکٹ ماہرین اور شائقین نے ممبئی انڈینز کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں نہ صرف بچوں کو مثبت سمت دیتی ہیں بلکہ کھیل کو معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچانے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر بھی نیتا امبانی اور ممبئی انڈینز کی اس پہل کی بھرپور تعریف کی جا رہی ہے۔ ممبئی انڈینز کی یہ مہم اس بات کا ثبوت ہے کہ کھیل کے ذریعے سماج میں مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے اور نوجوان نسل کو بہتر مستقبل کی جانب راغب کیا جا سکتا ہے۔

ہے جوانی تو عشق ہونا ہے کا ٹریلر جاری

بالی ووڈ کی انتہائی متوقع رومانوی کامیڈی فلم ''ہے جوانی تو عشق ہونا ہے''

ممبئی: بالی ووڈ کی انتہائی متوقع رومانوی کامیڈی فلم ''ہے جوانی تو عشق ہونا ہے'' کا دلچسپ اور مزاح سے بھرپور ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ فلم معروف ہدایت کار ڈیوڈ دھون اور ان کے بیٹے ورون دھون کے درمیان چوتھی فلم ہے۔ اس سے قبل دونوں ''میں تیرا ہیرو'' (2014)، ''جڑواں 2'' (2017) اور ''قلی نمبر 1'' (2020) میں ایک ساتھ کام کر چکے ہیں۔ فلم میں ورون دھون، مرنال ٹھاکر اور پوجا ہیگڑے مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ معاون کاسٹ میں مونی رائے، چنکی پانڈے، منیش پال، جمی شیرگل، راکیش بیدی اور علی اصغر شامل ہیں۔ ڈیوڈ دھون نے کہا یہ میری 46 ویں فلم ہے اور اپنے ناظرین کو تفریح فراہم کرنا آج بھی میرے لیے سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس فلم میں مزاح، الجھن، موسیقی اور جذبات شامل ہیں۔ فلم کے پروڈیوسر رمیش تورانی نے کہا ہے جوانی تو عشق ہونا ہے کے ذریعہ ہم ایک مکمل فیملی انٹرٹینر پیش کرنا چاہتے تھے، جس میں ہنسی، موسیقی، رومانس اور خاندانی تفریح سب کچھ شامل ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ ناظرین فلم کی توانائی اور مزاح سے بھرپور کہانی کو پسند کریں گے۔ ڈیوڈ دھون کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کو ٹپس فلمز لمیٹڈ نے پروڈیوس کیا ہے جبکہ میکسمیلین فلمز (برطانیہ) اس کی شریک پروڈیوسر ہے۔ ٹریلر کا آغاز ورون دھون اور مرنال ٹھاکر کے رومانوی مناظر سے ہوتا ہے، جہاں دونوں خوشگوار ازدواجی زندگی گزارتے دکھائی دیتے ہیں۔ تاہم جلد ہی کہانی دلچسپ موڑ اختیار کر لیتی ہے اور دونوں طلاق کے لیے عدالت پہنچ جاتے ہیں۔ فلم میں مرنال کا کردار ورون کی حد سے زیادہ محبت اور توجہ سے تنگ آ چکا ہوتا ہے، جبکہ ورون باپ بننے کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ اسی دوران ان کی ملاقات پوجا ہیگڑے سے ہوتی ہے اور وہ ان سے بھی محبت کرنے لگتے ہیں۔ کہانی میں مزاحیہ صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب باپ بننے کا خواب دیکھنے والا ورون، مرنال اور پوجا دونوں کے بچوں کا باپ بن جاتا ہے، جس کے بعد فلم میں رشتوں، غلط فہمیوں اور مزاحیہ واقعات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ''ہے جوانی تو عشق ہونا ہے'' رواں برس 5 جون کو سنیما گھروں میں ریلیز کی جائے گی۔

تھلاپتی وجے: ایک فلمی فنکار جو خوابوں کو تعبیر عطا کرنے کا ہنر جانتا ہے

جنوبی ہند کے سپر اسٹار تھلاپتی وجے کی زندگی کی کہانی کسی فلمی کہانی کی طرح ہے۔ اس میں ناکامی بھی ہے، جدوجہد بھی ہے

جنوبی ہند کے سپر اسٹار تھلاپتی وجے کی زندگی کی کہانی، کسی فلمی کہانی کی طرح ہے۔ اس میں ناکامی بھی ہے، جدوجہد بھی ہے، لوگوں کے طعنے بھی ہیں اور کامیابی بھی ہے۔ کریئر کے آغاز میں ان کی شکل، آواز اور اداکاری کا مذاق اڑایا گیا، پھر ناکامیوں نے طول پکڑا تو انہوں نے اداکاری ترک کرنے پر بھی غور کیا... لیکن آج انہوں نے وہ سب کچھ حاصل کر لیا ہے جو کل تک انہیں پردے پر میسر تھا۔ تھلاپتی وجے کا شمار جنوبی سنیما کے بڑے ستاروں میں ہوتا ہے۔ ان کا پورا نام جوزف وجے چندر شیکھر ہے۔ وہ ۲۲ رجون ۱۹۷۴ء کو چنئی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک فلمی خاندان سے ہے۔ ان کے والد ایس اے چندر شیکھر تمل فلموں کے معروف ہدایتکار ہیں جبکہ ان کی والدہ شوبھا ایک گلوکارہ، مصنفہ اور پروڈیوسر ہیں۔ گھر میں فلمی ماحول کی وجہ سے وجے بچپن ہی سے کیمروں سے مانوس ہوگئے تھے۔ وجے نے اپنی ابتدائی تعلیم فاطمہ میٹرک ہائر سیکنڈری اسکول اور 'بال لوک میٹرک اسکول' چنئی سے مکمل کی۔ اس کے بعد انہوں نے 'لویولا کالج' میں ویژوول کمیونی کیشن کورس میں داخلہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی فلموں میں بھی مصروف رہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی پوری توجہ اداکاری پر مرکوز ہو رہی ہے، اسلئے انہوں نے تعلیم ادھوری چھوڑ دی۔ وجے کے پاس کوئی بڑی ڈگری نہیں ہے لیکن بعد کے برسوں میں انہیں کئی اداروں سے اعزازی اعزازات ملے۔ وجے نے اپنے کریئر کا آغاز چائلڈ آرٹسٹ کے طور پر کیا۔ پہلی فلم ان کے والد نے ڈائریکٹ کی تھی۔ بطور چائلڈ اسٹار ان کی بیشتر فلموں کے ہدایت کار ان کے والد ہی رہے۔ وجے نے ۱۹۹۲ء میں فلم 'نالیا تھیرپو' سے ایک مرکزی اداکار کے طور پر اپنے کریئر کا آغاز کیا لیکن یہ سفر ان کیلئے آسان نہیں تھا۔ اپنی ابتدائی فلموں کے ناکام ہونے کے بعد، وجے کو اپنی شکل، آواز اور اداکاری کی وجہ سے تنقیدوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس وقت کے کئی رسائل نے لکھا تھا کہ وہ ہیرو میٹریل نہیں ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق وجے نے بعد میں کہا کہ لوگ ان کی شکل اور آواز کا مذاق بھی اڑاتے تھے۔ وجے کے والد نے ایک انٹرویو میں اعتراف کیا کہ انڈسٹری میں بہت سے لوگوں نے انہیں لانچ کرنے کے فیصلے پر سوال اٹھایا۔ وجے مسلسل تنقید سے اتنے پریشان تھے کہ انہوں نے اداکاری چھوڑنے تک پر غور کیا تاہم، ان کے خاندان بالخصوص ان کے والد نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں محنت جاری رکھنے کا مشورہ دیا۔ انڈسٹری میں ابتدائی دنوں میں مسترد کئے جانے اور تنقید کے باوجود، وجے بے خوف رہے۔

قادر خان نے جتنی شہرت اداکاری سے حاصل کی، اس سے زیادہ نام اپنے مکالموں سے کمایا

مکالمہ نویس کے طور پر اُن کے فلمی کریئر کا آغاز رمیش بہل کی فلم 'جوانی دیوانی' سے ہوا تھا، منموہن دیسائی کی فلم 'روٹی' سے شہرت ملی اور پھر اپنے کریئر میں تقریباً ۲۰۰ رفلموں کے مکالمے لکھے

مکالمہ نویس کے طور پر اُن کے فلمی کریئر کا آغاز رمیش بہل کی فلم 'جوانی دیوانی' سے ہوا تھا، منموہن دیسائی کی فلم 'روٹی' سے شہرت ملی اور پھر اپنے کریئر میں تقریباً ۲۰۰ رفلموں کے مکالمے لکھے، جن میں قُلی، شرابی، پرورش، لاوارث، سہاگ اور مقدر کا سکندر کے نام اہم ہیں۔ قادر خان ہماری فلمی دُنیا کے ایک ایسے کثیر الجہات قسم کے فنکار تھے، جنہوں نے فلموں میں کہانی کار، مکالمہ نگار، ویلن، معاون اداکار اور مزاحیہ اداکار کے طور پر اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور فلمی شائقین سے اپنی صلاحیتوں کی داد بھی وصول کی ہے۔ ۲۲ راکتوبر ۱۹۳۷ء کو وہ افغانستان کے مشہور شہر کابل میں پیدا ہوئے تھے۔ قادر خان کے والد کا نام عبدالرحمان تھا۔ والدہ کا نام اقبال بیگم تھا۔ قادر خان کا تعلق پشتون خاندان کے کَکر قبیلے سے تھا۔ جس وقت اُن کی عمر لگ بھگ آٹھ برس کی تھی، اُن کے والدین میں علاحدگی ہوگئی تھی، اس کے بعد اُن کے نانا نے اُن کی والدہ کا دُوسرا نکاح کرا دیا تھا۔ قادر خان کے تین بھائی تھے، شمس الرحمان، فضل الرحمان اور حبیب الرحمان۔ قادر خان کی ابتدائی تعلیم ممبئی کے مقامی میونسپل اسکول میں ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے اسماعیل یوسف کالج سے انٹر پاس کیا۔ انہوں نے ہندوستان میں ممبئی یونیورسٹی سے گریجویشن تک تعلیم حاصل کی اور انسٹی ٹیوشن آف سول انجینئرس سے ماسٹر ڈپلوما کیا۔ گریجویشن کرنے کے بعد ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۵ء کے درمیان اُن کی تقرری بمبئی کے صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ میں لیکچرار کی حیثیت سے ہوئی۔ ملازمت کے دوران قادر خان اُسی کالج کے ڈراموں میں حصہ لینے لگے جہاں وہ پڑھاتے تھے۔ ایک بار کالج کے سالانہ پروگرام میں شہنشاہِ جذبات اداکار دلیپ کمار بھی موجود تھے۔ دلیپ کمار کی موجودگی میں قادر خان کو اسٹیج پر ایک ڈرامے میں پرفارمنس کرنے کا موقع ملا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے ان کی زندگی کا رُخ ہی موڑ دیا۔ اس ڈرامے میں قادر خان کی اداکارانہ صلاحیتوں کو دلیپ کمار نے پسند کیا اور اپنی زیر تکمیل دو فلموں 'سگینہ ماہتو' اور 'بیراگ' میں اداکاری کی پیشکش بھی کر دی۔ فلم 'سگینہ ماہتو' ۱۹۷۴ء میں نمائش کیلئے پیش کی گئی۔ اس کے ہدایت کار تپن سنہا تھے۔ اس فلم میں ایک چھوٹا سا کردار کرنے کے بعد قادر خان کو بمبئی کی کئی فلموں میں چھوٹے چھوٹے کردار ملے اور وہ اپنی مسلسل جدوجہد سے اپنی پہچان بنانے میں لگے رہے۔ فلم 'بے نام، عمر قید، اناڑی اور بیراگ' جیسی فلموں میں انہوں نے کام کیا، مگر وہ اپنی شناخت قائم نہ کر سکے۔ ان فلموں سے اُن کے کریئر کو بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ فلم 'سگینہ' کے تین سال بعد ۱۹۷۷ء میں آئی فلم 'خون پسینہ' اور 'پرورش' میں اُن کے کام کو کافی سراہا گیا۔ ان دو فلموں کے بعد کسی حد تک قادر خان کی شناخت قائم ہوگئی۔ اس کے بعد انہیں کئی بڑے فلمسازوں کی فلمیں ملیں جن کی کامیابی سے ان کے کریئر کی گاڑی چل پڑی۔ ۱۹۷۸ء میں امیتابھ بچن کے ساتھ فلم 'مقدر کا سکندر' میں انہوں نے ایک درویش بابا کا کردار ادا کر کے شہرت حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں فلم 'مسٹر نٹورلال' اور 'سہاگ' میں بھی امیتابھ کے ساتھ کردار ادا کر کے فلم کی کامیابی کا حصہ بنے اور پھر قادر خان لگاتار کامیابیاں حاصل کرتے چلے گئے۔ ۱۹۸۰ء میں فلم 'دو اور دو پانچ، لوٹ مار، جیوتی بنے جوالا اور قربانی' میں انہوں نے یادگار کردار ادا کر کے شہرت حاصل کی۔ ۱۹۸۱ء میں 'لاوارث، کالیا اور نصیب' جیسی کامیاب فلموں نے ان کے کریئر کو اور عروج بخشا۔ ۱۹۸۱ء میں ایک فلمساز کی حیثیت سے انہوں نے فلم 'شمع' بنائی تھی، جو زیادہ کامیاب نہ ہو سکی۔ منموہن دیسائی کی فلم 'قلی' ۱۹۸۳ء میں نمائش کیلئے پیش کی گئی۔ اس فلم میں وہ ایک بار پھر امیتابھ کے ساتھ تھے۔ یہ فلم امیتابھ بچن کے چوٹ لگنے کی وجہ سے ریلیز ہونے سے پہلے ہی شہرت حاصل کر چکی تھی لہٰذا قادر خان کو بھی اس کی کامیابی کا فائدہ ہوا۔ ۸۰ء کی دہائی میں انہوں نے 'پاتال بھیروی، میرا جواب، انصاف کی آواز، بیوی ہو تو ایسی اور جیسی کرنی ویسی بھرنی' جیسی فلموں میں اداکاری کی۔ ۱۹۹۱ء میں قادر خان کی ۸ رفلمیں ریلیز ہوئیں، جن میں 'ہم، خون کا قرض، قرض چکانا ہے، دو متوالے، ناچنے والے گانے والے، سورگ یہاں نرک یہاں، اندر جیت اور ساجن' شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر فلمیں کامیاب رہیں۔ اس کے بعد وہ فلموں کا ایک اہم حصہ سمجھے جانے لگے تھے۔ خاص بات یہ بھی تھی کہ قادر خان نے کبھی ایک طرح کے رول نہیں کیے بلکہ انہوں نے ایک ہی وقت میں منفی اور مثبت، دونوں طرح کے کردار ادا کیے۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں ان کی ۱۷ رفلمیں ریلیز ہوئیں اور اگلے ہی برس انہوں نے ۲۴ رفلموں میں کام کیا، جن میں 'انگار، آنکھیں، ظالم، زخمی اور دھنوان' جیسی فلموں میں ان کی اداکاری کافی پسند کی گئی۔ ان میں سے اتنی فلمیں ضرور کامیاب ہو جاتی تھیں کہ قادر خان کی مقبولیت بنی رہتی تھی۔ ۱۹۹۴ء میں ۱۸ رفلموں میں وہ نظر آئے جن میں سے فلم 'خوددار، چھوٹی بہو، راجہ بابو، میں کھلاڑی تو اناڑی، اولاد اور گھر کی عزت' میں اُن کے کردار پسند کیے گئے۔ ۱۹۹۵-۹۶ء میں ۲۲ رفلموں میں قادر خان نے کام کیا۔ اس درمیان قادر خان فلموں کے مکالمے بھی بڑی تعداد میں لکھ رہے تھے، لہٰذا اُن کی مصروفیت کافی تھی۔ اداکار گووندہ کے ساتھ اُن کی مزاحیہ جوڑی اچھی بن گئی تھی، لہٰذا انہوں نے گووندہ کے ساتھ کئی مزاحیہ کردار بڑی خوبی سے ادا کیے اور اُن کے مکالموں میں طنز اور ظرافت کے پہلو زیادہ نمایاں ہونے لگے تھے۔ شکتی کپور کے ساتھ بھی مزاحیہ اداکار کے طور پر ان کی جوڑی کافی مقبول ہوئی۔ دونوں نے تقریباً ۱۰۰ رفلموں میں ایک ساتھ کام کیا۔ ۱۹۹۷ء میں ۱۴ رفلموں اور ۱۹۹۸ء میں ۱۰ رفلموں میں قادر خان نے اداکاری کی جن میں 'صنم، جڑواں، بھوت بنگلہ، بنارسی بابو، جدائی، ہیرو نمبر ون، ایک پھول تین کانٹے، مسٹر اینڈ مسز کھلاڑی، دولہے راجہ اور بڑے میاں چھوٹے میاں' جیسی فلمیں رہیں۔